غنچۂ مراد

عرف

دیوان وفا

فصیح اللسان سرآمد شعرائے جہان جناب مولانا محمد فصیح اللہ صاحب وفا۔
لکھنوی فرنگی محلی کا پہلا دیوان جسکا ہر لفظ قلوب ناظرین پر چلتے ہوئے جادو
یا سحر برہم کا اثر ڈالتا ہے اور خواطر سامعین کو متجاذب صورتین دکھا کر ہمہ تن

تصویر بناتا ہے

پہلی مرتبہ

ہمشیرزادہ مصنف جناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی
مالک مطبع انصاری لکھنؤ نے عاشق مزاجون کی دلی تمنا پوری ہونے کے لیے
اپنی فرمایش سے اپریل ۱۹۱۱ء عیسوی مطابق ربیع الثانی ۱۳۲۹ ہجری مین

نہایت خوشخط

جناب مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی فرنگی محلی مالک مطبع کے اہتمام سے
یوسفی پریس لکھنؤ مین چھپوایا

ن الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا
ن فرخی توامان کلام سرآمد شعرای جہان ناظم یکتا فاضل بیہتا
مسیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی مسمی باسم تاریخی
غنچۂ مراد
عرف
دیوان وفا
ناب مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب فرنگی محلی مالک مطبع انصاری
حضرت مصنف باہتمام جناب مفتی محمد یوسف صاحب مالک مطبع
فی واقع فرنگی محل لکھنؤ طبع شد

دیوان اول وثنا

نمبر غزل ۱	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تعداد اشعار ۱۶

یہ فرق تو خدا و نبی مین ضرور تھا
پتلی وہ آنکھ کی تو یہ پتلی کا نور تھا

ہر ایک دل مین تیری تجلی کا نور تھا
پتلی نہ تھی یہ آنکھ مین تیرا ظہور تھا

خاک و شجر حجر مین تمہارا ظہور تھا
ہم تمکو دور سمجھے یہ اپنا قصور تھا

ایسا سمایا آنکھو مین وحدت کا نور تھا
واللہ ذرے ذرے مین تیرا ظہور تھا

شہرگ سے تو قریب تھا مین تجھسے دور تھا
سرتاپا یہ نفس لعین کا قصور تھا

ساقی کی چشم شوخ لڑی جس سے کچھ نہ پوچھ
شیشہ صفت نگاہ کی پڑتے ہی چور تھا

جسدم حجاب دید کا حق بین سے اوٹھ گیا
پھر تو ہر ایک شی مین ترا ہی ظہور تھا

ساغر جو بیخودی کا ازل مین مجھے ملا
بندہ نواز یونکا یہ تیری ظہور تھا

دیر و حرم کنشت و کلیسا مین اے خدا
دیکھا جو چشم غور سے تیرا ظہور تھا

خالق بتو نکو جانکے سجدے سدا کیے
یہ برہمن کی عقل کا بیشک فتور تھا

پیر مغان کے ہاتھ سے پایا جو مے کا جام
مجھ رند کو وہ جام شراب طہور تھا

تجکو بھلا یا انکی محبت نے اے خدا
دنیا بتو نکا عشق مجھے کیا ضرور تھا

جنت جو کرتا مجھسے گنہگار کو عطا
تیری رحیم کیا تری رحمت سے دور تھا

گردن جھکا کے دیکھا تو پیش نظر تھے آپ
انسان کے دل مین آپ کا جلوہ ضرور تھا

ہے تیرا شکر پہنے کفن قبر مین چلا
دنیا مین جب مین آیا تھا اوسوقت عور تھا

۲	آئے ملک سوال کو جب قبر مین و ھا میری زبان پہ نعرہ رب غفور تھا	۱۸

تو جو مداح رسول دوسرا ہو جاتا
پھر تو فردوس ترا گھر بخدا ہو جاتا

نام احمدؐ پہ اگر دل سے فدا ہو جاتا
سچ کہو کیسکے رقیبون مین وفا ہو جاتا

دل مین گر عشق نبی جلوہ نما ہو جاتا
ذرّے ذرّے مین عیان نور خدا ہو جاتا

خانۂ دل مین جو تو جلوہ نما ہو جاتا
ہر بن مو سی عیان صل علیٰ ہو جاتا

شکل آئینہ جو دل میرا صفا ہو جاتا
اس مین جلوہ ترا ہی نور خدا ہو جاتا

میم احمدؐ جو احد پہلے نہ رکھتا مخفی
پھر تو احمد ہی زمانیکا خدا ہو جاتا

دو جہان مین ترا ثانی نہین تیری ہے قسم
شیفتہ تجپہ نہ کسطرح خدا ہو جاتا

پرسش حشر کا رہتا نہ مجھے کچھ کھٹکا
مرتے دم لب پہ اگر نام ترا ہو جاتا

وادی عشق محمد کا بگولا ہون مین
خضر یان تیرا بھی مین راہنما ہو جاتا

جس پہ پڑتی نظر لطف و کرم احمد کی
فخر شاہان زمانہ وہ گدا ہو جاتا

درمیان ارض و سما کے جو نہوتے یہ قدم
طرفۃ العین مین محشر نہ بپا ہو جاتا

نعت کی شعر جو مین اہل زمین ثبت پڑھتا
عرش تک غلغلۂ صل علیٰ ہو جاتا

نار دوزخ نہ جلاتے کبھی اعضا کو مرے
گر مری ورد زبان صل علیٰ ہو جاتا

در اقدس پہ جو اک سجدے کی پاتا مین جگہہ
پھر مین رتبے مین ملائک سے سوا ہو جاتا

بخدا تو وہ حسین ہے کہ زلیخا کی طرح
دیکھتا تجکو جو یوسف تو فدا ہو جاتا

تیرا وہ نام مقدس ہے جو لب تک آتا
حل مشکل کے لیے عقدہ کشا ہو جاتا

دیکھ لیتا مین ان آنکھون سے مدینہ اک بار
پھر نشانہ ترا اے تیر قضا ہو جاتا

۳	مرتے دم نام محمد جو زبان پر آتا بخدا خاتمہ بالخیر و فا ہو جاتا	۱۳

تری آنکھون مین اے غافل اگر نور نظر ہوتا
تو ہر ذرۂ ناچیز مین وہ جلوہ گر ہوتا

عبادت سے اگر غافل نہ دنیا مین بشر ہوتا
تو بے کھٹکے بس مردلی رم مین اوسکا گھر ہوتا

تپ فرقت کی ایذا سے اگر مین نوحہ گر ہوتا
زمین پر آسمان گرتے جہان زیر و زبر ہوتا

چمن مین چاک کرتا ہر گل تر اپنے دامن کو
اگر بلبل تری فریاد مین پیدا اثر ہوتا

وہ بیتابانہ خود آکر گلے میرے لپٹ جاتے
شب فرقت مرے نالو مین گر کچھ بھی اثر ہوتا

اگر زنگ دوئی سے صاف کر لیتا دل اے غافل
تو پھر دیدار اوسکا تجکو ہر دم عمر بھر ہوتا

لیے شمشیر عریان آتا گر سفاک مقتل مین
وہ عاشق ہون کہ چلے سکے مین سینہ سپر ہوتا

مین وہ عاشق تھا بد قسمت رہا محروم وصلت سے
ہجوم یاس و حرمان کیون نہ میری قبر پر ہوتا

نہوتا پھر گنہ کا مرتکب ہونے سے دنیا مین
تجھے اندیشۂ عقبے ذرا سا بھی اگر ہوتا

شب فرقت نکرتا نالہ و فریاد مین ہرگز
مری جان میرے قابو مین دل مضطر اگر ہوتا

مجھے گر دیکھ لیتا وہ ستمگر ترچھی نظرون سے
تو دل کے پار اوس سفاک کا تیر نظر ہوتا

نگاہ ناز سے تیری زمانہ قتل ہو جاتا
اگر سرمہ مرے قاتل تجھے مد نظر ہوتا

۱۳	نظر آتا اوسیکا مجھکو جلوہ اے وفا برسون کنشت و دیر و کعبہ مین اگر میرا گذر ہوتا	۴

صاف اگر گرد کدورت سے مرا دل ہوتا
پھر یہ آئینہ تری دید کے قابل ہوتا

تجھ مین اے عشق صنم جذب جو کامل ہوتا
پھر تو پہلو مین مرے وہ صفت دل ہوتا

دولت وصل سے میرا جو غنی دل ہوتا
تمسے مین بھولکے بوسے کا نہ سائل ہوتا

نالۂ قیس مین تاثیر اگر کچھ ہوتی
چین بے اوسکے نہ اے صاحب محمل ہوتا

ہم فقیرون مین بسر کرتے ہمیشہ منعم
خاکساری کا مزہ گر تمہین حاصل ہوتا

بے نقاب آتے اگر رات کو تم کوٹھے پر
شرم سے ابر مین پنہان مہ کامل ہوتا

الفت گیسوے جانانمین ہوا ہے سودا
کسطرح مین نہ گرفتار سلاسل ہوتا

توڑکر خانۂ زندان کو نکل جاتا مین / موسم گل مین جو پابند سلاسل ہوتا
بے ثباتی جہانکا جو اوسے رہتا خیال / ایکدم موت سے انسان نہ غافل ہوتا
رند کہتے ہین فلک پر وہ اٹھا ابر سیاہ / ساقیا آج تو خیمہ لب ساحل ہوتا
آپ سے آکے گلے میرے لپٹ جاتے وہ / کچھ اثر تجھ مین اگر اے کشش دل ہوتا
مین قدم بھی ترے کوچے مین نہ رکھتا ہرگز / میرے قابو مین مری جان اگر دل ہوتا

۵	اے وفا روح نکلتی مری آسانی سے میری بالین پہ جو وہ حور شمائل ہوتا	۱۳

پھر بہار آئی جنونکا میرے سامان ہو گیا / مجھکو سودا ہو گیا ٹکڑے گریبان ہو گیا
تیغ قاتل تجھسے یہ کار نمایان ہو گیا / مجھسا عاصی داخل گنج شہیدان ہو گیا
مجکو عشق کاکل شبرنگ جانان ہو گیا / اپنے ہاتھون آپ مین محبوس زندان ہو گیا
خال رخ کا آپ کے عاشق جو تھا ہر اک بشر / کوئی ہندو ہو گیا کوئی مسلمان ہو گیا
اسقدر تڑپا دل بیتاب میرا وقت ذبح / سرخ بالکل خون سے قاتل کا دامان ہو گیا
اسقدر گل کھائے تیری ہجر مین اے شعلہ رو / جسم مرا غیرت سرو چراغان ہو گیا
دل یہ بولا ایکدن ہم بھی ملین گے خاک مین / جب گذر اپنا سوے گور غریبان ہو گیا
بلبلین رونے لگین اور پھول سب کمہلا گئے / باغ مین جاکر مرا گلرو جو خندان ہو گیا
اٹھکے ساقی نے کہا تربت پہ مجھ مینوش کے / تیرے مرنے سے مرا میخانہ ویران ہو گیا
لوٹ لی فوج خزان نے آتے ہی سارے بہار / گل کہان بلبل کہان سب باغ ویران ہو گیا
تھا جنون آمادہ تھی فصل بہار آنیکی دیر / صورت گل چاک اپنا گریبان ہو گیا
اے صنم دیکھا جو تیری مصحف رخسار کو / دیر سے اوٹھکر برہمن بھی مسلمان ہو گیا

۶	مر گئے لاکھون عزیز و آشنا اپنے وفا ہائے کیا مجموعۂ صحبت پریشان ہو گیا	۱۶

جب سے عشق کا کل شبرنگ جانان ہوگیا
مثل شانہ چاک چاک اپنا گریبان ہوگیا

عشق جانان زردی رخسے نمایان ہوگیا
آشکارا اک جہان پہ راز پنہان ہوگیا

غیرت بلقیس میرا آج مہمان ہوگیا
گھر مرا ملک سلیمان مین سلیمان ہوگیا

جلوہ گر جس دل مین ذرا نور عرفان ہوگیا
کفر سے برگشتہ ہوکر وہ مسلمان ہوگیا

فصل گل مین چاک دامن اور گریبان ہوگیا
اے جنون تجھسے یہ اک کار نمایان ہوگیا

یان زلیخا کی طرح آتی ہین پریان قاف سی
میرا زندان حضرت یوسف کا زندان ہوگیا

قتل گہ مین جب کیا چونک قاتل نے مجھے
شکل گل میرا دہان زخم خندان ہوگیا

چھوڑ کر عشق پریرویان کرون حج کا عشق
واعظا تیری طرح کیا مین بھی نادان ہوگیا

کبک بھاگا سامنے سے ٹھوکرین کھاتا ہوا
نازنین میرا چمن مین جب خرامان ہوگیا

چہچہاتی اک ہی بلبل نہین گلزار مین
ظلم سے صیاد کے گلزار ویران ہوگیا

سیکڑون عشاق اب تیری گلی مین دفن ہین
تیرا کوچہ اے صنم گنج شہیدان ہوگیا

آئینے مین جب نظر آئی اوسے اپنی شبیہ
دیکھکر اپنا مقابل خود وہ حیران ہوگیا

تجھسے یکتا کی مصور کھینچتا تصویر کیا
آئینہ سان دیکھکر تجھکو وہ حیران ہوگیا

تھی صدائے آفرین و مرحبا ہر سو بلند
جب کسی بزم سخن مین مین غزلخوان ہوگیا

عشق نے جب سے کرم فرمایا میرے حال پر
مین تو مجنون ہوگیا اور دل بیابان ہوگیا

۷

اپنے اعمال برون جب یاد آئے وقت نزع
اے وفا مین ابر کے مانند گریان ہوگیا

۱۳

جلوہ فرما جسگھڑی وہ یار خودبین ہوگیا
صورت آئینہ ہر دل نور آگین ہوگیا

تیرا جلوہ باعث ایجاد تکوین ہوگیا
چار جانب یا محمد تیرا ہی دین ہوگیا

خاک مین اوسکو ملایا جسکا کچھ دیکھا عروج
تیرا اے چرخ جفا جو کیا یہ آئین ہوگیا

میری تربت پر یہ آکر فاتحہ کسنے پڑھا
تیرہ و تاریک مرقد نور آگین ہوگیا

وصل کی شب تم جو آئے حسب وعدہ میرے گھر — شادمان مین ہو گیا اور غیر غمگین ہو گیا

دیکھکر آئینہ کرتے ہین وہ روز و شب بناؤ — اب جوانی آئی اونکو شوق تزئین ہو گیا

ایکدم مین رفعت رنگ حنا جاتی رہی — دست جانان جب لہو سے میرے رنگین ہو گیا

لاکھ یارون نے اُٹھایا پر ذرا جنبش نہ کی — بار عصیانسے یہ لاشہ میرا سنگین ہو گیا

یہ اثر ہے بلبلون کی آہ کا توڑے جو پھول — سوکھ کر کانٹا چمن مین دست گلچین ہو گیا

تمہید ہم کرتے ہین اسکے داستان مشہور ہی — اب پرانا قصہ فرہاد و شیرین ہو گیا

دیکھتے ہی اوس صنم کا حسن سجدہ مین گرا — آج زاہد برہمن کی طرح بے دین ہو گیا

اے سکندر تیری صنعت نے خرابی ڈالدی — آئینہ کو دیکھکر وہ ماہ خودبین ہو گیا

۸	قتل گہ مین زیر خنجر تو عبث تڑپا وفا اونکا دامن خون کی چھینٹونسے رنگین ہو گیا	۱۳

فصل بہار آتے ہی دل شاد ہو گیا — رندونکے دم سے میکدہ آباد ہو گیا

مین مرکے خاک ہو گیا برباد ہو گیا — کہیے کہ ابتو آپ کا دل شاد ہو گیا

گیا ہو فشار قبر کا کھٹکا کہ ہجر مین — صدمے اوٹھا کے دل مرا فولاد ہو گیا

کچھ پھول ابھی کھلے تھے کہ آئی خزانکی فصل — گلزار دو ہی روز مین برباد ہو گیا

لاکھون طرح کے پھول جو دیکھے کھلے ہوئے — مین محو سیر گلشن ایجاد ہو گیا

بازار لے چلا مجھے آخر کو بیچنے — نالونسے میرے تنگ جو صیاد ہو گیا

کوچے سے اوس صنم کے جو کچھ تھی شباہت — ہشتم بہشت گلشن شداد ہو گیا

دونونکو فن عشق مین برسون پڑھا جو درس — مجنون و کوہکن کا مین استاد ہو گیا

فصل بہار آئی گیا موسم خزان — صد شکر ابتو میکدہ آباد ہو گیا

بلبل وہ ہون کہ مین نے سنائی جو داستان — مجھپر فریفتہ مرا صیاد ہو گیا

اوس طفل نے کبھی نظر مرحمت نہ کی — میرا شباب مفت مین برباد ہو گیا

بیکار اونکو آئینہ مینے دکھا دیا
اونکو غرور حسن خداداد ہو گیا

٩ صدموں سے ہجر یار کے آخر ہوا وفا
اے چرخ آج تو ترا دل شاد ہو گیا **١٢**

جلوہ گر جب دل میں اسکے اے صنم تو ہو گیا
نور آگین دل ہوا آیا دپہلو ہو گیا

صاف ایدل جب دوئی کے زنگ سے تو ہو گیا
جلوہ گر آئینہ مین گویا وہ مہرو ہو گیا

سایۂ شمشیر مین کٹتی ہے میری زندگی
میرے دلکو جب سے عشق تیغ ابرو ہو گیا

مجھسے مجرم پر کیا جب رحم اوسنے حشر مین
دفتر اعمال یا سنگ ترازو ہو گیا

بن گیا ہر بال اُنکی زلف کا دام بلا
فرق سودے مین ہمارے جب سرمو ہو گیا

ذرے ذرے مین تری صورت نظر آنے لگی
جلوہ فرما دلکے آئینہ مین جب تو ہو گیا

تیری فرقت مین جو رونا آیا اے دریائے حسن
رشک گوہر آنکھ کا ہر ایک آنسو ہو گیا

تیرگی مجکو شب فرقت کی جب آئی نظر
بال بال اپنا پریشان شکل گیسو ہو گیا

گر پڑا سجدے مین تجکو دیکھ کر زاہد بھی آج
بتکدے مین جلوہ گر جب اے صنم تو ہو گیا

تیرے کوچے مین نہ رکھونگا قدم اے بیوفا
اس دل بے صبر پر گر اپنا قابو ہو گیا

میکشے مین یاد آیا ساقی گلگون قبا
حلق مین ایسے شراب اُنکی کہ اچھو ہو گیا

١٠ اُس صنم کا کعبہ و بتخانہ گھر پایا وفا
قصۂ شیخ و برہمن آج یکسو ہو گیا **١٥**

حسن پر اک بت کے شیدا ہو گیا
ایخدا دلکو مرے کیا ہو گیا

زلف پر خم کا جو سودا ہو گیا
صورت مجنون مین رسوا ہو گیا

آگئی پیری مٹ گیا عہد شباب
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا

خوب صورت جسکو دیکھا جان دی
تیرا ایدل کیا طریقا ہو گیا

تھا ہجوم خلق میت پر مری
میرا مرنا بھی تماشا ہو گیا

خنجر ابروے جانان دیکھ کر
میرا سو ٹکڑے کلیجا ہو گیا

زرد می رخ نے کہا سب راز فاش
عشق چہرے سے ہویدا ہو گیا

کر دیا یوسف کو زندان مین اسیر
اے زلیخا تجکو یہ کیا ہو گیا

موسم گل مین یہ تھا وحشت کا زور
صحن گلشن مجھکو صحرا ہو گیا

شرع مین آئے وہ مجھکو دیکھنے
تھی مجھے حیرت کہ یہ کیا ہو گیا

بت خدا کے گھر مین پائے جلوہ گر
ہمکو کعبہ بھی کلیسا ہو گیا

آئینے مین شکل اپنی دیکھ کر
اور ہی اوس بت کا نقشا ہو گیا

کچھ بھی لیلی کو نہین آیا خیال
مفت مین مجنون کو سودا ہو گیا

آ گئی گلشن مین جب فصل بہار
انتہا کا مجھکو سودا ہو گیا

۱۲	ہجر کی ایذا اوٹھا کرا ے وفا شوق وصل یار دونا ہو گیا	۱۱

قید بلبل کو زمانہ ہو گیا
ہائے ویران آشیانہ ہو گیا

منزلت مین دیر کعبہ سے سوا
اوس صنم کا آستانہ ہو گیا

ہم قفس مین قید ہین ای ہمصفیر
ہجر گلشن کو زمانہ ہو گیا

دل چھپے ہاتھون مین جب میرا لہو
اونکو مہندی کا بہانہ ہو گیا

تجھکو خالق نے بنایا وہ حسین
شیفتہ تجھپر زمانہ ہو گیا

دل ہمارا آجکل غربال ہے
تیر مژگان کا نشانہ ہو گیا

دل یہ بولا دیکھ کر موے سفید
زندگانی کا زمانہ ہو گیا

سجدہ گاہ جن و انسان و ملک
یار تیرا آستانہ ہو گیا

آ گئی توبہ شکن فصل بہار
محتسب کا اب زمانہ ہو گیا

عاشق زلف سیہ کی قبر پر
چرخ نیلی شامیانہ ہو گیا

اوس کمان ابرو سے ہے جب سے فراق
تیر غم کا دل نشانہ ہوگیا

۱۲ | آئی پیری بیٹھے چھوڑ دو وفا
وہ جوانی کا زمانہ ہوگیا | ۱۳

کاکل شبگون پہ جب دل میرا مائل ہوگیا
وہ ہوا سودا کہ پابند سلاسل ہوگیا

حسن مین جب وہ صنم لیلی شمائل ہوگیا
عشق مین مجنون کا رتبہ مجکو حاصل ہوگیا

پھر سے آنیکا جو وعدہ یاد آیا نزع مین
جسم سے دم کا نکلنا سخت مشکل ہوگیا

دفن کرکے لاش میری وہ سدھارے اپنے گھر
فاتحہ پڑہنا اونہین تربت پہ مشکل ہوگیا

پھول بے دردی سے توڑے آئی جب فصل بہار
باغبان بھی دشمن جان عنادل ہوگیا

ہوگیا حیرت کا پتلا ساری قلعی کھل گئی
آئینہ جب روے روشن کے مقابل ہوگیا

اٹھ گیا جب نزع مین بالین سے وہ رشک مسیح
زندہ رہنا ایکدم کا مجکو مشکل ہوگیا

سیکڑون دندانے آری کیطرح سے پڑ گئے
سخت جانیکا مری خنجر بھی قائل ہوگیا

شمعون نے ہم فقیرون مین بسر کردی حیات
خاکساریکا مزہ جب انکو حاصل ہوگیا

لیکے آئی کیا صبا پھر مژدۂ فصل بہار
زاہدا تو بادہ نوشی پر جو مائل ہوگیا

پہلوے اغیار سے اوٹھکر چلے آئین گے وہ
پُر اثر جسپر وزیرا نالۂ دل ہوگیا

جسکی صورت دیکھکر زاہد کہے صل علے
دیکھکر اوس بت کو بے قابو مرا دل ہوگیا

۱۳ | جلوۂ جانان نظر آنے لگا مجکو وفا
صاف آئینہ کی صورت جب مرا دل ہوگیا | ۱۳

فصل گل کی آتے ہی سرسبز گلشن ہوگیا
عندلیب زار کا موقوف شیون ہوگیا

دیر مین برسون نہ دیکھی اوس صنم کی شکل جب
صورت ناقوس نالان ہر برہمن ہوگیا

آن تھان دیر پر تو جان دیتا ہے عبث
ہوش مین آ تجکو سودا اے برہمن ہوگیا

آئی جب فصل خزان تیغ ستم کھینچے ہوے
بلبلونکا باغ مین ویران نشیمن ہوگیا

فصل گل آئی چمن میں جب تو غنچے کی طرح — ٹکڑے ٹکڑے سو جگہ سے میرا دامن ہو گیا
تیز اسے سقا کہ ایسا تھا ترا تیغ مژہ — سامنا ہوتے ہی میرے دل میں وزن ہو گیا
فصل گل آتے ہی وحشت کی ترقی ہو گئی — وقف دست جنوں سے چاک دامن ہو گیا
مل کے مسی لب پہ جب آئے وہ سیر باغ کو — رشک سے کہتے ہیں پھیکا رنگ سوسن ہو گیا
ہو گئی رخصت خزاں آئی عروس نو بہار — نغمۂ بلبل سے پھر آباد گلشن ہو گیا
میری تربت پر پڑھا ہے کس نے آکر فاتحہ — تیرہ و تاریک مرقد میرا روشن ہو گیا
پھر خزاں آئی گئی گلزار سے فصل بہار — بے نشاں دو دن میں بلبل کا نشیمن ہو گیا
سامنے ہر اک کے جانا بے نقاب اچھا نہیں — اب جوانی آ چکی آئی لڑکپن ہو گیا

۱۴	بعد مردن میں یہ سمجھا خاطر پر شبنم ہوا کوئے جاناں میں وہ تھا جب میرا مدفن ہو گیا	۱۶

وہ پری شکل جو مہمان ہو گیا — گھر مرا ایوان سلیمان ہو گیا
جو گدائے کوئے جاناں ہو گیا — مرتبہ میں رشک سلطان ہو گیا
گیسوئے جاناں کا جو عاشق ہوا — صورت مجنوں پریشان ہو گیا
حسن میں ثانی ترا کوئی نہیں — کہتے کہ یوسف ماہ کنعاں ہو گیا
آئینہ رکھ کے چین گیسو کے ہوا — بال بال اپنا پریشان ہو گیا
دیکھ کا عاشق تھا اب رخ کا ہوا — گبر سے پھر وہ مسلمان ہو گیا
دیکھنے سے آفتاب روئے یار — داغ دل ماہ درخشاں ہو گیا
ہو گئے طاؤس پامال خرام — یوں چمن میں وہ خراماں ہو گیا
دیکھ کر سرخی لب دلدار کے — زرد رو لعل بدخشاں ہو گیا
قید جب سے دام میں بلبل ہوئی — آشیانہ کیسا ویران ہو گیا
اوس کمان ابرو کے ابرو دیکھ کر — ایک عالم دل سے قربان ہو گیا

آمد فصل جنون مین مثل گل — چاک چاک اپنا گریبان ہوگیا
غیر کو جب پاس دیکھا یار کے — اپنے مرجانے کا سامان ہوگیا
وقت گلگشت چمن اوس گل بغیر — خار نظرون مین گلستان ہوگیا
دیر سے مطلب نہ کعبے سے غرض — مین گدای کوے جانان ہوگیا

٢٠	دیکھکر کنج لحد کو اے وفا ہوش گم کردہ ہر انسان ہوگیا	١٥

مجکو موسی سے نہ جب دیکھا گیا — ہوکے بیخود گر پڑی غش آگیا
ہجر مین نالہ جو لب تک آگیا — اے بتو عرش خدا تہرا گیا
دیر و کعبہ مین تھی جسکی جستجو — خانۂ دل مین اوسے مین پاگیا
آپ کے فرقت کے صدمے جھیل کر — عشق کرنیکا مزہ دل پاگیا
دیر و کعبہ سے مجھے مطلب نہین — دل مین جلوہ یار کا مین پاگیا
خندۂ دندان نمائے شعلہ رو — برق کی صورت سے دل تڑپا گیا
صورت نقش قدم بیٹھے جہان — خاکسارون سے نہ پہر اوٹھا گیا
اپنے رندون کو پلا ساقی شراب — ابر گردون پر دہوان دہار آگیا
دورۂ ساغر نہ اے ساقی رکے — ابر میخانے پر آکر چہا گیا
آگیا کوئی مقابل کیا نظر — آئینہ کیون ہاتھ سے پہینکا گیا
کیا تری تصویر مانی کھینچتا — بیخودی کا اوسپہ عالم چہا گیا
تار بستہ بنگیا ہے جسم زار — مجکو آخر یاں ہجر کا غم کہا گیا
آج اونکی بزم سے نکلا رقیب — روز کا قصہ گیا جہگڑا گیا
تیرہ و تاریک تربت دیکھکر — مین پریشان ہوگیا تہرا گیا
آیئے بالین پر اے رشک مسیح — ابتو دم میرے لبون پر آگیا

خاکسار ایسا تھا شکل نقش پا — تیرے در سے مجھے کب اُٹھا گیا
روز تم جاتے ہو کوہ طور پر — کسکا جلوہ تمکو موسے بھا گیا
قبر مین رکھکر مجھے بولے عزیز — کھول دے آنکھین ترا گھر آگیا
صورت منصور جسنے حق کہا — بس وہ ناحق دار پر کھینچا گیا

۱۶ — اونٹھی مسے کی اوداہٹ دیکھکر / اے وفا منہ کو کلیجا آگیا — ۱۱

صورت غنچہ مرا دل کھل گیا — رشک گل میرا جو مجھسے مل گیا
حال دل اوسپر کرین گے آشکار — گر کہین تنہا ہمین وہ مل گیا
نالہ ہاے دل سے مجھ غمدیدہ کے — گنبد چرخ برین تک ہل گیا
اے سکندر روبروے رخ یار — خاک مین آئینہ تیرا مل گیا
تیرے دیوانے کو مجنون کا لقب — آج سرکار جنون سے مل گیا
سیکڑون ہی پیچ تجھپر پڑ گئے — کوچۂ گیسو مین کیون اے دل گیا
تونے ساقی جسکو جام مے دیا — رتبۂ جمشید اوسکو مل گیا
بزم قاتل مین بسان شمع آج — سربکف یہ عاشق بیدل گیا
ہے مکدر مجھسے وہ آئینہ رو — خاک مین جسکے لیے مین مل گیا
وصل مین جب نام آیا ہجر کا — سنتے ہی میرا کلیجہ ہل گیا

۱۷ — خوب بوسے اوس پریرو کے لیے / اے وفا جسدم وہ تنہا مل گیا — ۹

آپکو حضرت موسے سے جو دیکھا نہ گیا — غش ہوے ایسا کہ پھر ہوش مین آیا نہ گیا
واہ اے کاتب قدرت کہ ازل مین مجھسے — وصل جانان میری تقدیر مین لکھا نہ گیا
وادی عشق مین پھرتا ہون بگولے کیطرح — راہ پر مجھسے بھی اے خضر لگایا نہ گیا

خاکساری کا مزہ تھا جو طبیعت مین مری — صورت نقش قدم بیٹھکے اوٹھا نہ گیا

قدر اوس وقت ہوئی میری وفا کی اونکو — جبکہ اغیار سے ظلم اونکا اوٹھایا نہ گیا

طور پر آپ نے دیکھی تھی تجلی کس کی — اے کلیم آپ سے کیون ہوش مین آیا نہ گیا

عشق کی لو مین جو پروانہ ہوا جلکے ہلاک — تا سحر شام سے پھر شمع کا رونا نہ گیا

آپ تو کرچکے ہین بادہ کشی سے توبہ — جانب میکدہ پھر روز کا جانا نہ گیا

١٨	ہجر مین جسکے وفا جان گئی تھی میری قبر پر اوس سے پئے فاتحہ آیا نہ گیا	١٣

بیٹھے جو پاس آکے مرا دل سنبھل گیا — پہلو سے تم اوٹھے تو کلیجہ نکل گیا

وحشت مین مین جو سوئے بیابان نکل گیا — مجنون کے پاس جابیٹھ گیا دل بہل گیا

اقرار وصل کرکے وہ جھوٹا رٹل گیا — دیکھو تو یار کیسے بڑی چال چل گیا

بار گناہ کی یہہ گرانی تھی بعد مرگ — جسنے مرا جنازہ اوٹھایا کچل گیا

قاصد جواب لایا مرے خط کا یار سے — شاید مری نصیب کا لکھا بدل گیا

دیکھا جو لیکے ہاتھ مین آئینہ یار نے — حیرت مری طرح ہوئی نقشہ بدل گیا

اوڑتی ہی خاک فصل خزان ہین گئی بہار — لو چار دن مین باغ کا نقشہ بدل گیا

بیجا ہے اب غرور یہ حسن و جمال پر — خط آیا رخ پہ آپکا جوبن وہ ڈھل گیا

سب حاملان عرش برین کانپنے لگے — نالہ جو ہجر مین مرے منہ سے نکل گیا

ساتھی تھے زندگی کے عزیز اور آشنا — کوئی نہین شریک جہان دم نکل گیا

گذرا شباب عالم پیری ہوا نمود — غفلت سے باز آوہ زمانہ نکل گیا

بعد فنا غبار مجھے برباد کرچکے — اب حوصلہ تو آپ کے دل کا نکل گیا

١٩	وعدے پر اپنے یار نہ آیا تو اے وفا دم انتظار ہی مین ہمارا نکل گیا	١٣

وعدہ جو اوس صنم نے کیا ہے وصال کا
ادنیٰ سا سایہ کرم ہے مرے ذوالجلال کا

آیا خیال جب سے مجھے اپنے مآل کا
دریا بہا دیا عرق انفعال کا

کیا صاف آئینہ ہے دل بے مثال کا
نظارہ کر رہا ہوں کسی کے جمال کا

عاشق سے تم کو زیب نہیں شرم اور حیا
لپٹو مری گلے سے کہ دن ہے وصال کا

سنکر مری غزل کو یہ کہتا ہے ہر حسین
سب سے جدا ہے رنگ تری بول چال کا

زاہد میں بادہ کش ہوں پیوں گا شراب
تجھکو ہے خیال حرام و حلال کا

قسمت میں جو لکھا ہے وہ پائینگے سب طلب
ہمنے کبھی کیا نہ ارادہ سوال کا

پیری میں کہہ رہا ہے یہ ہر اک سفید بال
ہشیار وقت آگیا اب انتقال کا

تربت میں جب سوال کو آئے ملائکہ
نعرہ مری زبان پہ تھا یا ذوالجلال کا

یوسف بھی تجھپہ شکل زلیخا نثار ہیں
شہرہ ہے اسقدر ترے حسن و جمال کا

بیکار شاعری میں تلف کی تمام عمر
کوئی بھی قدردان نہ ملا اس کمال کا

وہ رند میکدے میں ترے ہوں میں ساقیا
چلتا ہے روز جام مئے پرتگال کا

۱۳	آتش نہیں صبا نہیں ناسخ نہیں وفا شہرہ ہے اب مرے سخن بے مثال کا	۲

ساقی کے ہاتھ میں ہے پیالہ شراب کا
اب عرش پر دماغ ہے اس آفتاب کا

سایہ پڑے جو اوس پہ مرے آفتاب کا
زاہد کہے حلال ہے پینا شراب کا

واعظ نہ کسطرح پیوں ساغر شراب کا
پیری نہیں ابھی تو ہے عالم شباب کا

پیر مغاں سے اسکو بھی بیعت ہوئی نصیب
واعظ جو ذکر کرتا ہے ہر دم شراب کا

بیکار ان حسینوں کو ہے حسن پر غرور
مہمان چار روز ہے عالم شباب کا

دنیا سے جاتے وقت بھی ہمکو نہیں ہے چین
کھٹکا لگا ہوا ہے لحد کے عذاب کا

کل تک تو شغل بادہ کشی میکدے میں تھا
زاہد سے آج کہتا ہے سبب اجتناب کا

دیوار و در پہ نزع میں حسرت سے تھی نگاہ
ایسا تھا دلکو شوق جہان خراب کا

وہ رند بادہ کش ہوں چھوڑا نہیں ایک بوند
ساقی لگا دے منہ سے اگر خم شراب کا

فصل بہار میں تھا عجب رنگ میکدہ
زاہد کے بھی بغل میں تھا شیشہ شراب کا

ہمکو ہے خوف کیا کہ گنہ بے شمار ہیں
ڈر زاہد تجھکو ہے روز حساب کا

ہیں تھا وہ رند بعد فنا میری خاک سے
ہر کاسہ گر بناتا ہے ساغر شراب کا

غش ہوں کلیم صاعقۂ طور جانکر
رخ سے اگر اوٹھائے وہ پردہ نقاب کا

جم قدر میکدے میں ہو نہیں ند بادہ نوش
قاضی ہے پاسبان مری بزم شراب کا

یارب رحیم تو ہے تو میں ہوں گناہگار
اندیشہ کچھ نہیں مجھے روز حساب کا

ہو اختلاج قلب کہ قاصد کو آئے غش
لکھوں میں خط میں حال اگر اضطراب کا

گہ بتکدے میں ہے کبھی بیت الحرام میں
تھمتا نہیں قدم ترے خانہ خراب کا

کحل البصر سمجھتے ہیں سارے ملائکہ
یہ مرتبہ ہے خاک در بوتراب کا

تم چاند نکلی سیر کو آئے جو بام پر
فق دیکھتے ہی رنگ ہوا ماہتاب کا

امواج بحر نے ادسے نابود کر دیا
استادہ رہنے پایا نہ خیمہ حباب کا

دل عندلیب کا نہ کہیں پاش پاش ہو
گلچین نہ توڑ پھول چمن میں گلاب کا

۲۱	روز الست جب ہوئی تقسیم ساقیا آیا وفا کے حصے میں شیشہ شراب کا	۱۶

چھوڑا نہ ساتھ حشر تک اوس شہسوار کا
اللہ رے حوصلہ مری مشت غبار کا

سن پایا کیا نسیم سے مژدہ بہار کا
جو عرش پر دماغ ہے ہر اک ہزار کا

ہر ایک شاخ گل پہ ہے نغمہ ہزار کا
صد شکر آیا باغ میں موسم بہار کا

مرنیکے بعد دی یہ حسینوں نے آبرو
سرمہ لگایا آنکھوں میں میرے غبار کا

بے نور آنکھ ہے گل تصویر کی طرح
ایسا مرض ہوا ہے مجھے انتظار کا

واعظ کبھی کرے نہ مذمت شراب کی
جھوٹا جو پی لے جام کسی بادہ خوار کا

کہتا ہے باربار انا الحق زبان سے
منصور مستحق ہو کسطرح دار کا

طول حیات خضر سے دہ چند ہو گیا
ہر اک پہر ہماری شب انتظار کا

مرنیکے بعد چرخ نے دم مین مٹا دیا
باقی نہین نشان بھی میرے مزار کا

تم آپ آکے میرے گلے سے لپٹ گئے
دیکھا اثر یہ نالۂ بے اختیار کا

مجرم وہ ہون کہ بعد فنا بھی نہین ہے چین
کھٹکا لگا ہوا ہے لحد کے فشار کا

بولا گلے لگا کے شب وصل مجھسے یار
برآیا مدعا دل امیدوار کا

کر لے اسیر طائر دل دام زلف مین
اے جان تجکو شوق اگر ہو شکار کا

آنکھین کھلی رہین پس مردن بھی اے صنم
ایسا مزہ تھا مجکو ترے انتظار کا

ہر اک حباب بحر سے آتی ہے یہ صدا
کیا اعتبار زندگی مستعار کا

کیا کوئی سبزہ رنگ ہوا آکے اشکبار
سبزہ ہرا ہوا ہے جو میرے مزار کا

تیری گلی سے اٹھنے کو جی چاہتا نہین
شاید یہی مقام ہے میرے مزار کا

سمجھا کہ بعد مرگ شب غم ہے ساتھ ساتھ
آیا نظر جو مجھکو اندھیرا مزار کا

۲۲	بجلی سے بھی سوا ہے تڑپ اسکی اے وفا فرقت مین حال ہے یہ دل بیقرار کا	۱۷

جب سر کا اٹھکے ہاتھ قاتل کا
ہو گیا خون حسرت دل کا

خاک صحرا اوڑا نہ اے مجنون
کہین پردہ ہے یہ محمل کا

رہبر روان عدم اگر ملتے
پوچھتا اونسے حال منزل کا

کوئی دم مہمان سرائے دنیا مین
ہون مسافر عدم کی منزل کا

طائر دل کی ہے یہی حسرت
کہ نشانہ ہو تیر قاتل کا

تھا مین وہ سخت جان کہ ذبح کے دم
ہاتھ رک رک گیا ہے قاتل کا

لوٹ لی ہے خزان نے آکے بہار	شور ہے باغ مین عنا دل کا
مین وہ میکش تھا بعد مرنے کے	ساغر ہے بشا مری گل کا
دن جلے یو لتے نہین دیکھے	کہتی کیا شمع حال محفل کا
آئینہ دیکھنا نہ بہولے تم	سامنا ہو گا پھر مقابل کا
چشم قاتل سے گر پڑے آنسو	دیکھا جب اضطراب بسمل کا
اپنی کروٹ وہ سوئے پہلی شب	کچھ بھی نکلا نہ حوصلہ دل کا
جھیلکر اوس صنم کی جور وجفا	بڑھ گیا اور حوصلہ دل کا
ہوگے بے چین تم چلے آئے	کیون اثر دیکھا نالۂ دل کا
دیکھتا ہون جمال یار اسمین	کیا ہے شفاف آئینہ دل کا
جسکو دیکھا حسین پہ لوٹ گئے	کیا طریقہ ہے حضرت دل کا

۲۳	اے وفا اگر سے بڑہاپے کے ولولہ ہائے مٹ گیا دل کا	۱۶

ایک ساغر جب پیا مین نے مئے سرجوش کا	کاروان رخصت ہوا صبر و قرار و ہوش کا
باغ مین کرتا ہے ہر غنچہ گریبان اپنا چاک	باغبان کیا آگیا موسم جنونکے جوش کا
درد ہی مجھکو پلا دے خیر خم پیر مغان	تجھسے مین طالب نہین ہون بادۂ سرجوش کا
زاہد اول مین ترے نور خدا ہو جلوہ گر	ایک قطرہ تو اگر پی لے مئے سرجوش کا
دوسرا سودا ہو پیدا ہووے وہ اپنا جنون	رنگ دیکھے قیس اگر میری جنونکے جوش کا
کثرت رندان جو اسے پیر مغان ہے چارسو	فاتحہ ہے آج میخانے مین کس مئے نوش کا
فصل گل ہے جھومتے ہین ندپی پیکر شراب	چارسو ہے شور میخانے مین نوشا نوش کا
موسم گل مین جو مرجاؤن مین اے پیر مغان	زہر خشت خم ہو مدفن مجھسے دریا نوش کا
فکر رنگین سے کیے پیدا مضا مین توبہ تو	کیون نہو میرا سخن مطلوب ہر اک گوش کا

کاتب اعمال نے لکھ لکھ کے سب میرے گناہ — رکھدیئے ہین سر پہ اپنے بوجھ میرے دوش کا

دلکو میری آگیا ہے گوشۂ عزلت پسند — عشق جب سے ہوگیا ہے اک بت پوش کا

صورت دیوانہ پرزے پرزے دامن کو کری — گر فلک کے سر پہ رکھدون بار اپنے دوش کا

جل گیا ہوکر تصدق لو مین شمع بزم کی — کام اے پروانہ تو نے یہ کیا ہے ہوش کا

بہولکر کوئی حسینان مین نرکھے ایدل قدم — قافلہ لٹتا ہے یان عقل و حواس ہوش کا

طور پر موسے گرے غش مین جو تجھکو دیکھکر — بات کل کی ہے یہ افسانہ ہے میرے ہوش کا

۱۴	اے وفا اوسکو رگ جانسے بھی مین سمجھا قریب جب فتیلہ ہوگیا روشن چراغ ہوش کا	۲۴

چلتا ہے رگ رگ کے خنجر اوس ستم ایجاد کا — حوصلہ پھر خاک نکلے گا دل ناشاد کا

گر او جاتی ہی آشیانہ بلبل ناشاد کا — یا الہی ہاتھ ٹوٹین ہو برا صیاد کا

مین وہ بلبل ہون کہ جب نالے کیے دل کہولکر — ہوگیا عالم دگرگون گلشن ایجاد کا

مردے خواب مرگ سے اوٹہین قیامت ہوگیا — گر اثر دکھلاؤن اپنے نالہ و فریاد کا

تنگ آکر جاتے ہین ہم جانب ملک عدم — منہ نہ اب دیکھین گے موڑ کر عالم ایجاد کا

عرش کانپا آسمان پر آسمان گرنے لگے — لامکان تک شور پہونچا جب مری فریاد کا

جب مین دیوانہ مقید عشق کاکل مین ہوا — شور زندان جنون مین تھا مبارکباد کا

ظلم سہلین پر شکایت تو ہے بہت ہی بعید — ہم کرین اللہ سے شکوہ تری بیداد کا

ہم گلے دیتے ہین تمسے ایک بوسہ کے لیے — توڑنا اچھا نہین دل عاشق ناشاد کا

کھینچدین تصویر تیری روسکا نور کی مجھے — اے صنم اتنا نہین مانی و بہزاد کا

ہم اسیران قفس کھینچین جو اپنے دلسے آہ — آگ لگ جائے ابھی جلجائے گھر صیاد کا

مین وہ بلبل ہون کہ جب مینے سنائی داستان — وجد مین کیا آگیا نہ آیا دل مرے صیاد کا

کہتے ہین سنکر سخنور میرے مضمون بہار — رنگ ہے اشعار مین تیری ترے استاد کا

۱۰	یون تو شاعر لکھنؤ مین ہین بہت لیکن وفا ایک کو رتبہ نہین حاصل مرے استاد کا	۲۵

شباب اتبو نام خدا ہے کسی کا — کہ سارا جہان شیفتا ہے کسی کا

یہ ہوتا ہے ثابت نقوش جبین سے — عجب خط یہ لکھا ہوا ہے کسی کا

وہ کہتے ہین یون کے کباب آہی ہے — تب غم سے کیا دل جلا ہے کسی کا

ضیا اسمین پاتا ہون مہر فلک کی — مرے دل مین جلوہ ہوا ہے کسی کا

عذاب لحد کچھ جو کم ہو رہا ہے — گذر قبر پر کیا ہوا ہے کسی کا

گلے سے مرے تم لپٹ جاتے آکر — کہان تمنے نالہ سنا ہے کسی کا

یہ شوق شہادت تھا پہونچا مین پہلے — پئے قتل جب ہاتھ اوٹھا ہے کسی کا

برا کہتا واعظ نہ رندون کو ہرگز — اگر جانتا تو خدا ہے کسی کا

جو اولجھی ہین زلفین تو کنگھی نہ کیجے — مرہ جان دل اسمین پہنسا ہے کسی کا

۱۲	وفا گو کہ مین مجرم روسیہ ہون قیامت کے دن آسرا ہے کسی کا	۲۶

نظر آتے ہی اک جلوا کسی کا — ہوا مو سے یہ عالم بیخودی کا

صدا آتی ہے قبر زندگان سے — بھروسا کچھ نہین ہے زندگی کا

خضر سان گر جیے تنہا جہان مین — مزہ پھر کچھ نہین ہے زندگی کا

نکر غفلت عبادت سے تو غافل — غنیمت جان ہر پل زندگی کا

خضر گم ہے رہ الفت مین خو ہی — وہ کیا جانے طریقہ رہبری کا

رہ الفت کا سالک مین ہون اے خضر — طریقہ سیکھ مجھسے رہبری کا

عدم کے وہ کڑی منزل ہے یارو — نہین ہوتا کوئی ساتھی کسی کا

مزہ دے حشر مین اعمال نامہ — کھنچا ہوا وجیہہ گر نقشہ کسی کا

مین سمجھا جب گھٹا دیکھی ہے کالی	کھلا شاید کہین جوڑا کسی کا
رہی آٹھون پہر تربت پہ میری	مرے سر پر ہے احسان بیکسی کا
رخ جانانسے دیتا خاک تشبیہ	نہایت درجہ رنگ گل تھا پھیکا

۲۷ — نہ کیون شہرت مری ہر ملک مین ہو / وفا مین خوشہ چین ہون مصحفی کا — ۱۵

نگہبان ضعف ٹہرا ہی مرے جان تیری لاغر کا	اجل کو بھی ہوا دہوکا کہ ہی یہ تار بستر کا
ہزارون زخم کہائے سخت جانی سے نہ دم نکلا	ہوئے جب نیم جان منہہ پھر گیا قاتل کے خنجر کا
گلوئے خشک تر ہو جائیگا اپنا بھی ای زاہد	کرم گر روز محشر ہو گیا ساقی کوثر کا
کریگا ذبح کسکو آج وہ قاتل خدا جانے	ہوا ہے شور گردون تک بلند اللہ اکبر کا
ہمین شوق شہادت سر کہینچ لایا ہی مقتل مین	گلا مشتاق ہے قاتل ہمارا آب خنجر کا
پھر آیا خضر کے ہمراہ جاکر آب حیوان سے	مقدر نارسا تھا کسقدر دیکھو سکندر کا
رہی باقی نہ مے خم مین نہین وہ سیکش تھا بقسمت	جب آیا بزم مین ساقی کے مجھ تک دور ساغر کا
تری تدبیر لا حاصل ہے او نافہم دنیا مین	وہی پیش آئیگا جو کچھ لکھا ہوگا مقدر کا
تڑپ کر جان دیدونگا نہین جینے کا مین دم بھر	مرے پہلو سے لے نشتر مسیحا تو اگر سر کا
لچکتی ہو کمر جسکی گلی بار زلف مشکین سے	اٹھے کسطرح بوجھ اس سے بھلا پہونچی زیور کا
گریبان کی طرح پرزے اوڑا دون دامن صحرا	بہار گل مین جو میدان آیا جنون زلف معنبر کا
جزاک اللہ قاتل سب زبان زخم بول اٹھے	پڑا جب مجھ پہ پورا ہاتھ اس ترکیب ستمگر کا
فنا ہوتے حباب بحر کو دیکھا تو ہم سمجھے	کہ جسکو زندگی کہتے ہین وہ عرصہ ہے دم بھر کا
صفا سے قلب حاصل کر اگر شہرت کا طالب ہے	کہ آئینہ سے ابتک نام باقی ہے سکندر کا

۲۸ — پیون جام سے اطہر قیامت مین وفا کیا کیا / کرم مجھپر ذرا ہو جائے گر ساقی کوثر کا — ۱۸

ساقیا غم ہے یکس رند کے مرجانیکا — صبح سے بند ہے دروازہ جو میخانیکا
سن لیا ہے کہین مژدہ جو بہار آنیکا — آج زوروں پہ ہے سودا ترے دیوانیکا
دین و دنیا کو فراموش کیے بیٹھا ہی — لایق دید ہے عالم ترے دیوانیکا
اپنے پہلو مین نہین ہاے وہ رشک لیلی — ہے یقین جسم سے اب دم کے نکل جانیکا
شام تک تا بسحر جلتی ہے شمع محفل — دھیان جب آتا ہے پروانہ کی جل جانیکا
دیکھ لین لے بہت کافر جو ترا عشق جمال — نام لین طور پہ موسے نہ کبھی جانیکا
ہاے دنیا مین پتہ اونکی کمر کا نہ ملا — اب ارادہ ہے سوی ملک عدم جانیکا
عالم نزع مین ہون دم ہے لبون پر میرا — نام اسوقت نہ لین آپ کہین جانیکا
شمع کے رخ پہ جو ہوتی ہے نقاب فانوس — دیکھے احوال کوئی بزم مین پروانیکا
مرکے ہم خاک جو ہون ہجر مین سکی تو بھی — قبر پر فاتحہ پڑہنے وہ نہین آنیکا
درد ہی مجکو پلا دے جو نہو صاف تمام — ساقیا تجسے ہون سائل کوئی پیمانیکا
رند میخانے مین ہر دم یہ دعا مانگتے ہین — فصل گل آئے کہین دور ہو پیمانیکا
وصف تو لاکھ کرے حور جنان کا ہم سے — واعظا عشق بتان دل سے نہین جانیکا
دورۂ جام مے سرخ چلا کرتا ہے — رشک جمشید ہر اک رند ہے میخانیکا
جستجو تیری ہے اے بت تو جہان ملجاے — قصد کعبہ ہے ارادہ ہے صنم خانیکا
شان اللہ کی ہر سمت نظر آتی ہے — چھوڑون کسطرح سے جانا مین صنم خانیکا
پوچھتا اونسے اگر حضرت موسے ملتے — کیا سبب طور پہ تھا آپ کو غش آنیکا

۱۵	پاس سے میرے وہ اوٹھتے ہین جو کہتا ہون وفا سچ بتاؤ تو ارادہ ہے کہان جانیکا	۲۹

اک جہان روتا ہے اندوہ و الم ہے کسکا — آج دنیا سے سفر سوئے عدم ہے کسکا
بند کوزے مین نہین ہوتا ہے دریا ہرگز — لکھ سکے مدح تری ایسا قلم ہے کسکا

قیس و فرہاد تو الفت مین برابر نکلے
کوئی بتلائے جنون دونمین کم ہے کسکا

بندۂ عشق ہون مذہب سے نہین واقف مین
دیر کہتے ہین کسے نام حرم ہے کسکا

سرزمین کوچۂ جانانکی چھوڑائی مجھسے
اے فلک تو ہی بتادے یہ ستم ہے کسکا

چہرہ اترا ہے پریشان ہے زلف مشکین
سچ بتاؤ تو مری جان یہ غم ہے کسکا

میکدہ بند کئی دنسے جو ہے اے ساقی
مرگیا کونسا میخوار یہ غم ہے کسکا

ہم جہان پہونچے وہین تیری عبادت کرلے
دیر کہتے ہین کسے اور حرم ہے کسکا

کنج تربت مین مری روح بہت ہے بشاش
آج تربت پہ مری نقش قدم ہے کسکا

اک نگہ پڑتے ہی ہو جاتا ہے عاشق بسمل
تیغ ابرو کے چڑھے منہ پہ یہ دم ہے کسکا

توبس مرگ جہان تجھسے راضی ہون مین
کسکو کہتے ہین سقر نام ارم ہے کسکا

ہم تو معبود سمجھ کر تجھے کرتے ہین طواف
بتکدہ کسکا ہے گھر اور حرم ہے کسکا

اونکو لپٹا کے گلے وصل کی شب کہتا ہون
آج سینے سے مرے سینہ بہم ہے کسکا

فوج اطفال ہے ہمراہ وہ دیوانہ ہون
دشت مین دیکھئے یہ جاہ و حشم ہے کسکا

۳۰

حشر کا دن ہے گنہگار ہین بخشے جاتے
موج زن آج وفا بحر کرم ہے کسکا

۱۹

وفا دیکھتا ہون مین جلوا کسیکا
کھنچا ہے مرے دل پہ نقشا کسیکا

کرون اپنے دلکو مین شیدا کسیکا
اوٹھاؤ نمین کیون ناز بیجا کسیکا

یہ بیوجہ موسے کو آیا نہین غش
سرطور دیکھا ہے جلوا کسیکا

پھنسائیگا عاشق کو دام بلا مین
سرشام زلفین بنانا کسیکا

بچھایا تو تھا دام زلفون کا تمنے
بتاؤ تو دل بھی پھنسایا کسیکا

وہ ملتے ہین ہاتھون مین اپنے جو مہندی
ہے مدنظر خون بہانا کسیکا

سراپا عیان تجھ مین ہے نور باری
ملے خاک پھر تجھسے نقشا کسیکا

بتون کے ستم جھیلے اُف تک نہین کی
ہمارا سا ہو گا کلیجا کسیکا

زمین کو تزلزل ہے ہلتے ہین گردون
گیا عرش کے پار نالا کسیکا

کہے کسطرح دیکھین منزل عدم کی
یہ رستا نہین ہاے دیکھا کسیکا

عبث کافر و شیخ لڑتے ہین باہم
کلیسا کسیکا نہ کعبہ کسیکا

جوانی کبھی ہے کبھی عہد پیری
نہین رہتا یکسان زمانہ کسیکا

کبھی تیغ ابرو سے کرتے نہ بسمل
جو تم دیکھ لیتے تڑپنا کسیکا

مصفا جو گرد کدورت سے دل ہو
نظر آئے ہر شے مین جلوا کسیکا

قیامت سے واعظ نہ ہمکو ڈرا تو
ہے پیش نظر قد بالا کسیکا

بھٹکتے پھرے کعبہ و دیر مین ہم
بسا خانۂ دل مین جلوا کسیکا

دم نزع رک رک کے دم تن سے نکلا
مجھے یاد آیا جو وعدا کسیکا

لحد مین فرشتون نے جسدم جگایا
مجھے یاد آیا جگانا کسیکا

۱۳	پس مرگ آنکھین کھلی ہین جو میری وفا دیکھتا ہون مین رستا کسیکا	۱۳

ہے شباب آنیکو رخصت ہے لڑکپن اونکا
قتل عشاق پہ آمادہ ہے جوبن اونکا

آنکھ قتال نظر قہر قیامت چتون
آفتین لائیگا اب خلق مین جوبن اونکا

قتل کرو مین نہ تڑپ اے دل بسمل اتنا
تر نہو جائے کہین خون سے دامن اونکا

سامنے جنکے ہوا کرتے تھے شمعین روشن
تیرہ و تار پس مرگ ہے مدفن اونکا

بھول جائے وہ ابھی حسن خداداد اپنا
حور فردوس اگر دیکھلے جوبن اونکا

بیگناہی کا مری حشر مین محضر ہوگا
ہو گیا تر جو مرے خون سے دامن اونکا

دیکھ کر سایے کو اپنے وہ جھجک جاتے ہین
کسے صورت نہین جاتا ہے لڑکپن اونکا

اچھے [illegible] اسیران قفس رکو صبا
دلکو سو ٹکڑے کیے دیتا ہے شیون اونکا

عندلیبان نوا سنج جو کرتے ہین فغان | باغبان کسنے اوجاڑا ہے نشیمن اونکا
یار ور تخل تمنا ہے تشیلی آنکھین | قابل دید جوانی مین ہے جوبن اونکا
دیر و کعبہ مین بھٹکتے ہوئے مدت گذری | کچھ پتہ پایا بھی اے شیخ و برہمن اونکا
مثل منصور کہین آپکے عاشق حق حق | پھونکدے آگ مین بھی کوئی اگر تن اونکا

۳۲

بلبلین نالہ کنان کیون نہون گلشن مین وفا
ظلم صیاد سے ویران ہے نشیمن اونکا

۱۵

کیا رنگ مین دیکھون چمنستان جہان کا | ڈر موسم گل مین ہے مجھے فصل خزان کا
موسم ہے کبھی گل کا کبھی دور خزان کا | اک رنگ پہ کب رنگ ہے گلزار جہان کا
احباب چڑھائین نہ مرے قبر پہ چادر | خواہان نہین دنیا مین کچھ نام نشان کا
اچھی نہین اے یار یہ دشنام کی عادت | تم بگڑوگے نقصان نکچھ ہوگا زبان کا
چلاتا ہے پچھلے سے شب وصل مین ناحق | اے مرغ سحر یہ نہین ہنگام اذان کا
اوس جا پہ مجھے بھیج جہان ہوترا دیدار | فردوس کا ہے شوق نہ حوران جنان کا
کیا دیکھتی بلبل نگہ شوق سے گل کو | کھٹکا تھا اوسے فصل بہاری مین خزان کا
یکتا کیا محبوب کو خلق اپنی طرح سے | سایہ بھی نہ پیدا کیا اوس سرو روان کا
کعبہ کوئی کہتا ہے تو کہتا ہے کوئی دیر | ملتا نہین اے یار پتہ تیرے مکان کا
زاہد بھی جو ملجائے تو مین نشہ مین پوچھون | رستہ مجھے تبلادے درِ پیر مغان کا
زاہد مے گلگون جو پلادے مرا ساقی | باقی نرہے ہوش مجھے دونون جہان کا
آنکھ اوسکی غضب قہر نظر سر قیامت | ابرو پہ گمان ہوتا ہے ہر اک کو کمان کا
حاسد کے جگر چاک ہین جلتے ہین یا نہین | ہے رنگ مری شعر مین آتش کے زبان کا
تھامے سے شب ہجر مین تھمتا نہین دم بھر | کچھ ایسا مزہ دلکو پڑا آہ و فغان کا

پی لے مے گلرنگ نہ کر خوف قیامت

۳۳	آیا ہے جوانی مین وفا دھیان کہان کا	۱۴

مصرع اول	مصرع ثانی
جلوہ دیکھا جو روئے روشن کا	ہوش ہو سے اسکو پھر نہ تھا تن کا
گذرا عالم ترے لڑکپن کا	ابتو شہرہ ہے یار جوبن کا
خام مرقد رہے مرا احباب	نرہے تا نشان مدفن کا
قتل سے میرے پھر کرین انکار	خون دہوڈالین پہلے دامن کا
رسم مہر و وفا وہ کیا جانین	ہے زمانہ ابھی لڑکپن کا
تیرے در سے قدم نہین اوٹھتے	کیا یہی ہے مقام مدفن کا
کی شب غم تڑپ تڑپ کے سحر	کیا کہون حال دلکی اولجھن کا
فصل گل مین جنونکے ہاتھون سے	ہے پتہ جیب کا نہ دامن کا
آئے اوسدم وہ فاتحہ پڑھنے	مٹ گیا جب نشان مدفن کا
ایسا دست جنون تمہارا دو رنیر	تار چھوٹا نہ کوئی دامن کا
عاشقانہ وہ ہین مرے اشعار	دل ہوئے چین سنکے دشمن کا
مال و زر سب لٹا کے بیٹھے ہین	ہمکو کھٹکا ہو خاک رہزن کا
تم چلے آئے مضطرب ہوکر	یہ اثر دیکھا میرے شیون کا

۳۴	اے وفا دیر و کعبہ و مسجد نام ہے اوس صنم کے مسکن کا	۳۲

مصرع اول	مصرع ثانی
ہمارے قتل ہونے سے بر آیا مدعا دل کا	بہت مدت سے یہ پیاسا تھا آب تیغ قاتل کا
دکھا دیتا تڑپ کر اونکو عالم مرغ بسمل کا	نہ کہنا حال قاصد کچھ مری بیتابی دل کا
گئی گردش نہ بعد مرگ بھی تقدیر سے میری	کمہارون نے بنایا چاک مرنے پر مری گل کا
تڑپ بجلی کی صورت ہے قرار آتا نہین دم بھر	تمہارے ہجر مین عالم ہے یہ بیتابی دل کا
ملایا خاک مین اسطرح تو نے اپنی گردش سے	نکلنے ہم نہ پایا حوصلہ کو ہائے مرے دل کا

ذرا گردن جھکائی تو نظر آیا ترا جلوہ
زیادہ خانۂ کعبہ سے کیون رتبہ نہو دل کا

تڑپ جاؤ کلیجا تھام لو ہاتھو نسے امی پیارے
جو اک شمہ سنادون حال مین جتا بیچ دل کا

نہ چھوٹا تاکنا اور جھاکنا ہمسے حسینون کا
پڑھاپا آگیا لیکن وہی ہے ولولہ دل کا

نشان مرقد کا بھی میرے مٹایا ای فلک تو نی
تبادے اتبوا سے جلا دنکلا حوصلہ دل کا

نقاب اپنے رخ روشن پہ تم چھوڑے رہو پیاری
کہ جوبن کرتے ہے فانوس دونا شمع محفل کا

غم پروانہ جانسوز اسکی جان لیتا ہے
نہین ہو جبہ جلنا رات بھر یہ شمع محفل کا

نظارہ حسن لیلےٰ کا ہے زیبا چشم مجنونسے
نظر پروانے کو آتا ہے جوبن شمع محفل کا

جو ناقہ لیلے کے پہونچا ساربان مجنون کے جنگل مین
دکھا دی شکل لیلی نے اوٹھا کر پردہ محمل کا

بھگایا تیز کیا ساربان نے ناقہ لیلے
بگولا بنکے مجنون نے نہ چھوڑا ساتھ محمل کا

اثر بارے دکھایا بعد مدت عشق صادق نے
بنا ہے قیس دیکھو ساربان لیلی کی محمل کا

جہان پھولی کلی کوئی تو اوسکو شاخ سے توڑا
بہار گل مین گلچین بنگیا دشمن عنادل کا

گریبان چاک غنچون نے کیا گلزار مین اپنا
غضب کا پر اثر ہر ایک نالہ تھا عنادل کا

رہ ملک عدم صدہا برس مین طے نہین ہوتے
لحد کہتے ہین جسکو نام ہے وہ پہلی منزل کا

سمجھتا ہون کہ ہم پھر سوال آئی ہو تربت مین
ملائک اک ذرا دم لو تھکا آیا ہون منزل کا

لحد گھر ہے تیرا دنیا سرا اور تو مسافر ہے
تجھے غافل خیال آتا نہین کیون اپنی منزل کا

مرے کنکریونکو جھیلین گے فقط دیوانۂ گیسو
یہی زندان وحشت کا نکلین غل ہی سلاسل کا

نظر جسدم پڑے زلفون پہ بیڑی پانؤن مین پہنی
خم کاکل بنا میرے لئے حلقہ سلاسل کا

پھر الٹی آنکھ وقت نزع احباب اعزا نے
نہ کوئی بھی ہوا ساتھی جب آیا وقت مشکل کا

مین وہ جانباز عاشق تھا کہ بوسہ لے لیا جھکر
نظر مقتل مین آیا خنجر بران جو قاتل کا

دو رنگی سے چمن خالی تھا کب فصل بہاری مین
کہین گل کی ہنسی تھی اور کہین نالہ عنادل کا

شہادت سے مجھے محروم رکھا سخت جانی نے
رگ جان کب کٹی پورا اثر کب تھا قاتل کا

صداے مرحبا ہر اک دہان زخم سے نکلی
پڑا گردن پہ پورا ہاتھ جسدم میرے قاتل کا

مرے ہاتھ آیا محضر اپنے بے جرمی کا محشر مین
لہو سے میرے آلودہ ہوا دامن جو قاتل کا

سسکتا چھوڑکر مجھکو کہان جاتا ہی مقتل سے
تماشا دیکھنا لازم تھا قاتل رقص بسمل کا

یہ باعث شکسنی کا تھا کہ قاتل کو نہ تاب آئے
گرا غش کھا کے جب دیکھا تڑپنا اپنے بسمل کا

چڑھاتی ہے شفق ہر شام چادر سرخ تربت پر
شہید و تیسے سوا رتبہ ہی قاتل تیری بسمل کا

۱۷	جمال یار کا جلوہ نظر آئے وفا ہردم صفا گرد کدورت سے اگر ہو آئینہ دل کا	۳۵

بزم سے ساقی جو اوٹھا دور ساغر رہگیا
آج کیا کیا میکشونکا دل تڑپ کر رہگیا

میان سے خنجر ستمگر کا نکل کر رہگیا
قتل ہونے سے مین برگشتہ مقدر رہگیا

وصل کی شب جب موذن نے اذان دی صبحدم
بس چراغ عمر میرا جھلملا کر رہگیا

کعبہ و بتخانہ مین ہندو مسلمان ہون خراب
جلوۂ جانان میں اپنے دل مین پاکر رہگیا

اپنی منزل پر وہ پہونچے جو سبک رو یار تھے
بار عصیان مین اٹھائے اپنے سر پر رہگیا

مین وہ دیوانہ تھا سنکر جوش وحشت کو مری
دشت مین ہر اک بگولا خاک اوڑا کر رہگیا

آہ آتش بار سینے کی جو ہجر یار مین
بنکے تودہ خاک کا چرخ ستمگر رہگیا

دیکھ کر آئینہ ہوتا ہے حسینونکو غرور
عیب اتنا تیری صنعت مین سکندر رہگیا

خضر کے مانند قسمت مین نہتا آب حیات
تو رہ ظلمات مین جو اے سکندر رہگیا

دیکھتے ہین آئنے کو سب حسینان جہان
آئینہ سازی سے بس نام سکندر رہگیا

کہتا ہے تربت پر او سکے روکے ہر اہل کمال
یادگار آئینہ تیرا اے سکندر رہگیا

جزو اعظم بخت کی یاری ہے ہر اک بات مین
خضر پہونچا آب حیوان تک سکندر رہگیا

فاتحہ پڑھنے وہ آئے جبکہ ہمراہ رقیب
قبر مین لاشہ مرا کیا کیا تڑپ کر رہگیا

زشتی اعمال نے دیدار کب ہونے دیا
دید کا ارمان مجھکو زیر خنجر رہگیا

جان تیرے ہجر مین کیونکر نہ دون اے شمع رو
ہون وہ میکش ساقی گل پیرہن کے ہجر مین

حسن شمع بزم پر پروانہ جلکر رہگیا
آئی بدلی جب فلک پر دل تڑپکر رہگیا

۴۶ — لوح تربت پر جو کندہ تھا وقا سال وفات
حرف تو سب مٹ گئے چھاتی پہ پتھر رہگیا — ۱۵

جسدم نہ ربط جسم مین اے رجان مین رہگیا
مٹی کا ڈھیر گور غریبان مین رہگیا

آئی بہار جب تو یہ جوش جنون ہوا
باقی نہ ایک تار گریبان مین رہگیا

یہ ضعف تھا کہ پردۂ وحشت ہوا نہ فاش
بہو نچا جو میرا ہاتھ گریبان مین رہگیا

مجنون کا میرا ساتھ جو وحشت مین ہوگیا
جب خوب وہ تھکا تو بیابان مین رہگیا

لیلےٰ کے عشق مین اوسے آخر یہ بن پڑی
دیوانہ بنکے قیس بیابان مین رہگیا

ہوتا تو دیکھتا مری وحشت کا زور شور
مجنون غریب جاکے بیابان مین رہگیا

کہتے ہین ایک گھر کو یہ بتخانہ وہ حرم
جھگڑا اسیکا گبر و مسلمان مین رہگیا

افسوس شوق قتل مین ہم ہوگئے ہلاک
قاتل ہمارے ذبح کے ارمان مین رہگیا

تا وقت مرگ چھوٹنا اسکا محال ہے
دل پھنسکے دام زلف پریشان مین رہگیا

اسدرجہ روئے ہم در دندانکی یاد مین
آنسو نہ ایک دیدۂ گریان مین رہگیا

رخصت بہار ہوگئی جور خزان سے ہائے
اک پھول تک نہ صحن گلستان مین رہگیا

رفتار کا تمہارے نہ جب دے سکا جواب
شرمندہ ہوکے کبک گلستان مین رہگیا

قاتل یہ ہے گواہ کہ مین بیگناہ ہون
دھبہ لہو کا جو ترے دامان مین رہگیا

احباب رفتگان جو مجھے یاد آگئے
مین خاک اوڑا کے گور غریبان مین رہگیا

لے آئے پر بہانے سے نہ لیجا سکے عزیز
لاشہ ہمارا کوچۂ جانان مین رہگیا

کہتا ہون دل کسی کو نہ دونگا تمام عمر
زندہ جو آج مین شب ہجران مین رہگیا

پردہ کیا جو شمع نے فانوس مین وقا

۳۷ — پروانہ جلکے آتش ہجران مین رہگیا — ۱۳

جو تری الفت مین ایجان تارک دنیا ہوا
چشم مردم سے نہان وہ صورت عنقا ہوا

جب سے اک رشک پری کی زلف کا سودا ہوا
اسقدر اولجھن ہوئی کہ مشکل مجھے جینا ہوا

فصل گل مین جب ترقی پر مرا سودا ہوا
پھاڑ کر کپڑے روانہ جانب صحرا ہوا

دیکھکر اپنا مقابل ہو گئی حیرت اونہین
آئینہ دیکھا تو اونکا اور ہی نقشا ہوا

سنگدل آتا نہین تجھکو ذرا میرا خیال
سارا عالم میرے نالونسے تہ و بالا ہوا

آج تو سارے مسیحائی کا دعوےٰ مٹ گیا
جا نجان مین آپکی ٹھوکر سے کب نہ پیدا ہوا

ناز سے جسوقت وہ فتنہ چلا دو چار گام
ہر قدم پر اوسکے اک محشر نیا برپا ہوا

آ گئی ہے فصل بہاری بڑھ گیا جوش جنون
مین روانہ بہر سیر لالۂ صحرا ہوا

میرے مرنیکی خبر غیرون نے جب اونسے کہی
سنکے بولے روز کا جھگڑا مٹا اچھا ہوا

دیکھ لیتے چشم الفت سے جو مجھ مجنونکو تم
دھیان آتا تمکو کب اے غیرت لیلےٰ ہوا

قبر مجنون پر مین زنجیرین چڑھاونگا ضرور
سوے دشت نجد وحشت مین اگر جانا ہوا

پردۂ محمل اوٹھا کر دیکھ لیتی قیس کو
تجھسے دشت نجد مین اتنا نہ اے لیلا ہوا

پردۂ محمل کو لیلےٰ اسنے کیا ہے چاک چاک
ابتو اتنا آہ مجنون مین اثر پیدا ہوا

۳۸ — سامنے جسکے فرشتے جا نہین سکتے وفا / اوسکی محفل مین گذر پھر کسطرح تیرا ہوا — ۱۱

شب فراق مین دلکو یہ اضطراب ہوا
کہ ایکدم کا بھی جینا مجھے عذاب ہوا

جو تیرے داغ کی جالے فلک جناب ہوا
تو منزلت مین یہ دل عرش کا جواب ہوا

حرم مین شیخ بنا مین تو دیر مین ہندو
تری تلاش مین بے انتہا خراب ہوا

عدوے جان ہوے سارے عزیز اور احباب
عجب طرحکا زمانے مین انقلاب ہوا

مئے محبت ساقی نے کر دیا بیہوش
ذرا بھی کم جو کبھی نشۂ شراب ہوا

دکھائین گے تجھے داغ جگر کا عالم ہم
رخ مصطرف جو کبھی تیرا آفتاب ہوا

غم فراق کی ایذا سے ہے لبون پر دم
لگانا دل کا حسینون سے اک عذاب ہوا

ہر اک ادا پہ تری مر رہا ہے اک عالم
بلا کا اے بت کافر ترا شباب ہوا

بتون کے عشق مین دنیا و دین کو کھو بیٹھا
کہین کا مین نہ رہا ہاے کیا خراب ہوا

ذرا ذرا تو رقیبون سے آنکھ پھرنے لگی
خدا کا شکر ہے کچھ کچھ تو انقلاب ہوا

۳۹

ہوئے وفا کو یقین بے ثباتی دنیا
ابھر کے بحر مین جس دم فنا حباب ہوا

۱۲

آئینۂ مجاز حقیقت نما ہوا
ہمکو بتون کے عشق سے عشق خدا ہوا

بیٹھے بٹھائے یہ دل شیدا کو کیا ہوا
دیکھا جسے حسین اوسی پر فدا ہوا

رفتار یار دیکھنے کی کسکو تاب تھی
جب آپ اوٹھ کھڑے ہوے محشر بپا ہوا

آئینہ روبرو جو گیا اوس نگار کے
خود اپنے رخ کا میری طرح مبتلا ہوا

ہونگی ہزار اسے سگ جانان شکایتین
اک استخوان مرا جو نصیب ہما ہوا

ہین جمع رند فصل بہار آئی ساقیا
شیشہ شراب کا کوئی لا تا بھرا ہوا

ساقی وہ بادہ نوش ہون میخانے مین مجھے
بیچاؤن خم کا خم جو مین پاؤن بھرا ہوا

سودا ہوا ہے پڑگئین پاؤن مین بیڑیان
گیسو کا عشق میرے لیے اک بلا ہوا

پازیب کی صدا سے اوٹھے خفتگان خاک
سمجھے یہ اہل خلق کہ محشر بپا ہوا

باقی ہے تن مین روح ابھی کاٹ دے گلا
خنجر کے عشق مین ہے مرا دم رکا ہوا

تم پھر گئے تو ایک کی سیدھی نظر نہین
تم کیا خفا ہوئے کہ زمانہ خفا ہوا

۴۰

بوسے کا جب سوال کیا یار سے وفا
کیسا عتاب آگیا کیسا خفا ہوا

۱۵

حریفون پہ شب غم جو انتشار ہوا
برنگ برق، نہ دار کو مرے قرار ہوا

وہ گل جو مجھسے شب وصل ہمکنار رہوا
تو خار غم سے رقیبون کا دل فگار رہوا

سمجھ کے سرمہ حسینون نے آنکھ مین جادی
بلند مرتبہ ایسا مرا غبار رہوا

جو روز حشر کھلا میرا دفتر اعمال
تو اپنے جرم و خطا پہ مین شرمسار ہوا

قدم بتو نکی گلی مین کبھی نہ رکھون گا
اگر ذرا ابھی مجھے دل پہ اختیار رہوا

حسین وہ تو ہے کہ دیکھا جو خواب مین تجکو
تو ماہ مصر زلیخا صفت نثار رہوا

شراب پینے چلے رند میکدے کی طرف
نمود چرخ پہ جب ابر نو بہار رہوا

قیامت آئی پھنکا صور اک جہان نے کہا
جو نالہ کش شب فرقت مین سوگوار رہوا

نگاہ ملتے ہی اوس ترک جنگجو نے آج
وہ تیر مارا کہ میرے جگر کے پار رہوا

رہے نہ خلد برین کی مجھے ہوس باقی
تری گلی مین پس مرگ جب مزار رہوا

محال ہو گئی تا صبح زندگی مجکو
شب فراق مین دل ایسا بیقرار رہوا

مین تیرہ بخت مواجب خیال گیسو مین
چراغ تک بھی نہ روشن سر مزار رہوا

وہ آئی فاتحہ پڑھنے جو میری تربت پہ
زمین سے عرش تک اونچا مرا غبار رہوا

ہوا زمین کو تزلزل گرے فلک پہ فلک
اٹھا لحے ہجر مین جسدم مین بیقرار رہوا

۱۴	مرے گناہ خدا نے تمام بخش دیے دم وفات وفا جب مین اشکبار رہوا	۱۵

رات کو وہ شمع جب رونق محفل ہوا
صورت دیوانہ اوس پر اک جہان مائل ہوا

شکر ہے رتبہ شہادت کا مجھے حاصل ہوا
سرخرو میرے لہو سے خنجر قاتل ہوا

اوس صنم سے بوسہ جب مانگا دیا ہنسکر جواب
یہ بھی ہے قدرت خدا کی تو بھی اس قابل ہوا

چلتے چلتے رک گیا وہ سخت جانی سے مری
حلق پر میرے روان کب خنجر قاتل ہوا

لیگیا شوق شہادت مجکو مقتل کی طرف
قتل پہ میرے جو آمادہ مرا قاتل ہوا

زیر خنجر قتل گہ مین [illegible] نہ تڑپا جان دی
شادمان اتنا ترا [illegible] ایمرے قاتل ہوا

ہجر مین نالان ہوا مین صورت ناقوس جب
دیر مین رہنا بتونکو ایکدم مشکل ہوا

بار اسد ریجہ گناہون کا مرے کاندہون پہ تھا
دو قدم چلنا مجھے محشر کے دن مشکل ہوا

مٹ گیا اک آن مین بیٹھا جہان مین خاکسار
صورت نقش قدم اُٹھنا مجھے مشکل ہوا

دوش سے میرے اوتار آج تونے بار سر
جان و دلسے مین ترا ممنون القاتل ہوا

ہوگئے بیہوش اک ادنے تجلی دیکھکر
طور پر پہونچے تو موسے اور کیا حاصل ہوا

نزع مین تشریف لائے ہین وہ مجکو دیکھنے
شکر ہے دیدار اونکا مرتے دم حاصل ہوا

کی بتونکی بندگی پیری مین شکل برہمن
یاد سے اللہ کی اسد ریجہ تو غافل ہوا

شکل آئینہ ہے اپنا ہو گر تصویر یار
اسقدر کسب ریاضت سے مصفا دل ہوا

ہوگئے بیخود وہ دوڑے آئے بالین پر مرے
مضطرب درد جدائی سے جو میرا دل ہوا

۱۱	میرے گھر بیتاب ہوکر وہ چلے آئے وفا ہجر کی شب مین ذرا مضطر جو میرا دل ہوا	۴۲

مرکر مرا غبار بھی کب رائگان ہوا
شکر خدا کہ سرمۂ چشم بتان ہوا

صیاد ظلم پیشہ کے ہاتھون بہار مین
برباد عندلیب ترا آشیان ہوا

بیٹھا رہی گلی مین اگر کوئی خاکسار
نقش قدم کی طرح سے وہ بے نشان ہوا

دو دن مین قہر خاک کا مجکو بنا دیا
یہ شعلہ ور فراق مین سوز نہان ہوا

کیا قدر تمکو عاشق بیتاب کی ہو یار
دل مبتلا کسی پہ تمہارا کہان ہوا

سیر چمن دکہاتا ہے مجھ عندلیب کو
صیاد شاد سنکے مری داستان ہوا

عاشق کے اضطراب کی تمکو خبر ہو کیا
تمکو فراق کا کبھی صدمہ کہان ہوا

مین میکدے مین بیٹھا ہون ہر وقت خم کے خم
جبروز سے کہ پیر یہ پیر مغان ہوا

گذری تمام عمر ہماری فراق مین
ہمکو وصال یار میسر کہان ہوا

قاتل کی تیغ سے کبھی جھپکے نہ میری نگہ
ہم لاکھہ بار سے نہ مرا امتحان ہوا

۴۳	میخانۂ جہان مین وہ میکش تھا مین وفا غمگین مری وفات سے پیر مغان ہوا	۱۱

قدمون کے نیچے آپ کے کون ومکان ہوا	معراج مین حضور کا جانا وہان ہوا
بعد فنا جو میرا عدو آسمان ہوا	برباد چارون مین لحد کا نشان ہوا
واعظ کو میکدے مین جو دیکھا تو منہ پھیر	کہنے لگے جناب کا آنا کہان ہوا
دیر و حرم کنشت مین اور خانقاہ مین	پوشیدہ تو نگاہ سے میری کہان ہوا
پہلو مین تم ہو باغ ہے دور شراب ہے	شکر خدا نصیب ہمین یہ سمان ہوا
آیا خیال ابروے خمدار یار جب	میرے گلے پہ خنجر بران روان ہوا
آئے جو نزع مین مجھے اعمال اپنے یاد	آنکھون سے جائے اشک سمندر روان ہوا
ایسا جلایا آتش فرقت نے جسم کو	جب آہ کی تو منہ سے نہ پیدا دھوان ہوا
منصور سے نہ ضبط ہوا جل اوٹھا انا	کمظرف تھا جو فاش یہ راز نہان ہوا
زنگ دوئی مٹا کے تجھے دیکھنے کو یار	مین نقش پا کی طرح سے خود بے نشان ہوا

۴۴	اوسکا جمال پاک ہر اک ذرہ مین وفا آیا نظر اوسی کو جو خود بے نشان ہوا	۲۰

موسم گل آتے ہی آباد میخانہ ہوا	پیکے اک اک جام مے ہر رند دیوانہ ہوا
اوس صنم سے جب منور دل کا کاشانہ ہوا	اُٹھ کے کعبے سے روان مین سوئے بتخانہ ہوا
بیخودی مین دی انا الحق کی صدا منصور نے	بادۂ وحدت سے جب لبریز پیمانہ ہوا
حضرت واعظ مذمت مے کی بھولی آپ کو	نوش جان جب بادۂ گلگون کا پیمانہ ہوا
جب طلب ہو کر گئے معراج کی شب مصطفےٰ	عرش پر حکم خدا سے جشن شاہانہ ہوا
جائیگا سوئے عدم زنجیر ہستی توڑ کر	یہ لبا بین زندگی سے تنگ دیوانہ ہوا
نام تو نے عشق ماہ مصر مین روشن کیا	خوب تجھسے اے زلیخا کار مردانہ ہوا

مرگیا جب میکدہ مین مجسا دریا نوش رند
اوٹھ گئے میخوار سب ویران میخانہ ہوا

رو رہا ہے میری تربت پر جو ہر اک مغبچہ
غمکدہ مرنے سے میرے آج میخانہ ہوا

دیکھکر جام و سبو خالی اوڑے میرے حواس
جب گذر میرا خزان مین سوے میخانہ ہوا

خم سبو ٹوٹے پڑے ہین بادہ کش کوئی نہین
محتسب کے ظلم سے برباد میخانہ ہوا

رات بہر رو رو کے اپنی جان دیدی بزم مین
شمع کو اسکا بھی رنج مرگ پروا نہ ہوا

گرد میخانہ جو تو پہرتا ہے زاہد روز و شب
شمع حسن دخت رز پر تو بھی پروانہ ہوا

چھپ رہے فانوس کے پردے مین جسدم شمع بزم
اوسپہ صدقے ہونیکو بیتاب پروانہ ہوا

لوٹ لی فوج خزان نے آتے ہی ساری بہار
باغ تھا سرسبز کل تک آج ویرانہ ہوا

کچھ عجب نیرنگ ہین یارب گردش افلاک کے
کل جہان بستی تھی اوسجا آج ویرانہ ہوا

سیر گلشن روز مجھ بلبل کو دکھلانے لگا
گوش زد صیاد کے جب میرا افسانہ ہوا

سنکے لیلےٰ نے کیا ہے پردۂ محمل کو چاک
کیا جنون زا قیس محزون تیرا افسانہ ہوا

خلق مین جسنے سنا رونے لگا بے اختیار
اسقدر پُردرد میرے غم کا افسانہ ہوا

۴۵	قصۂ فرہاد و مجنون کون سنتا ہے وفا جب سے عالم کے زبان زد میرا افسانہ ہوا	۱۵

عہد پیری مین جوانیکی تمنا کیا سبب
زور پر فصل خزان مین بھی ہے سودا کیا سبب

دل نہین قابو مین اپنا اشک ہین ہردم روان
آج کیون اللہ مری آنکھون سے دریا کیا سبب

گوش زد کسکی ہوا کیا قیس کے مرنیکا حال
چاک کرتی ہے جو پیراہن کو لیلی کیا سبب

دیکھنا منظور ہے تمکو تجلی یار کی
طور پر جاتے جو ہو تم شکل موسا کیا سبب

کیا مقدر مین ہمین پر قہر ہونا ہے مری
کوے جانانسے نہین اٹھتا جنازا کیا سبب

کسکا جلوا دیکھکر تمکو ہوئی تھی بیخودی
طور پر کیون تمکو غش آیا تہا موسا کیا سبب

بے حجابانہ رقیبون سے ملا کرتے ہو تم
اور ہم سے اسقدر ہوتا ہے پردا کیا سبب

نجد کا جنگل یہی ہے قیس کی آتی ہے بو
بولی لیلےٰ اسجگہ ناقہ جو ٹھہرا کیا سبب

کیا کسیکی جستجو اسکو بھی ہے میری طرح
گرد شین کرتا ہے صحرا مین بگولا کیا سبب

طاعت معبود اک لحظہ نہین کرتے ذرا
خواب غفلت مین پڑے ہین اہل دنیا کیا سبب

شکل موسیٰ طور پر ہم بھی ترے مشتاق تھے
تو نے دکھلایا نہ ہمکو اپنا جلوا کیا سبب

ساقیا ہم تو سنا کرتے تھے دریا دل ہے تو
میکشونکو کیون نہین مے سے چھکاتا کیا سبب

جنکے عاشق تو نے کی معشوق پر تازہ جفا
قید مین یوسف کو بھیجا اے زلیخا کیا سبب

ساقیا کیا آجتک آئی نہین فصل بہار
بزم مین چلتا نہین کیون جام صہبا کیا سبب

۴۶	غوطہ زن رہتا ہون بحر فکر مین ہردم وفا کیون نہین ہر شعر رشک در یکتا کیا سبب	۱۷

زخم دل ابتک نہین ہوتا جو اچھا کیا سبب
سچ بتا دے مجکو اے جراح جلد کا کیا سبب

قتل مجکو کر کے قاتل قتلگہ سے چلدیا
رقص بسمل کا نہین دیکھا تماشا کیا سبب

تکتکی دروازہ کی جانب لگی ہے نزع مین
کسنے آنے کا کیا ہے آج وعدا کیا سبب

اشک ریزان دیکھکر مجکو جو غصہ آگیا
یہ تو کہیے خوش نہ آئی سیر دریا کیا سبب

اوسکے اکدم بندگی کرتے نہین بہوسے بھی
بہوے ہین اللہ کو سب اہل دنیا کیا سبب

حضرت موسیٰ کی صورت ہوکے بیخود گر پڑے
طور پر بے پردہ دیکھا کسکا جلوا کیا سبب

اے خضر بھٹکے ہوئے پھرتے ہوا اک مدت ہوئی
کوئی الفت کا نہین ملتا ہے رستا کیا سبب

چاندنی چھٹکی ہوئی ہے باغ ہے وہ ماہ ہے
کشتے سے ساقیا ابتک نہ لایا کیا سبب

بزم مین اغیار پر اونکی نگاہ لطف تھی
پھر مری جانب کنکھیون سے نہ دیکھا کیا سبب

جسکی فرقت مین ہماری جان پر یون بن گئی
دیکھنے کو بھی نہ آیا وہ مسیحا کیا سبب

مجھ مریض عشق کا کرتے نہین آکر علاج
کہتا ہے عالم تمھین پر رشک مسیحا کیا سبب

گذری احباب وطن پر کیا الٰہی خیر ہو
آج غربت مین جو بھر آیا دل اپنا کیا سبب

غیر کے سب دل کے مطلب تجھسے نکلے اے فلک — پر نہ بر آئی مری کوئی تمنا کیا سبب
پرسش محشر کا کچھ خوف و خطر دل مین نہین — خواب غفلت مین پڑے ہین اہل دنیا کیا سبب
شیشۂ کہ فرقت کی شب مین آہ و زاری کچھ نکر — رات بھر بجلی کی صورت سے تڑپنا کیا سبب
ہین ازل سے بندۂ پیر مغان ہون واعظا — فصل گل مین میکشی کیونکر نکرتا کیا سبب

٤٧

عمر آخر ہو گئی کسب ریاضت مین وفا
دل نہین اتبک ہوا اورا مصفا کیا سبب

١٠

پاس تھا گلعذار ساری رات — خوب لوٹی بہار ساری رات
آپ پہلو سے غیر مین سوئے — ہم رہے بیقرار ساری رات
چشم انجم صفت رہا نگران — تھا ترا انتظار ساری رات
صورت برق ہجر مہرو مین — دل رہا بیقرار ساری رات
آتش ہجر سے جلے اغیار — تھا مرے پاس یار ساری رات
یاد گیسو مین تا سحر روئے — برسا ابر بہار ساری رات
شام کو مے جو پی تھی پیر مغان — رہا اوسکا خمار ساری رات
کچھ بھی ہوتے نہین خبر یہ بت — کوئی تڑپے ہزار ساری رات
وا رہی ہجر مین شب فرقت — دیدۂ انتظار ساری رات

٤٨

کیون نہوتی وفا خوشی ہمکو
تھا بغل مین نگار ساری رات

١٠

دل بتان خوبرو پہ تیرا شیدا ہے عبث — وصل ناممکن ہے اونکا یہ تمنا ہے عبث
مجھ مریض عشق کا کسدن کیا تمنے علاج — میری جان اسپر مسیحائی کا دعوا ہے عبث
شکل مجنون تجھکو جنوا لے گا صحرا کے ضرور — زلف لیلےٰ وش کا تیرے دلکو سودا ہے عبث
وحشیون مین اوسکے صحبت تھی مقدر مین لکھی — قیس محزون عشق مین لیلی کی رسوا ہے عبث

بال بال اپنا گرفتار بلا ہو جائیگا
کاکل پرخم کا میرے دلکو سودا ہے عبث

رام اوسے کہتے ہین وہ ہم جسکو کہتے ہین خدا
کافر و دیندار مین باہم یہ جھگڑا ہے عبث

اک نہ اکدن کوچ ہوگا جانب ملک بقا
چار دن جینے کی دنیا مین تمنا ہے عبث

فکر اوسکی قیدکی ہے روز و شب صیاد کو
بلبلون کو وصلت گل کی تمنا ہے عبث

جسنے اپنے ہجر مین صدمے دیئے بے انتہا
وصل کی اوسکے ترے دلکو تمنا ہے عبث

۴۹	جسنے گل اپنی گلی سے تھا نکلوایا وفا اوسکے کوچے مین ترا ہر روز جانا ہے عبث	۱۸

شدت کا سرشام سے ہے درد جگر آج
امید نہین ہے کہ ہو دنیا مین سحر آج

اغیار کے پہلو مین ہے وہ رشک قمر آج
کیون رو دکن نہ مین شمع صفت تا بسحر آج

اوس رشک مسیحا سے یہ کہدے کوئی جاکر
حالت ترے بیمار کی ہے نوع دگر آج

وہ غیرت گل آیا ہے گلگشت چمن کو
اے بلبل بیتاب ذرا شور نکر آج

ہر ایک گھڑی تیری قیامت سے سوا ہے
ہم اے شب غم دیکھین گے کسطرح سحر آج

کیا خنجر قاتل کی ہوئی آب زیادہ
ہر لحظہ جو رستا ہے مرا زخم جگر آج

آ ہوش مین کل کے لیے کچھ چاہیے تدبیر
غفلت مین عبث کرتا ہے تو عمر بسر آج

مشتاق ہین اک عمر سے ہم صورت موسے
صورت ہمین دکھلا دو ذرا ایک نظر آج

صبح شب وصلت ہے وہ گھر جائین گے اپنے
دم نکلے گا تن سے مرا ہنگام سحر آج

صیاد بہار آئی مین ہون کنج قفس مین
دکھلا دے مجھے سیر چمن ایک نظر آج

کیا صبح شب غم کے ہین آثار نمودار
خاموش سر شام سے ہے مرغ سحر آج

ہو جائیگا اکدم مین تہ تیغ زمانہ
سرمہ نگہ یار کو ہے مد نظر آج

دو ڑتے ہوے بیتاب چلے آئے مرے پاس
معلوم ہوا کچھ مری آہونکا اثر آج

مے پینے کی رغبت ہوئی رندوا دسے صد شکر
میخانے مین واعظ کا ہوا ہے جو گذر آج

صورت ہمین دکھلا دو کہ ہے نزع کا عالم
ہم کرتے ہین دنیا سے کوئی دم مین سفر آج

آئینۂ دل زنگ دوئی سے ہوا شفاف
ہے جلوۂ جانان جو مرے پیش نظر آج

برسون مین ہوا وصل صنم کا مجھے حاصل
پہلے سے نہ غل کیجیو اسے مرغ سحر آج

۵۰

پھولون جو وفا لاش سمائی نہین میری
اس شوخ کا تربت پہ ہوا کیا ہے گذر آج

۱۵

زاہدا کی ترک تو نے پارسائی کسطرح
اب طبیعت میکشی پر تیری آئی کسطرح

وصل کی شب اوٹھکے پہلو سے کہان جاتے ہین آپ
مجکو آئیگی بہلا تاب جدائی کسطرح

داستان بلبل کی تھی صیاد کو دلسے پسند
فصل گل مین پہر اوسے دیتا رہائی کسطرح

یسطرح دل مین بھری ہے قلعت دنیائے دون
قید ہستی سے مری ہوگی رہائی کسطرح

شیخ صاحب خت رز پیر دلسے تھی کل تک فدا
رند ہانین آپ کی پہر پارسائی کسطرح

اوس صنم کو دیکھکر سجدہ کیا جب شیخ جی
پہر رہی باقی تمھاری پارسائی کسطرح

حسن مین انکے نظر آتی ہے شان اللہ کی
دیر مین ہر بت نکرتا پہر خدائی کسطرح

یہ بتان بتکدہ کرتے اگر منہ سے کلام
پہر خدا کی مانتا کوئی خدائی کسطرح

ذرسے ذرہے مین نظر آتا ہے جلوہ یار کا
دلکے آئینے نے پیدا کی صفائی کسطرح

تھے نہ گل تکیے نہ تھا فرش مشجر بعد مرگ
قبر مین منعم تجھے پہر نیند آئی کسطرح

اے خضر ہے کوچۂ الفت نہایت پیچدار
ہو سکے گی تمسے میری رہنمائی کسطرح

کوے جانان تک نہین ہوتا صبا کا بھی گذر
نامہ بر جان تک تری ہوتی رسائی کسطرح

ان بتان دیر مین شان خدا تھی جلوہ گر
بتکدے کی چھوٹتے مجھسے گدائی کسطرح

ساقی توبہ شکن ہوتے جو میخانے مین آپ
میکشی کرتے نہ پہر سارے خدائی کسطرح

۵۱

رابطہ شیر و شکر کی طرح جیتے جی رہا
روح و قالب [illegible] خدائی کسطرح

۹

آئی چمن مین دہوم سے فصل بہار سرخ
رندون مین چل رہی ہے مے خوشگوار سرخ

اونکا شہید ناز تھا جب دفن ہو گیا
میرے لہو سے سب ہے زمین مزار سرخ

ایسے فراق یار مین تپ تھی چڑھی ہوی
سب جسم ہوگیا تھا دم احتضار سرخ

پوشاک یاد آگئی اوس گلبدن کی جب
آنکھونسے اشک بہنے لگے بار بار سرخ

منظور تمکو کیا ہے زمانے کا قتل عام
پوشاک تمنے پہنی ہے جو اے نگار سرخ

فصل بہار آئی ہے زورونپہ ساقیا
منہ سے لگا دے جام مے خوشگوار سرخ

زاہد خدا کے واسطے پی لے بہار مین
عمدہ کہنچی ہے آج مے خوشگوار سرخ

رندان بادہ نوش مین جب آتی ہی بہار
چلتا ہے دور جام مے خوشگوار سرخ

۵۲	رندان بادہ نوش مین ہے نامور وفا لاساقیا پلادے مے خوشگوار سرخ	۱۸

دکہا دو اپنا جلوا یا محمدؐ
کہ دل ہے تمپہ شیدا یا محمدؐ

یہ ہے میری تمنا یا محمدؐ
دکہا دو اب مدینا یا محمدؐ

تمہاری کاکل عنبر فشان کا
ہوا ہے دل کو سودا یا محمدؐ

گناہون مین کٹی ہے عمر میری
تمہارا ہے بہروسا یا محمدؐ

ہوئی اسلام کی کیا کیا ترقی
ہوے تم جب سے پیدا یا محمدؐ

تصدق کیون نہو ہمین تجہپہ دل سے
خدا ہے تجہپہ شیدا یا محمدؐ

فرشتے قبر مین کیا پوچھین آکر
یہی ہے دل کو کہٹکا یا محمدؐ

ہراک کی آنکھونمین پتلی کیصورت
تمہین ہو جلوہ فرما یا محمدؐ

تمہارے ہجر مین جاری ہے ہردم
مری آنکھون سے دریا یا محمدؐ

ترا دیدار ہے دیدار حق کا
نہین شک اس مین فرمایا محمدؐ

ترے روضے کی جو گشت پہ ملائک
کرین کیونکر نہ سجدا یا محمدؐ

ہوا حاصل ترا دیدار جسکو — خدا کو اوس نے دیکھا یا محمدؐ
تری انگشت کا پاکر اشارہ — ہوا ہے مہ دو پارا یا محمدؐ
خدا کے بعد اے فخر دو عالم — ہے برتر تیرا رتبا یا محمدؐ
پیمبر تیری رتبے کا جہان مین — ہوا ہے اور نہ ہوگا یا محمدؐ
شہنشاہ دو عالم فخر آدم — لقب ہے اور کسکا یا محمدؐ
یہ آنکھین آپ ہی کے دیکھنے کو — خدا نے کین ہین پیدا یا محمدؐ

۵۳	پس مردن وفا کو اپنا صدقہ جہنم سے بچانا یا محمدؐ	۱۵

کیون ہو نہ مجھکو فقر و فنا پسند — دنیا ہے بے ثبات کرون اسکو کیا پسند
وہ بات مجھکو بہاتی ہے جو ہو خدا پسند — کیونکر نہ میرے دلکو ہو فقر و فنا پسند
بٹنے لگی جو روز ازل ایک ایک شے — مجھ رند بادہ نوش نے ساغر کیا پسند
جورون کے ذوق شوق مین ہم مر رہے ہین — ہمکو پری رخون کے ہین ناز و ادا پسند
فصل بہار ہے کبھی فصل خزان کبھی — کیا آئی ہمکو باغ جہان کی فضا پسند
خون جگر نکیون مری آنکھونسے ہو روان — آیا ہے دست یار کا رنگ حنا پسند
بیجا شب وصال مین ہمسے حجاب ہے — آتی نہین یہ آپ کی ہمکو حیا پسند
پائے اگر خزانہ قارون بھی خاک ہے — دنیا کو کیا کرے ترے در کا گدا پسند
بیجا ہے تجھکو ناز عبادت پہ زاہدا — کبر و غرور اوسکو نہین ہے ذرا پسند
مسند زری کی اہل دول کو رہے نصیب — مین خاکسار ہون مجھے ہے بوریا پسند
ہم رہنے والے ہین چمن کوے یار کے — گلزار کی نہ آئیگی ہمکو فضا پسند
اکسیر اونکو کوچہ جاناں کی خاک ہے — کیا آئے خاکسارونکو پھر کیمیا پسند
دنیا کی نعمتون کی ہے منعم کو آرزو — ہے دل کو میرے نان جوین کا مزا پسند

پیش نگاہ رہتا ہے ہر وقت آئینہ — کیا آگئی ہے یار کو اپنی ادا پسند

۵۴ — دیکھا ہے حسن روے صنم جب سے اے وفا / آنکھونکو پھر نہ آیا کوئی دوسرا پسند — **۱۲**

کسی سے بھی نہ ملا ایسا پر اثر تعویذ — کہ مہربان ہون مجھپر وہ دیکھکر تعویذ
تپ فراق کے شعلے ترقیون پر ہین — گھٹائے خاک مری سوزش جگر تعویذ
وہ آئین فاتحہ پڑہنے کو روز تربت پر — جو میری قبر کا دکھلائے کچھ اثر تعویذ
اونہین بندہا جو نظر آیا میرے بازو پر — وہ ساتھ میرے چلے آئے دیکھکر تعویذ
کہین نہ پاؤن تھکین تجسے کوے جانان تک — مین باندہ دون تمہے بازو پہ نامہ بر تعویذ
نگاہ ہوتی ہے خیرہ ہر اک مبصر کی — ہے مہر و ماہ سے بڑہکر تمہارا ہر تعویذ
جو وقت موت معین ہے وہ نہین ٹلتا — بنا ہے تیغ اجل کی کہان سپر تعویذ
وہ فاتحہ کو نہ آئین گے اونکو شک ہوگا — بنے نہ بعد فنا میرے قبر پر تعویذ
وہ ایک بات بھی ہم سے کبھی نہین کرتے — ذرا بھی اپنا دکھاتا نہین اثر تعویذ
عدو بنایا ہے اغیار نے اونہین میرا — تلاش کرتا ہون دنیا مین پر اثر تعویذ
کسی طرح نہوے وہ وصال پر راضی — پلائے مینے بہت اونکو گھو لکر تعویذ

۵۵ — وفا تلاش مین خانہ بخانہ خوب پھرے / ملا نہ حب کا کہین ہمکو عمر بھر تعویذ — **۱۳**

مین تو مجرم ہون مجھے ہے اسکی رحمت پر غرور — زاہد اتجکو رہے اپنی عبادت پر غرور
موسم گل مین لگا دیتا ہے منہ سے خم کے خم — کیون نہو رندونکو ساقی کی عنایت پر غرور
قد تمہارا دیکھکر کیسا زمین مین گڑ گیا — سرو گلشن کو بہت تھا اپنی قامت پر غرور
جب تمہارا حسن دیکھا اوسکی آنکھین کھل گئین — برہمن کو تھا بتان خوبصورت پر غرور
دوسرے دن [illegible] لاکے منعم میرے آگے ملا [illegible] — مین [illegible] کہ دن تھوڑا سا گر صبر و قناعت پر غرور

دیکھ کر میرا جنون جاتے رہے اوسکے حواس
ایک ساغر مین جھکا دیگا تو صد ہا تشنہ لب
خواب مین بھی اک نظر دیدار دکھلاتا نہین
سامنے یوسف بھی آئے تو نہ دیکھے اک نظر
نار دوزخ سے بچالین گے مجھے محشر کے دن
بوریائے فقر پہ بیٹھا ہوئین توڑے قدم
معصیت مین مبتلا ہے گو ہمارا بال بال

قیس وحشی کو بہت تھا اپنی وحشت پر غرور
تجکو ہے پیر مغان تیری کرامت پر غرور
اوس بت کافر کو ہے کیا اپنی صورت پر غرور
آپ کے عاشق کو ہے اپنی طبیعت پر غرور
ہے بجا مجکو محمدؐ کی شفاعت پر غرور
تجکو اے منعم رہے دنیا کی دولت پر غرور
یاد ہے لاتقنطوا ہے اوسکی رحمت پر غرور

۵۶ | اوڑکے پہونچے گا مجھے جو رزق ہے تقدیر مین
کیون نہ مجھکو اے وفا ہو اپنی قسمت پر غرور | ۱۵

تپ جدائی سے ہون یہ لاغر بسان تار نظر ہون کھلکر
گمان ہوا ہے اجل کو اکثر وفا کا تن ہے کہ تار بستر
لبون پر آئی ہے جان مضطر نکلتا دم ہے اٹک اٹک کر
ہو اتنا اک شب وصال دلبر یہ سو رہا ہے مرا مقدر
لیے ہے قاتل برہنہ خنجر غضب ہے بگڑے ہوئے ہین تیور
نصیب کسکا ہو دیکھین یاور تمام عاشق جھکائے ہین سر
سے شہادت کا ہون مین پیاسا کمال شدت ہے تشنگی کی
بجھا دے قاتل تو پیاس میری پلا کے للہ آب خنجر
تو ہوگا عاشق اگر بتو نکا تو تجکو زاہد خدا ملے گا
کمال سیدھا یہی ہے رستہ نہین ہے کچھ احتیاج رہبر
نسیم لائی ہے آج مژدہ بہار کا آگیا زمانہ
شراب خوار یکا ہوگا پھر چلیگا رندونمین دور ساغر

شباب غفلت مین سب گنوایا ذرا نہ عقبےٰ کا دھیان آیا
دعا ہے تجھسے یہی خدایا مرے گنہ پہ نہ تو نظر کر
تری جدائی مین جو ہے صدمہ نہین ہے ممکن بیان و سکا
سنبھالے سے اب نہین سنبھلتا مثال سیماب دل ہے مضطر
نہ تھے طلبگار سلطنت کے یہ خاکساری تھی دل مین اپنے
مثال نقش قدم نہ اوٹھے گلی مین تیری لگا کے بستر
تری جدائی کیری شمائل ہوے ہے مجھ نیم جان کو مشکل
تڑپ رہا ہون بسان بسمل نہین ہے دلکو قرار دمبھر
جو ہوتا واعظ کو خوف عقبےٰ تو ہمسے رندونکو بد نکہتا
خدانے چاہا تو دیکھ لیگا پئین گے جنت مین جام کوثر
نظر اوٹھا کر جو تجکو دیکھا ہوا ہے بہزاد کو بھی سکتا
وہ تیری تصویر کھینچتا کیا بسان آئینہ خود تھا ششدر
لحد مین منکر نکیر آئین عذاب کرکے اگر ڈرائین
جواب ہمسے یہی وہ پائین محمدؐ اپنا تو ہے پیمبر
لبو نیر اپنے وہ ملکے مسی گئے جو گلشن کی سیر کرنے
تو دیکھی سوسن کی پھول ساری بنی الٰہی شبو سفید ہو کر

۹ | وفا نہین انتہا گنہ کی بڑا ہے یہ بوجھ سر پہ بھاری
نہ راہ ہگبر نہ کوئی ساتھی کٹےگی منزل عدم کی کیونکر | ۵۷

لوگ ہنستے ہین ہمارے نالہ و فریاد پر
اے وفا جسنے کمر باندھی ہے اب بیداد پر
محضر اپنی بیگناہی کا مجھے ہاتھ آگیا

آسمان کیا تم کا ٹوٹا اس دل ناشاد پر
مدتون سے دل ہے مائل وس ستم ایجاد پر
خون کے چھینٹین پڑین جب جامن جلاد پر

حسن مین ہزار کہ شیرین پر تجھے ہے برتری — عشق مین ہے فوق مجکو وامق و فرہاد پر

باغبان دشمن تھا اب صیاد بھی دشمن ہوا — بلبلو نیر کیا پڑی افتاد یہ افتاد پر

نالہ پر درد کرتی گر قفس مین عندلیب — آسمانسے برق گرتے خانۂ صیاد پر

باغ مین خالی پڑے ہین بلبلونکے آشیان — ہائے کیا صیاد نے باندہی کمر بیداد پر

جان شیرین عشق مین شیرین کی کس سختی سے دی — آفرین صد آفرین اس ہمت فرہاد پر

بعد مرنیکے یہ جذب عشق صادق دیکھنا — فاتحہ کو آئی شیرین تربت فرہاد پر

۵۸	قدر جانان کا گمان ہوتا ہے مجکو اے وفا آنکھ جب پڑتی ہے گلشن مین مری شمشاد پر	۱۲

ظاہر نہین ہے آہ جگر کا اثر ہنوز — وہ بت ہماری حال سے ہے بے خبر ہنوز

مژگان دکہا کے دلکو تو غربال کر چکے — باقی رہا ہے یار ہمارا جگر ہنوز

اوس شمعرو کی یاد ہے مرنیکے بعد بھی — روشن مثال شعلہ ہے داغ جگر ہنوز

تیغ نگاہ یار نے چرکا دیا اک اور — اچھا ہوا نتہا مرا زخم جگر ہنوز

ملک عدم کو جاتے ہین ہم انتظار مین — خط کا جواب لایا نہین نامہ بر ہنوز

صیاد کی وہی ہین جفائین وہی ستم — نالون مین بلبلون کے نہین ہی اثر ہنوز

عاشق ہزارون قتل ہوے جی نہین بھرا — باندھے ہوے ہے قتل پہ قاتل کمر ہنوز

جور فلک حد کی بھی ایذا اوٹھا چکے — روز جزا کا دل مین لگا ہے خطر ہنوز

عشاق خاک بھی ہوئی برباد بھی ہوے — لیکن نہین ہے مرنیکی اونکو خبر ہنوز

دل ہے بستان چاہیے آب ہجر مین — راضی وہ بہر حسن نہین وصل پر ہنوز

مدت ہوئی جہان مین طوفان آچکا — دریا بہا رہی ہے مری چشم تر ہنوز

۵۹	صدمے اٹھائے ہجر مین اک بت کے ای وفا لیکن کیا نہ عشق سے تمنے حذر ہنوز	۱۶

کیا ہے اے پیر مغان ہمپر عتاب ابکی برس — فصل گل مین کیون نہین پیتا شراب ابکی برس

آسمان پر چھایا ہے کیسا سحاب ابکی برس — میکشون مین کیون نہو دور شراب ابکی برس

چل رہی ہے میکدہ مین کیا شراب ابکی برس — رشک سے دل محتسب کا ہے کباب ابکی برس

قہر کی چتون غضب نازو ادا آفت ہی چال — دیدنی ہے الغیاث تیرا شباب ابکی برس

باغ مین گل مین ہے بلبل کا کہین ہے آشیان — یہ ہوا باد خزان سے انقلاب ابکی برس

برہمن کعبے مین زاہد بتکدہ مین ہے مقیم — کیا دکھایا آسمان نے انقلاب ابکی برس

دیکھیے وہ برق وش آیا ہے بہر میکشی — میکدے کیون نہو صدقے سحاب ابکی برس

سال آیندہ مین دیکھیے یا نہ دیکھے فصل گل — میکشی سے کر نہ زاہد اجتناب ابکی برس

دور دور محتسب سے فصل گل مین ساقیا — ہائے میخانہ پڑا ہے کیا خراب ابکی برس

ڈھونڈ کر بتخانے مین اس بت کو ہم تھک گئے — کعبے سے چل اے دل خانہ خراب ابکی برس

محتسب کے ظلم سے برباد ہین کیا میکدے — میکشونکی کیون نہو مٹی خراب ابکی برس

دیر مین اوس بت کو ڈھونڈھا ہون حرم مین زاہدا — تو ہی بتلا دے مجھے راہ صواب ابکی برس

خم کے خم پیجاؤن ساقی مین وہ دریا نوش ہون — لا پلا دے جتنی جی چاہی شراب ابکی برس

محتسب نے توڑ ڈالی میکدہ مین جام و خم — بزم ماتم کیون نہو بزم شراب ابکی برس

روتے ہین ساقی سے ملکر میکدہ مین بیٹھے — کس بری ذی ترک کی ہیا شراب ابکی برس

٦٠	دام کاکل مین پھنسایا کسلیے دل اے وفا زندگی جو ہو گئی تمکو عذاب ابکی برس	١١

کلیم اللہ کو پہلے تہا غش — تری صورت جو دیکھی آگیا غش

گئے تھے طور پر ہم شکل موسے — ترا جلوا جو دیکھا آگیا غش

بہار آئی تو زاہد دیکھتے ہی — جمال دختر رز پہ ہوا غش

وہ آئے نزع مین جب دیکھنے کو — مین کیا تعظیم کرتا مجھکو تھا غش

فرشتے قبر مین آئے تو بولے — اٹھو ہشیار ہو اب تا کجا غش
تری تصویر پہ پردہ کھینچا لیا — تجھے دیکھا تو مانے ہوگیا غش
فرشتون نے لحد مین جب جگایا — اونہین دیکھا تو مجکو آگیا غش
وہ لپٹے وصل مین جب مجسے آکر — مرا اک آن مین جاتا رہا غش
خدا جانے وہ کب تشریف لائے — سحر سے شام تک مجکو رہا غش
جمال پاک اونکا دیکھ لیتا — ذرا بھی کم اگر ہوتا مرا غش

۶۱	وفا تھا ہوش مین جب تک وہ تھے یا بین بغل سے جب اوٹھے طاری ہوا غش	۱۲

مے پیکے رند کرتے ہین یون انجمن مین رقص — طاؤس مست کرتے ہین جیسے چمن مین رقص
سمجھا مری طرح سے ہے سرگشتہ ہجر مین — کرتے ہوئے بگولے کو دیکھا جو بن مین رقص
ہے چارسمت کثرت رندان بادہ نوش — ہے دخت رز کا پیر مغان انجمن مین رقص
مسرور دلکو کرتی ہے زنجیر کی صدا — مارے خوشی کے کرتا ہون دیوانہ پن مین رقص
بیخود کمال نشہ مے سے ہون ساقیا — کیونکر کرون نہ پھر مین تری انجمن مین رقص
مدت کے بعد دید گل تر ہوئے نصیب — آئی بہار کرتے ہے بلبل چمن مین رقص
آئی بہار باغ سے فصل خزان گئی — کرتی ہے شاخ گل پہ جو بلبل چمن مین رقص
پیر مغان کے فیض سے پیکر شراب ناب — کرتے ہین جھوم جھوم کے میکش چمن مین رقص
چلتا ہے روز سامنے رندونکے جام مے — رہتا ہے بزم ساقی پیمان شکن مین رقص
وہ رند بادہ کش ہون جب آئی ہے فصل گل — رہتا ہے دخت رز کا مری انجمن مین رقص
مرنیکے بعد قبر پہ جب چھڑکتی ہے شراب — خوش ہوکے مست کرتے ہین کیا کیا کفن مین رقص

۶۲	غربت مین سامنا ہے بگولونکا اے وفا پر یونکا دیکھتے تھے کبھی ہم وطن مین رقص	۱۱

کین دوائین سیکڑون لیکن نہین جاتا مرض — میرے عیسیٰ تو ہی بتلادے اسے ہے کیا مرض
اے مسیحا ہے تیری فرقت سے میرا حال غیر — بے تمہارے آئے جائے گا نہین میرا مرض
دن مین سو سو بار اٹھتی ہے یہ میری دل سے آہ — کچھ نہین کھلتا کہ مجکو ہو گیا یہ کیا مرض
درد فرقت کا اگر جاتا رہے اچھا ہون مین — اے مسیحا اور کچھ مجکو نہین اصلا مرض
جس پری پیکر کو دیکھا اُس کا دیوانہ ہوا — اے دل وحشی یہ تجکو ہو گیا ہے کیا مرض
دم لبون پر ہے مرے دلبر بنی ہے بیطرح — جان کے پیچھے پڑا ہے درد فرقت کا مرض
درد دل درد جگر آہ و فغان سوز و گداز — تیری دوری مین ہمین لاحق ہوئے کیا کیا مرض
آہ تجھ سے کیا کہون کس درد مین ہون مبتلا — اے مسیحا سخت ہوتا ہے محبت کا مرض
ہے محبت اُسکی در پے یہ محبت پر ہے لوٹ — دل ہو شیدائے مرض اور دل کا ہو شیدا مرض
تم نہین واقف ہمارا درد جانے کا نہین — لا دوا ہوتا ہے اے پیارے محبت کا مرض

۹	دل لگانے کی کسی بت سے وفا خوگر نہو ہان سمجھ لو مرتے دم تک یہ نہین جاتا مرض	۶۳

وصف روئے یار مین کرتا جو مین تحریر خط — مہر کی صورت دکھاتا خلق مین تنویر خط
عاشق گیسو نے اوسکو جب کیا تحریر خط — دائرون سے تھا نمایان صورت زنجیر خط
نزع کے عالم مین ہون آنکھون مین دم ہے نامہ بر — ہاتھ ہل سکتا نہین کیونکر کرون تحریر خط
گو کہ وحشت روکتی ہے پر نہین سنتا ہون مین — روز لکھتا ہون میان خانۂ زنجیر خط
کند میری سخت جانی نے کیا شاید تجھے — میری گردن پر نہین پڑتا جو او شمشیر خط
نامہ بر کیونکر لکھون مین یار کو شوق وصال — کھولکر پڑھتا نہین جب وہ بت بے پیر خط
تیسرے چوتھے لکھون گا حال اُس کو قاصدا — بھیجنے سے روز کے ہوتا ہے بے توقیر خط
پڑھ نہین سکتا کسی صورت سے کوئی خلق مین — کیسا پیشانی مین ہے اے کاتب تقدیر خط

خیر حالت دیکھکر میری وہ رویا اے وفا

۱۵	لے چلا جس وقت میرا قاصد دلگیر خط	۶۴

تو سے ہے چھوٹنا ترا خدا حافظ — اب مری جان کا خدا حافظ

زلف جاناں کے پیچ میں اے دل — ہائے تو آگیا خدا حافظ

اُسکی رفتار سے جہاں میں آج — ہے قیامت بپا خدا حافظ

کوئے زلف بتاں بلا کی ہے جا — تو نہ جانا وہاں خدا حافظ

دل ہمارا کسی پری رو پہ — پھر ہوا مبتلا خدا حافظ

دام صیاد و سنگدل میں ہائے — قید میں ہو گیا خدا حافظ

دام صیاد نے بچھایا ہے — باغ میں جا بجا خدا حافظ

شب وعدہ میں بیٹھے ساری آج — دیکھیا رستہ ترا خدا حافظ

وصل ہو اُن سے یہ نہیں ممکن — قسمت نارسا خدا حافظ

پیر امرؔا سنا تو بولے وہ — آج جھگڑا مٹا خدا حافظ

آپ کو بھول جائے یکتائی — دیکھ لو آئینہ خدا حافظ

کوچۂ الفت میں خضر بھٹکے ہیں — نہ پڑا راستہ خدا حافظ

دل مرا اک حسین کی زلف میں آج — ہو گیا مبتلا خدا حافظ

وہ چلے اپنے گھر تو میں نے کہا — جاؤ اے دلربا خدا حافظ

۱۳	وہ نہ آئے ہیں اور نہ آئیں گے اب ہے تیرا وفا خدا حافظ	۶۵

ہجر کی صدموں سے تھا یہ جسم لاغر وقت نزع — دوستوں کو تھا گماں یا بستر وقت نزع

آپ دکھلا دیں جو اپنا روئے انور وقت نزع — موت پھر جائے مری بالیں پر آ کر وقت نزع

دیکھنے کو آیا ہے وہ خود پیکر وقت نزع — دل کی بیتابی کو تھمیں اس سے کیونکر وقت نزع

تیغ ابرو دیکھتے ہی دم مرا کھٹک کر رہ گیا — پھر دکھایا آپ نے کیوں مجھکو خنجر وقت نزع

پرسش روز جزا کا دلمین جب آیا خیال
ہوگیا پر آب میرا دیدۂ تر وقت نزع

میکشی سے مرتے دم توبہ کرون ممکن نہین
ساقیا تو مے پلائے جا برابر وقت نزع

آتے ہین کیا کیا تماشے باغ جنت کی نظر
پھر تن خاکی مین ٹھہرے روح کیونکر وقت نزع

عشق نے موے کمر کے ایسا لاغر کر دیا
پھر گئی بالین سے میری موت آکر وقت نزع

عمر بیہوشی مین مجھ سے رند کی آخر ہوئی
ساقیا مین جاؤن میخانے کے باہر وقت نزع

رابطہ شیر و شکر کی طرح سے تھا عمر بھر
روح نکلے گی بمشکل تن سے باہر وقت نزع

چشمۂ حیوان سے پھر آیا وہ بدقسمت ہون مین
یہ کہانی کہتا تھا اپنی سکندر وقت نزع

ہو معطر نکہت فردوس سے میرا مشام
تم سنگھا دو آکے گر زلف معنبر وقت نزع

۶۶	جب وفا کو آگیا اپنی سیہ کاری کا دھیان رہ گیا آنکھون مین اپنے اشک بھر کر وقت نزع	۱۲

آیا ہے بہر سیر وہ گل آج سوے باغ
دونی نہ کس طرح سے ہو پھر آبروی باغ

ہر سمت اُڑتے پھرتے ہین بلبل کے بال و پر
مرنیکے بعد بھی نہ گئی جستجوے باغ

گر جانتے کہ ہوگا خزان مین فراق گل
کرتے نہ عندلیب کبھی آرزوے باغ

آتی ہے لوٹنے زر گل کو خزان کی فوج
کرتی ہے ہر روش پہ یہ شور آبجوے باغ

ساقی بھی ہے بہار بھی ہے دور جام بھی
بیتاب کر رہی ہے مجھے آرزوے باغ

گل بھی تمام مست ہین اور بلبلین بھی مست
کیا موسم بہار مین ہے مست بوی باغ

ہر شاخ گل پہ کرتی ہے یہ نغمہ سنجیان
بلبل سے کیا بہار مین ہے آبروی باغ

سودا ہے گل کا جوشش ہوا عندلیب کو
چارون طرف گئے جو صبا لیکے بوی باغ

صیاد فصل گل مین چھپائے ہوے ہے دام
اے عندلیب زار نظر کر نہ سوے باغ

کہتی ہے عندلیب یہ رو رو کے باغ مین
جلدی بہار آئے کہ ہو آبروے باغ

یہ کون لایا مژدۂ فصل بہار آج
مستانہ پھر رہی ہے جو ہر سمت بوی باغ

۶۷ — ۱۳

بے چین ہے وہ ہجر مین اک رشک حور کے
دل کو وفا کے خاک ہو پھر آرزوے باغ

کھینچکر جب تیغ آیا مجھ سے بسمل کیطرف
آپ مین سے سر بڑھایا تیغ قاتل کیطرف

تاب قاتل کو نہ آئی کمسنی کی وجہ سے
ہو گیا بیخود جو دیکھا خون بسمل کیطرف

ایسا مشتاق شہادت تھا کہ جھپکائی نہ آنکھ
غور سے دیکھا کیا مین تیغ قاتل کیطرف

کون کہتا تھا کہ کچھ تسکین دیتے اے حضور
آ نکلنا تھا کبھی بھولے سے بسمل کیطرف

بزم مین اے شعلہ رو بیٹھا جو تو تھا بے نقاب
کسطرح پروانے جاتے شمع محفل کیطرف

محو حیرت آئینے کو دیکھکر تم کیون ہوے
آنکھ اُٹھانا ہی نہ تھا تمکو مقابل کیطرف

ساربان جب لیچلا ناقے کو دشت نجد سے
دیکھتا تھا قیس کس حسرت سے محمل کیطرف

خضر خود بھٹکے ہین راہ عشق سے واقف نہین
مین نہ جاؤنگا کبھی گم کردہ منزل کیطرف

بیٹھتے تم بزم مین اے شمع رو جب بے نقاب
دیکھتے پروانے پھر کیا شمع محفل کیطرف

ناتوانی سے نہ ہم مین طاقت رفتار تھی
لیگیا شوق شہادت کوے قاتل کیطرف

اک پری پیکر کو دیکھا صاف ہمین جلوہ گر
جب توجہ کی ذرا آئینۂ دل کیطرف

قتل گہ سے جب چلا وہ نیم بسمل چھوڑ کر
کیسی حسرت سے نظر کی مینے قاتل کیطرف

حلقہ ہاے کاکل پر پیچ مین دل تھا اسیر
دیکھتا پھر کیا مین دیوانہ سلاسل کیطرف

۶۸ — ۱۰

کس سے پاتا داد اپنے خون کی پھر مین وفا
جب خدا بھی ہو گیا محشر مین قاتل کیطرف

زبان سے کہہ نہین سکتا مین داستان فراق
یہ کیسا ٹوٹ پڑا مجھپہ آسمان فراق

جگر مین درد ہے لب پہ ہے جان رنگ ہے زرد
عیان ہین چہرۂ عشاق سے نشان فراق

جو ڈوبتے ہین ستارے تو دل دھڑکتا ہے
شب وصال دکھاتی ہے یہ نشان فراق

نہ اختتام کو پہونچے جو عمر خضر ملے
طویل ہے مری اس درجہ داستان فراق

کبھی نہ آہ مرے منھ سے نکلی اے گردون
ہزار بار کرے تو جو امتحان فراق

مین ہون وہ عاشق شیدا نہ آنکھ جھپکاؤن
چلے جگر پہ اگر تیغ امتحان فراق

تمھارے ہجر مین قلب و جگر ہوی رخصت
کسے سناؤن سنے کون داستان فراق

کبھی نہ قصہ مجنون اُسے پسند آئے
جو ایکبار سناؤن مین داستان فراق

وہ حال زار مرا سنکے کہتے ہین مجھ سے
سنائیے مجھے پھر اپنی داستان فراق

۶۹

لبون تک آہ بھی اب ضعف سے نہین آتے
کرے زبان سے وفا کسطرح بیان فراق

۱۹

بتاؤ پاس رسوائی کرو نہین جہان جہان کبتک
نہ لاؤن ہجر کی شب لب پہ فریاد و فغان کبتک

چھٹے کس روز دیکھون قید سے اس جسم خاکی کی
یہ ہے روح روان کی سر پہ یہ بار گران کبتک

تلے نیکی بدی میزان مین دن آئے قیامت کا
گناہون کا ہے سر پر میرے بار گران کبتک

رہا کر دے مجھے صیاد گلشن مین بہار آئی
رہون کنج قفس مین اور نہ دیکھون آشیان کبتک

بہار آنے پہ ہے سرسبز ہو جائیگا پھر گلشن
خزان کے ہاتھ سے اجڑا رہیگا بوستان کبتک

رہون بیکار تا کی میکدے مین ایک مدت سے
جھکا دیگا تو مجھ میکش کو ای پیر مغان کبتک

بہار آئی ہے خم منھ سے لگا دے مجھ سے میکش کو
رہو نہین دخت رز سے دور ای پیر مغان کبتک

یہ دشت نجد مین ہر سمت سے آواز آتی تھی
بنے گا ناقہ لیلی کا مجنون ساربان کبتک

رہونگا طور پر موسے صفت مین تا دم محشر
مجھے جلوہ دکھاؤگے نہ تم ایجان جان کبتک

مٹا دیگا فلک نقش قدم کیطرح سے اکدن
رہیگا قبر نجنہ سے ترا منعم نشان کبتک

وہ بتخانے کو تیرا گھر سمجھتا ہے یہ کعبے کو
رہیگی کافر و دیندار مین یہ اینچ آن کبتک

ہر اک نالے پہ بلبل کے جگر ہوتا ہے سو ٹکڑے
رہیگی باغ مین اے باغبان فصل خزان کبتک

اسیری پر نہ رحم آیا مری او سنگدل تو نے
سناؤن تجکو ای صیاد اپنی داستان کبتک

برہمن ہجر کس بت کا تجھے بے چین رکھتا ہے
کریگا دیر مین ناقوس کی صورت فغان کبتک

تمھین عاشق تمھارے حشر مین بے پردہ دیکھینگے
رہوگے سات پردون مین مریجان تم نہان کبتک

ترے زلفونکے سودائی بہار گل مین کہتے ہین
نبھائینگے ہین صد ادا کر یہ گریبان کب تک

کرونگا کیونکر مین ضبط آہ و نالہ ہجر کی شب مین
ستم ہر روز کے جھیلون ترے ای آسمان کبتک

ترے عشاق دیکھینگے قیامت مین ترا جلوہ
رہیگا درمیان مین یہ حجاب این و آن کبتک

۷۰

وفا بیٹھا ہوا ہون قتل گہ مین سر بکف کب سے
خدا جانے وہ قاتل لے گا میرا امتحان کب تک

۱۱

نہ پہونچا یا صبا تو نے میان کوے یار اب تک
بگولے اٹھتے ہین برباد ہے میرا غبار اب تک

تبو سنکے عشق کا بھرتے رہے دم کچھ نہ ہوش آیا
نہ کی ہمنے ذرا بھی طاعت پروردگار اب تک

سفیدی بالونکی پیغام لائی موت کا غافل
مگر عمر دو روزہ کا تجھے ہے اعتبار اب تک

جوانی کٹ گئی غفلت مین پیری آئی ای غافل
نہین آتا خیال پرسش روز شمار اب تک

انا الحق صورت منصور ور دلب ہے پر سونسی
کسیدن بھی نہ ہم کھینچے گئے بالای دار اب تک

سمجھ کر مجھکو پروانہ کسی کے شعلۂ رخ کا
بہایا کرتے ہے آنسو مری شمع مزار اب تک

جلے ہم خاک مین جسکے لیے وہ بعد مرنیکی
نہ آیا فاتحہ پڑھنے کبھی بالاے مزار اب تک

شب وصلت کا پچھلا ہے وہ زانو پر ہے بیٹھے ہین
ہین حاصل نہین ہے لذت بوس و کنار اب تک

لب جو میکشی لازم ہے ساقی چھائی ہے بدلی
نہین کھیلا ہے رندونے بط می کا شکار اب تک

پرستش تو نے برسون کی مگر بولے نہ یہ منھ سے
برہمن پھر عبث توان بتون پر ہے نثار اب تک

۷۱

وفا دیکھا عزیز و آشنا ہر اک کو خود مطلب
کسی کو بھی نہ پایا ہمنے اپنا غمگسار اب تک

۱۱

ساقی ہے لال مئے سے تری انجمن مین آگ
بھڑکی ہوئی ہے آج تو ساری چمن مین آگ

ایسی فراق یار کی تپ تھی چڑھی ہوئی
دیکھو تو پھنک رہی ہے مرے تن بدن مین آگ

پھنکتا ہے جسم فرقت دلدار سے مرا
پھیلی ہی دیکھیے یہ مرے تن بدن مین آگ

کھینچی شراب تیز یہ کیا تو نے ساقیا
اک گھونٹ پیتے ہی لگی میرے بدن مین آگ

بلبل مین نغمہ سنج تھا جب قید ہو گیا
صیاد سنگدل نے لگا دی چمن مین آگ

احباب اور عزیز ہین سب مجھسے برخلاف
آتا ہے جی مین لگا دون وطن مین آگ

ساقی تو مے پلاتا ہے سارے جہان کو
مینوشون سے لگی ہے ترے انجمن مین آگ

آئی بہار باغ مین ساقی ہے چارسو
رندان بادہ کش سے ہے ہر انجمن مین آگ

حاسد تمام جل گئے سن سن کے میرے شعر
اس درجہ ہی بھری ہوئی میری سخن مین آگ

پر سوز اپنے شعر جو مجلس مین مین پڑھون
پھر شعلہ ور تمام ہو بزم سخن مین آگ

مین تھا وہ بادہ کش کہ پس مرگ اے وفا
زیر زمین بھی لگ گئی میرے کفن مین آگ

۷۲ ۱۲

دیر و حرم مین تجکو جہان دیکھ پائے دل
سجدے کے واسطے وہین سر کو جھکائے دل

اُس بت کو بتکدے مین اگر دیکھ پائے دل
کعبے کے سمت پھر نہ کبھی اُٹھکے جائے دل

اُس شوخ بیوفا پہ جو زاہد کا آئے دل
ہر دم ہو لب پہ میری طرح ہائے ہائے دل

یارب کسی حسین پہ کسی کا نہ آئے دل
میری طرح نہ صدمۂ فرقت اٹھائے دل

عاشق کی جان لیتے ہو تیغ فراق سے
آئی ہو جسکی موت وہ تم سے لگائے دل

احباب مبتلا ہین سبھی اپنے حال مین
کس سے کہون مین کون سنے ماجرائے دل

اغیار ہمنشین ہین شب و روز آپ کے
کیونکر کہون مین آپ سے پھر مدعائے دل

منظور ہو جو دیکھنا دیدار یار کا
لازم ہے پہلے زنگ دوئی کو مٹائے دل

کعبہ کنشت و دیر و کلیسا مین اے صنم
تجکو تلاش کرنے کو کس جا پہ جائے دل

اندوہ و یاس و حسرت و حرمان شب الم
کیا کیا مصیبتین ہین سحر تک برائے دل

برسون سے کوئے عشق مین بھٹکا وہ پھر رہا
پھر کس طرح سے ہوتے خضر رہنمائے دل

صدمے اٹھا کے ہجر کے کیا مر گیا وفا

۱۱	تربت سے آتی ہے جو صدا ہائے ہائے دل	۷۳

کسکے غم فراق مین ہے بے قرار دل
کرتا ہے آہ آہ جو یون بار بار دل

کل جسکے گھر سے آئے تھے بیزار ہوکے ہم
پھر آج ہے چلا وہین بے اختیار دل

جورِ بتان سے کبھی منھ سے نہ اُف کری
اس حوصلے کا دے مرے پروردگار دل

ایسا بتون کی یاد نے مدہوش کر دیا
بھولا ہوا ہے طاعت پروردگار دل

کیا بات مشکل آئینہ ہر اک سے صاف ہی
رکھتا نہین کسی سے ذرا بھی غبار دل

کیا ربط زلف و رخ سے ہوا ہے الٰہی خیر
دیکھیگا خوب گردش لیل و نہار دل

روزہ نماز دونون کو اپنا سلام ہی
یان اور دھن مین ہتا ہی لیل و نہار دل

کیا کیا سنائین آپنے پر اسنے اُف نہ کی
سچ کہیے کسقدر ہے مرا بردبار دل

سیماب و برق دونون لرزتے ہین دیکھکر
ہے گرمی فراق سے وہ بے قرار دل

آئیگا چین زیر زمین کس طرح سے مجھے
ہوگا جو وان بھی ساتھ مرے بیقرار دل

۲۱	شانِ خدا جو ان مین نظر آئی اے وفا آیا بتان دیر پہ بے اختیار دل	۷۴

جس بت کو دیکھا ہوگیا بے اختیار دل
ایسا بنایا کیون مرے پروردگار دل

کہتا ہے بار بار شب انتظار دل
میری طرح کسی کا نہو بے قرار دل

کرتا مین نذر غمزہ و ناز بتان دیر
مجکو خدا جو کرتا عنایت ہزار دل

وہ رشک گل ہے تو چمن روزگار مین
تجھ پہ نثار کرتا ہے ہر اک ہزار دل

توبہ تو مین نے کی تھی مگر آتی ہے بہار
مینخانے سے لے چلا ہے مجھے بے اختیار دل

مجرم ہون مین رحیم ترا نام اے خدا
تجھ سے ہے تیرے رحم کا امیدوار دل

کہتا ہے صاف منھ پہ یہ اچھی ہو یا بری
آتا ہے جسکے سامنے آئینہ دار دل

دیر و حرم کنشت و کلیسا مین رات دن
ہے جستجوے یار مین دیوانہ وار دل

کس برہمن پسر پہ ہوا ہے فریفتہ
فریاد کر رہا ہے جو ناقوس وار دل

کہتے ہے خلق صور پھنکا حشر ہو گیا
نالان جو روز ہجر ہوا بے قرار دل

کس نے دکھا کے خندۂ دندان نما مجھے
برق طپان کی طرح کیا بے قرار دل

سیماب و برق دونون کو آنے لگا حجاب
ایسا تمھارے ہجر مین ہے بے قرار دل

دو آفتین ہین مجھپہ شب ہجر یا نصیب
جان کرب مین ادھر ہے ادھر بیقرار دل

آتا ہے یاد مجمع یاران رفتگان
جسوقت دیکھتا ہے کسیکا مزار دل

زاہد جو میکدے گیا فصل بہار مین
جوبن پہ دخت رز کے کر آیا نثار دل

شان خدا کو دیکھ کے ہر بت مین جلوہ گر
کرتا ہے یاد قدرت پروردگار دل

شیداے رخ کبھی کبھی زلفون کا شیفتہ
ہے مبتلاے گردش لیل و نہار دل

شدت شروع شام سے درد جگر کی ہے
کاٹے گا کس طرح سے شب انتظار دل

ساتون فلک زمین پہ تھرا کے گر پڑین
اک آہ بھی کرے جو شب انتظار دل

جام مئی الست کا نشہ ہے آج تک
پھر کس طرح کرے نہ بط مئی شکار دل

٧٥	آیا جو یار نزع مین مین نے کہا وفا اسدم بھی کر رہا تھا ترا انتظار دل	١٤

رکھتے ہین عشق چشم و رخ گلعذار ہم
ہین مبتلاے گردش لیل و نہار ہم

گر بے وفا سمجھتے تمھین اے نگار ہم
بھولے سے بھی لگاتے نہ دل زینہار ہم

پیری مین اس جوان سے ہین ہمکنار ہم
اپنی خزان کی دیکھ رہے ہین بہار ہم

آئینہ وار شیخ و برہمن سے صاف ہین
رکھتے نہین ہین دلمین کسی سے غبار ہم

معلوم کیا ہون خنجر بران کی تیزیان
رکھتے ہین عشق ابروے خمدار یار ہم

ہے شوق میکشی کہ فصل بہار مین
میخانے روز جاتے ہین بے اختیار ہم

[illegible]
اپنا کسے رکھ ... نہین ... [illegible] ہم

آئے ہین فاتحے کو وہ ہمراہ غیر کے
تڑپین نہ کس طرح سے میان مزار ہم

بالین پہ وہ مسیح ہے دم بھر ذرا ٹھہر
کہتے ہین موت سے یہ دم احتضار ہم

عالم کو نزع کا گمان کس طرح نہو
اے یار تیرے ہجر مین ہین بیقرار ہم

تربت مین چین آئیگا کیونکر ہمین فنا
جاتے ہین ساتھ لیکے دل بیقرار ہم

اس ماہ نے چھپایا ہے رخکو نقاب مین
بجلی کی طرح کیون نہون پھر بیقرار ہم

باغ جہان مین جب ہوئی آمد بہار کی
دامان و جیب کرنے لگے تار تار ہم

اے موت کیون نہ آئے شب ہجر یار مین
کرتے رہے کمال ترا انتظار ہم

١٦	احباب رفتگان ہمین یاد آتی ہین وفا جس وقت دیکھتے ہین کسی کا مزار ہم	٤٦

اپنا سر رکھدین گے جسدم زیر تیغ ناز ہم
عاشقون مین آپکے ہوجاینگے ممتاز ہم

محتسب نے پرسش محشر سے دہمکایا ہزار
پر نہ آئے میکدہ مین میکشی سے باز ہم

قلقل مینا سے میخانے مین اے پیر مغان
واعظ بے پیر کے سن لیتے ہین سب راز ہم

اسقدر تڑپے کہ سارے توڑ ڈالے بال و پر
فصل گل مین رکھتے تھے یہ حسرت پرواز ہم

جل بجھے ہم بزم مین اور اُف نہ کی مانند شمع
پھر میان عاشقان ہوتے نکیون ممتاز ہم

آمد قاتل کا شہرہ قتلگہ مین جب سنا
نذر کو سر لیکے پہونچے ایسے تھے جانباز ہم

کہتا ہے پیر مغان میخانے مین مجھ رند سے
پاتے ہین تجھ مین بلا نوشی کے سب انداز ہم

قید سے اُس دم رہا صیاد نے ہم کو کیا
حیف جب رکھتے نہین ہین طاقت پرواز ہم

ہجر بت مین ہیریان کو کبھی نہین صبر و قرار
در وگین پاتے ہین ناقوس کی آواز ہم

بادہ نوشی کا جوانی مین مزہ ہے زاہدا
کیا بہار گل مین آتے میکشی سے باز ہم

بادہ نوشو پی ہی جاؤ خدا غفار ہے
شیشہ و ساغر سے سنتے ہین یہی آواز ہم

بتکدے کو جانتے ہین مظہر شان خدا
پھر بتون کی کیون نہ اے زاہد اٹھاتے ناز ہم

امتحان عشاق کا لینے کو جب آیا وہ ترک | سبکے پہلے ہو پہنچے مقتل مین وہ تھی جانباز ہم
عشق حق دلمین چھپایا کی خموشی اختیار | فاش کرتے صورت منصور کیا یہ راز ہم
ہمکو ضبط آہ کا دیوانے پن مین ہی خیال | کیا نکلنے دین بھلا زنجیر سے آواز ہم

۷۷ — تب بھی ہاتھ آ گئی نہ مضمون دہان غنچہ لب
اے وفا عنقا صفت بھی گر کرین پرواز ہم — ۱۸

حال فراق اُن سے کیا ہے بیان کہان | کام آئے ایکدن بھی ہماری زبان کہان
اب تک ہوا ہے مجھپہ وہ بت مہربان کہان | اپنا اثر دکھاتی ہے آہ و فغان کہان
پہلو سے میری جاتے ہو اے جانجان کہان | تم نے ابھی سنی ہے مری داستان کہان
دیر و کنشت و کعبہ و مہمان سرائے دل | مین نے تلاش تجھکو کیا ہے کہان کہان
بلبل وہ ہون کہ میرے قفس مین لگی ہے آنکھ | مجکو نہین ہے یاد کہ تھا آشیان کہان
کعبے مین شیخ دیر مین بیٹھا ہے برہمن | تیرے لیے خراب ہے ہر اک کہان کہان
گردش سے اسکی ہم بھی ہمیشہ رہے خراب | راحت ہمین ملی ہے تہ آسمان کہان
لیلی کو قیس نجد مین کس طرح دیکھتا | ناقے سے ایکدم تھا جدا ساربان کہان
واعظ خمار مین ہین پریشان تمام رند | تو ہی بتا دے ہے در پیر مغان کہان
جوش جنون سے ضعف سے ہم تنگ کیون نہون | دامان دشت ہے ہوا دھجیان کہان
فریاد لب پہ ہجر مین آجاتی ہے ضرور | رہتا ہے عشق خانہ دل مین نہان کہان
زاہد نے تمکو دیکھ کے مذہب بدل دیا | مسجد مین اب بلند صدائے اذان کہان
اے بحر حسن تیری تجسس مین روز و شب | مجکو قرار صورت آب روان کہان
قاتل لگا دے ہڑ سے کوئی ہاتھ اور بھی | جاتا ہے مجکو چھوڑ کے تو نیم جان کہان
گلگشت ہو وہ نگار ہو دور شراب ہو | ہمکو ہوا نصیب کبھی یہ سمان کہان
جوش جنون مین گرد بیابان پھر کیا | سودا ہمارا لیگیا ہمکو کہان کہان

سرمہ کی طرح چشم حسینان مین پائی جا — مرکر مرا غبار ہوا رائگان کہان

۷۸

پست و بلند دہر عجب حشر تین وقف
اسد زمین ہوگی کہان آسمان کہان

۱۵

حاصل ہوا وصال بت ماہ رو کہان — بر آئی اے فلک یہ مری آرزو کہان
پہلو سے اُٹھکے جاتا ہے اے ماہرو کہان — نکلی ہمارے دل کی ابھی آرزو کہان
محبوب تو خدا کا زلیخا کا وہ حبیب — یوسف کی قدر یار ترے روبرو کہان
ہے عشق طاق ابروے دلدار سے ہمین — سجدے کو سر جھکاتے ہین وہ قبلہ رو کہان
دیتے ہین تجھپہ جان حسینان روزگار — تجھسا زمانے مین ہے کوئی خوبرو کہان
آیا ہے لب پہ دم مرا عالم ہے نزع کا — جاتا ہے ایسے وقت مین ای یار تو کہان
روح روان سے کہتا ہے یہ جسم وقت مرگ — مجکو اکیلا چھوڑکے جاتے ہو تو کہان
کھاتا ہے کس مزے سے مری ہڈیان ہما — اسد مر گیا ہے اے سگ دلدار تو کہان
ارمان شب وصال مین ای دل نکال لے — وقت سحر وہ ماہ کہان اور تو کہان
زلف سیاہ یار مین ہے جس قدر مہک — سنبل مین باغبان یہ بھلا رنگ و بو کہان
وہ بادہ کش ہون مین کہ جب آتی ہے فصل گل — چھٹتے ہین میرے ہاتھ سے جام و سبو کہان
پردہ دوئی کا آنکھ سے مین نے اٹھا دیا — اب چھپ سکیگا مجھ سے مرے یار تو کہان
جب سے مرید پیر مغان کے ہوے ہین ہم — پیتے ہین ہم شراب بھلا بے وضو کہان
جام شراب چھوتا ہی کیون میرا زاہدا — تو بے وضو ہے تو نے کیا ہی وضو کہان

۷۹

جو ہین پیے ہوے مے وحدت کو اے وقف
نام شراب لیتے ہین وہ بے وضو کہان

۹

تمکو فرصت جس سے ہو اب وہ ہوا آتی نہین — یان لبون تک ضعف سے آہ رسا آتی نہین
نبض ناحق دیکھتے ہو مجھ مریض عشق کی — اس مرض کی تمکو اے عیسی دوا آتی نہین

ہجر کی شب بیقراری ہے ترقی پر کمال
تو خبر لینے مری کیون اے قضا آتی نہین

دانت ہوتی ہین جدا ہین ساری موی سر سفید
اب بھی اے غافل تجھے یاد خدا آتی نہین

دیکھ سکتا ہی نہین کوئے جمال یار کو
قلب کے آئینے مین جبتک صفا آتی نہین

لوٹ لی آکے خزان نے کیا بہار بوستان
آج بلبل کے چہکنے کی صدا آتی نہین

پوچھتا ہون الغرض کیا گذری عدم کی راہ مین
ہاے کچھ گور غریبان سے صدا آتی نہین

جس پہ بیکا مین ہون دیوانہ وہ ہی نازک مزاج
اسلیے بیڑی سے بھی میری صدا آتی نہین

دیر مین ہے بے نیازی کا انھین دعوے وفا
ان بتون مین کب نظر شان خدا آتی نہین

۸۰ ۱۵

یہ نزع مین خیال ہے مرنیکا غم نہین
آئے نہ آپ اور کوئی دم مین ہم نہین

کاندھا نہین دیا تو ہین اسکا غم نہین
آنا بھی ان کا لاش کے ہمراہ کم نہین

حال زمانہ کھل گیا گردن جھکائی جب
جام جہان نما سے مرا دل بھی کم نہین

مردے لحد سے نکلے قیامت بپا ہوئی
آواز صور سے مری فریاد کم نہین

پھولونکی طرح اسمین ہین داغ غم فراق
اے عندلیب دل مرا گلشن سے کم نہین

کسکے نگاہ گرم نے یہ حال کر دیا
بجلی سے اضطراب مرے دل کا کم نہین

آنکھین لڑانے آپ سے آیا ہی بزم مین
اے جان جان عدو نہین یا آج ہم نہین

حسن پری خیال ہے نظر مین کھپا ہوا
جنت مین حسن حور کو دیکھین گر ہم نہین

نالو قسمے دشمنون کے الگ انکے ڈھنگ مین
آہین جو بے اثر ہین ہماری تو غم نہین

غیرون کو جام حضرت ساقی عطا ہوئے
کیون میری سمت آپکی چشم کرم نہین

قدمون پہ سر نثار کرون کس طرح حضور
اسوقت آپ آئے کہ جب مجھمین دم نہین

پینے شراب آتے ہین یان شیخ و برہمن
میخانہ ہے یہ دیر نہین کچھ حرم نہین

پہونچینگے ایکدم مین ارادہ کرینگے جب
کچھ ایسی دور منزل ملک عدم نہین

ٹھہرے جو راہ چلنے مین بے اختیار تم		دیکھو کسی کی قبر تو زیر قدم نہین
٨١	پہنی ہے آسمان نے بھی پوشاک نیلگون مرجانے کا وفا کے کسے رنج وغم نہین	١٧

ہجر کی شب آہ و زاری کیا کرون	شرح حال بیقراری کیا کرون
وہ نہ آتے ہین نہ آتی ہے اجل	پھر بتا دے بیقراری کیا کرون
جس سے میری جان پہ بن گئی	دلکو ہے وہ بیقراری کیا کرون
برق کی صورت نہین دلکو قرار	مین بیان بیقراری کیا کرون
گر پڑینگے چرخ بالاے زمین	عرض حال بیقراری کیا کرون
مین قفس مین قید ہون صیاد کی	آئے گر فصل بہاری کیا کرون
ہجر مین زندہ رہون ممکن نہین	وصل کی امیدواری کیا کرون
ترچھی نظرون سے مجھے بسمل کیا	دل پہ ہے اک زخم کاری کیا کرون
دل لیے جاتا ہے کوئی یار مین	ایسی ہے بے اختیاری کیا کرون
آپکا جلوہ جن آنکھون مین رہے	پھر انکھین سے اشکباری کیا کرون
ابھی اپنی دوستون کو پڑ گئی	مین امید غمگساری کیا کرون
وہ نہ آئے اور ہوا مین جان بلب	آیا وقت دم شماری کیا کرون
موجزن ہے ہجر مین طوفان اشک	آنکھوں سے دریا ہے جاری کیا کرون
جب نہو ساقی مرا میخانے مین	پھر بھلا مین بادہ خواری کیا کرون
عشق کا کل مین مجھے دے یہ سزا	بیڑیان پہنائین بھاری کیا کرون
منہ جو ہے پنہان کفن مین بعد مرگ	ہے گنہ کی شرمساری کیا کرون

٨٢	خاک اپنے کو سمجھتا ہون وفا اس سے بڑھکر خاکساری کیا کرون	١٠

کونسا دن ہے کہ مجھپر ظلم یان ہوتا نہین
پر کبھی مین شاکی جور بتان ہوتا نہین

حال فرقت یار کے آگے بیان ہوتا نہین
کام میرا کچھ بھی تجھسے اے زبان ہوتا نہین

اضطراب دل سے آجاتی ہے جنبش مین زمین
کب مرے نالون سے لرزان آسمان ہوتا نہین

فرقت جانان مین اپنے نالۂ پر درد سے
کون سے دن حشر زیر آسمان ہوتا نہین

منتین کرتا ہون کہنا مان لو تم اے صنم
ایک بوسے مین تمہارا کچھ زیان ہوتا نہین

سوچکر جاتا ہون کیا کیا حال کہنے یار سے
سامنے اسکے زبان سے کچھ بیان ہوتا نہین

حلقۂ زلف صنم پر جب سے مین عاشق ہوا
کب مری گردن مین اک طوق گران ہوتا نہین

آدمی چاہے تو عنقا کا بھی مل جائے نشان
پر کسی صورت عیان تیرا دہان ہوتا نہین

عاشقونکی پھر تو بن آتی ہے اے رشک پری
جب ترے کوچے مین کوئی پاسبان ہوتا نہین

١٣	ناتوان ہون اے وفا یانتک مین ہجر یار مین حال دل اپنا اشارون سے بیان ہوتا نہین	٣٦

کس رات ہجر یار مین دل نوحہ گر نہین
کب آسمان آہ سے زیر و زبر نہین

کیا خوف روز حشر کا رند و بیوہ شراب
نام اس کا ہے غفور تمہین کیا خبر نہین

یوسف جو دیکھ لے تمہین اے یار یہ کہے
تم سا حسین زمانے مین کوئی بشر نہین

برباد عمر کرتا ہے غفلت مین کس لیے
عقبیٰ کا خوف کچھ تجھے اے بیخبر نہین

نقش قدم ہین آپکے توسن کے اے جناب
ہرگز یہ آسمان پہ شمس و قمر نہین

فرد عمل کو دھو لین نہ کیون آب اشک سے
سب ہے سیہ سفید کہین بال بھر نہین

پڑھتا ہون ورد سے کلمہ حبیب خدا کا مین
روز حساب کا مجھے خوف و خطر نہین

جور و ستم جو روز اٹھائین حضور کے
اغیار کا یہ دل نہین اتنا جگر نہین

بھٹکین نہ خضر کوچۂ الفت مین کس طرح
یہ راہ وہ ہے جسمین کوئی راہبر نہین

دم لب پہ آگیا ہے شب ہجر یار مین
یارب یہ کیسی شب ہے کہ جسکی سحر نہین

گلچین گلون کو ہاتھ لگاتا نہ باغ مین
نالون مین عندلیب کے کچھ بھی اثر نہین

کب سے خمار مین مین تڑپتا ہون ساقیا
تلچھٹ پلا دے مجکو مے صاف اگر نہین

کہتے ہین کیون زیادہ ہے پھر اسکی منزلت
انسان کے دلمین جا تری ای جان اگر نہین

۹۷	بندہ جناب عشق کا ہون جب سے لے وفا اسلام کیا ہے کفر ہے کیا کچھ خبر نہین	۲۰

آئی بہار دیکھی چمن اس کا بس نہین
خوش عندلیب زار میان قفس نہین

کم دیکھکر جنون مرا اے قیس ہنس نہین
سودا جو اگلے سال تھا اب کی برس نہین

واعظ بہار گل مین مرا دل یہ بس نہین
کیون میکدے نہ جاؤن کہ خوف عسس نہین

نالون پہ عندلیب کے صیاد ہنس نہین
بے چین ہجر گل مین ہے کچھ اسکا بس نہین

لپٹا لیا مین نے وصل مین آن کو تو یہ کہا
کہیے کہ دلمین اور تو کوئی ہوس نہین

در پر ترے مقیم ہین جو صورت فقیر
دنیا مین تخت و تاج کی انکو ہوس نہین

اُٹھنے نہ دیتا تیری نگہ جانب رقیب
افسوس ہے کہ دل پہ ترے میرا بس نہین

کیونکر نہ جاؤن روز مین اس بت کو دیکھنے
ناصح مین کیا کرون کہ مرا دل یہ بس نہین

جاتے ہو تم کہان شب وصل اُٹھکر پاس سے
ابتک تو نکلی کچھ مرے دل کی ہوس نہین

آنکھین دکھا کے وصل کی شب وہ یہ کہتی ہین
دیکھو ذرا بڑھائیو دست ہوس نہین

تنہا اگر جیے بھی تو کیا لطف زندگی
مانند خضر جینے کی ہم کو ہوس نہین

آتے ہین قبض روح کو جس دم ملائکہ
اُسدم شریک حال کوئی ہمنفس نہین

گلچین چمن مین آئیگا کیا میرا رشک گل
جو ہر روش ہے صاف کہین خار و خس نہین

وہ رند بادہ کش ہون کہ فصل بہار مین
قاضی کا ڈر نہین ہے مجھے خوف محتسب نہین

خاموش خلق ہوتی ہے سوے عدم روان
یہ قافلہ وہ ہے کہ صداے جرس نہین

جب تک نہ موت آئے تو یہ چھوٹتا نہین
یہ جسم مرغ روح کو پھر کیون قفس نہین

صبا وہ ورد در خندان کیا چمن مین ہے — بلبل جو نغمہ سنج میان قفس نہین
چھوڑو ن پہ پیر خونکو فرزن شوق حور مین — زاہد تری طرح سے ہین کچھ بو الہوس نہین
شانے سے بال بال کا بل حسن کا لتا — زلفون تک اُس صنم کے مرا دسترس نہین

دل چاہے اُس کی خاک مدینے کے خاک مین
دل کو وفا کی اِس کے سوا کچھ ہوس نہین

۸۵ — ۱۸

دم نقاہت کے سبب تن سے نکلتا ہی نہین — قابض ارواح کا بھی زور چلتا ہی نہین
دم شب فرقت کے صدمون سے نکلتا ہی نہین — بیقراری سے نہایت زور چلتا ہی نہین
کیا ہوا اصیر بھی اے قاتل نزاکت کا اثر — تیرا خنجر تو مری گردن پہ چلتا ہی نہین
روز کوے یار مین جاتا ہون ہو کر بیقرار — اس دل بیتاب پر کچھ زور چلتا ہی نہین
اُٹھکے پہلو سے مرے جاتا ہی وہ غیرو نکے گھر — اُس بت کافر پہ کچھ بھی زور چلتا ہی نہین
یہ گرانباری مجھے اعمال کی ہے بعد مرگ — ساتھ میت کی کوئی دو گام چلتا ہی نہین
ہین عزیز احباب ساتھی زندگی کے بعد مرگ — پہلی منزل تک بھی کوئی ساتھ چلتا ہی نہین
دست ساقی سے پیا کرتے ہین خم کے خم مدام — مے کشون مین جام مے کسر و ز چلتا ہی نہین
بند میخانے ہوئے کیا آگئی فصل خزان — ساغر مے صحبت رندان مین چلتا ہی نہین
ہے جگر بھی سوز غم سے جل رہا شکل کباب — دل اکیلا آتش فرقت مین جلتا ہی نہین
کوئی ہو انہین گدا ہو یا ہو شاہ و بحر و بر — موت کا جب وقت آتا ہے تو ٹلتا ہی نہین
دونون ہاتھ اُسکے لہو کا خون سے ہین عشاق کی — یہ سبب ہے جو حنا وہ شوخ ملتا ہی نہین
فردہ فصل بہاری سنتے ہی بیخود ہوا — دل سنبھالون کس طرح وہ تو سنبھلتا ہی نہین
جنکے پیشانی پہ افشان بام پر کیا آؤ وہ — جو فلک پر ایک بھی تارہ نکلتا ہی نہین
دوسری کروٹ لیے وہ سو رہے ہین دل تپا — دل کا میرے ایک بھی ارمان نکلتا ہی نہین
دختر رز سے لڑ گئے کیا آنکھ اُسکی ساقیا — میکدے سے آج واعظ جو نکلتا ہی نہین

کیا جلادین ہڈیان تک سوز غم نے ہجر مین
آہ کرنے مین دھوان منھ سے نکلتا ہی نہین

۸۶ — ۱۳

ہے کسی کی آمد آمد کا وفا کیا انتظار
آنکھون مین اٹکا ہوا ہے دم نکلتا ہی نہین

رات بھر فرقت مین ہمکو نیند جو آئی نہین
اس سبب سے چہرہ اترا ہے توانائی نہین

شام سے مجبور ہا تا صبح تیرا انتظار
ہجر کی شب اے اجل تو کس لیے آئی نہین

ان بتان دیر مین شانِ خدا ہے جلوہ گر
اے برہمن کیا تری آنکھون مین بینائی نہین

صورت ناقوس چلاتے ہین ہجر یار مین
دل ہمارا واقف طرز شکیبائی نہین

وعدۂ دیدار جب روز ازل سے ہمنے سنا
جسم مین آتے ہوے پھر روح گھبرائی نہین

بیٹھے بٹھلائے جنون تنکے مین مجنونکی طرح
دل پھنساؤن زلف مین ایسا مین سودائی نہین

چھوڑ کر پریون کو ذکر حور کیون کرتا ہے تو
مین تو دیوانہ ہون واعظ تو تو سودائی نہین

حشر تک زندہ رہے گر تم تو اس مین کیا مزہ
کیا غضب ہے خضر تمکو رنج تنہائی نہین

آہ وزاری ہجر کی شب تا سحر کرتا ہون مین
ایک لحظہ بھی مجھے صبر و شکیبائی نہین

ابتداے شام سے مین صبح تک تڑپا کیا
نیند مجکو ایکدم فرقت کی شب آئی نہین

ہولناک نہ دیکھیے کس عاشق شیدا کا دل
بے سبب یہ فوج مژگانکی صف آرائی نہین

کس لیے میخانے کا زاہد تو کرتا ہی طواف
بادہ نوشی پر طبیعت گر تری آئی نہین

۸۷ — ۱۶

آہ وزاری کیون وفا کرتے ہو ہجر یار مین
عشق مین تمکو ذرا بھی پاس رسوائی نہین

طور پر اُس شوخ نے جلوہ جو دکھلایا نہین
بے سبب پھر یہ غشی ای حضرت موسا نہین

دیر مین کعبے مین کسجا پر ترا جلوا نہین
ہر جگہ پر تو ہے پر ہم کو نظر آتا نہین

زاہدا کیا کام کیون جاؤن طواف کعبہ کو
خانۂ دل مین مرے کیا یار کا جلوا نہین

شیفتہ کیونکر نہوتا تجھ پہ صناع ازل
ہمنے دنیا مین حسین تجھ سا کوئی دیکھا نہین

روز ہم جاتے ہین کوہ طور پر شکل کلیم
یار کا جلوہ مگر اب تک نظر آیا نہین

امت احمدؐ مین ہون یہ مرتبہ تو نے دیا
شکر اسکا اے خدا مجھسے ادا ہوتا نہین

حسن حور خلد پر دو دن جان بھی دیکھے ہوے
زاہدا تیری طرح سے کچھ مجھے سودا نہین

کوچۂ الفت نہایت پر خطر ہے اے خضر
سچ کہون مین آپ کے چلنے کا یہ رستا نہین

درد دل سے رات بھر رو رو کے چلاتا ہون مین
ضبط نالہ ہجر کی شب مجھ سے ہو سکتا نہین

صانع قدرت نے کچھ ایسا بنایا ہے تجھے
اے صنم نقشہ ترا مانے سے کھینچ سکتا نہین

حسرت و درد و غم و اندوہ مین گھیری ہوے
کوچ اپنا آج اس دنیا سے کچھ تنہا نہین

نیم بسمل چھوڑ کر مقتل سے ای قاتل نہ جا
دم شہید ناز کا تن سے ابھی نکلا نہین

اپنی کروٹ رات بھر سویا کیا وہ نازنین
وصل مین بھی حوصلہ دل کا مرے نکلا نہین

تم نکھر کر شام کو آئے جو اپنے بام پر
آسمان پر ماہ تابان تا سحر نکلا نہین

صاف دل ہے کیون نہ صورت یار کی آئے نظر
نام جبین زنگ کا ہو یہ وہ آئینا نہین

حیف مین نے اے وفا فرقت مین جسکی جان دی
فاتحہ پڑھنے وہ تربت پر مری آیا نہین ‎:‎

۱۷ ۸۸

گذری ہے ایک عمر کہ پہلو مین تو نہین
موت آئے زندگی کی بس اب آرزو نہین

زخمون سے جو بہا ہے یہ دل کا لہو نہین
شمشیر یار سرخ ہے مین سرخرو نہین

دیر و حرم کنشت و کلیسا و خانقاہ
ڈھونڈھ آئے ہر جگہ پہ مگر یار تو نہین

ایذائے ہجر جھیلتے گذری تمام عمر
ہمکو نصیب وصل بت ماہرو نہین

فصل خزان نے میکدہ ویران کر دیا
شیشہ نہین ہے جام نہین ہی سبو نہین

زاہد نہ آتا چھوڑ کے حورین بہشت کی
گر جانتا جہان مین کوئی خوبرو نہین

جیسی مہک ہے کاکل شبرنگ یار مین
عنبر مین اور مشک مین یہ تیز بو نہین

جب سے گدائے کوچۂ جانان ہوا ہون مین
واللہ سلطنت کی مجھے آرزو نہین

جاتی ہے طاق ابروے دلبر پہ جبکہ جان — وہ عشقباز قبر مین بھی قبلہ رو نہین
ننگ دوئی کو دیدۂ دل سے مٹا دیا — اب چھپ سکے گا مجھسے مری یار تو نہین
دم توڑتا ہون نزع کا ہنگام سخت ہے — بالین پہ ایسے وقت مین اے یار تو نہین
رحمت ہے اُسکی تیرے گنہ سے زیادہ تر — کیا تجکو یاد آیۂ لا تقنطوا نہین
وُہ رند بادہ کش ہون مین فصل بہار مین — کس وقت میرے سامنے جام و سبو نہین
زاہد حرم مین دیر مین ہر برہمن خراب — اے بت جہان مین کسکو تری جستجو نہین
نشہ مین اسکے ہوتا ہے زاہد وصال حور — آگاہ وصف بادۂ گلگون سے تو نہین
تا صبح یہ معاملہ ہونا ضرور ہے — یا ہم نہین ہین یا شب غم آج تو نہین

۸۹ — ہو اپنی روح قبض مدینے مین اے وفا — دلمین ہمارے اور کوئی آرزو نہین — ۱۳

رخ جانان کا تو جواب نہین — وہ چمک تجھمین آفتاب نہین
مست ہین ہم مئے محبت سے — ہمکو کچھ حاجت شراب نہین
آتش ہجر یار سے بڑھکر — میرے حق مین کوئی عذاب نہین
فصل گل مین دکھائیگی جوبن — دخت رز کا ابھی شباب نہین
دیر و کعبہ مین وہ بت یکتا — اے دل خانمان خراب نہین
دیر و کعبہ مین برہمن اور شیخ — کون تیرے لیے خراب نہین
یون تو لاکھون حسین دیکھے ہین — پر ترا اے صنم جواب نہین
دام کاکل مین پھنس گیا جب سے — کب مرے دلکو پیچ و تاب نہین
شکل دکھلادے اے صنم للہ — اب جدائی کی دل کو تاب نہین
ساقیا کس طرح شراب پیون — ہم بغل جب وہ آفتاب نہین
کون بیحد کو کرسکے محدود — رحمت حق کا کچھ حساب نہین

عفو میرے گنہ کیے یا رب | تیری رحمت کا کچھ حساب نہین

٩٠

آتش عشق یار سے ہر دم
کسکا دل اے وفا کباب نہین

١٨

توبہ گناہ اسے مرے پروردگار ہون | فضل و کرم کا تجھسے پر امیدوار ہون
مشتاق دید ہون ہمہ تن انتظار ہون | حیرت مین ایک عمر سے آئینہ دار ہون
عشق بتان مین دین بھی اپنا نہین ہی یاد | بھولا ہوا اطاعت پروردگار ہون
رزاق اسکو جانکے ہر موے تن سے مین | مصروف شکر نعمت پروردگار ہون
تعظیم کرتے ہین مری سلطان بحر و بر | مین بوریاے فقر پہ وہ خاکسار ہون
دیکھون دکھاے کیا شب غم تا دم سحر | مین شام ہی سے آج بہت بیقرار ہون
نقش قدم کی شکل مٹا دین مجھے رقیب | در سے ترے نہ اٹھونگا وہ خاکسار ہون
پی جاؤن خم کی خم مجھے ساقی اگر پلائے | میخانۂ جہان مین مین وہ بادہ خوار ہون
کیا گھر بناؤن دہر مین اک دم کے واسطے | شکل حباب دہر مین ناپائدار ہون
کل تک تھے پاس اپنے عزیز اور آشنا | تنہا مگر مین آج میان مزار ہون
پہلے تو عشق زلف تھا اب رخ پہ ہون نثار | مین مبتلاے گردش لیل و نہار ہون
دل کی تڑپ کبھی ہے زیادہ کبھی ہے کم | مین برق دار ہون کبھی سیماب وار ہون
تربت مین دونگا مین یہ نکیرین کو جواب | مجرم ہون پر مین بندۂ پروردگار ہون
وہ بت دکھا کے کہتا ہے اپنا جمال رخ | دیکھو ظہور قدرت پروردگار ہون
جاتا ہون انکے کوچے مین ناصح جو بار بار | قابو نہین ہے دل پہ مین بے اختیار ہون
ترسائیے نہ شکل دکھا دیجیے مجھے | اے یار ملتجی یہ دم احتضار ہون
جاتا ہون اس جہان سے چھپا کر کفن مین منہ | اپنے گناہ کرنے پہ یہ شرمسار ہون

دل مین مرے کسی سے کدورت نہین وفا

۹۱	شفاف مثل آئینۂ بے غبار ہون	۱۴

کر دیا ہے غم فرقت سنے یہ لاغر مجکو
موت آئے تو نہ پہچانے مقرر مجکو

وہ بلاتے ہین میان صف محشر مجکو
آج دکھلائین گے دیدار مقرر مجکو

نالہ و آہ سے فرصت شب فرقت مین نہین
چین لینے نہین دیتا دل مضطر مجکو

مین نے جی بھر کے دم ذبح اُنھین دیکھلیا
اُن کا دیدار ہوا ہے ترے خنجر مجکو

کوچۂ عشق کی راہین ہین مجھے اے خضر ہین یاد
نہین اس راہ مین کچھ حاجت رہبر مجکو

کس سے پوچھون مین رہ ملک عدم حیرت ہی
کوئی ملتا نہین اس راہ مین رہبر مجکو

یار پھر جاتا ہے آکر مرے دروازے سے
کیون کہین لوگ نہ برگشتہ مقدر مجکو

شومیِ بخت سے اپنی مین تبنگ آیا ہون
روز و شب رکھتا ہی گردش مین مقدر مجکو

بے حجابانہ شب وصل مین للّٰہ
یار اُٹھانے دو نقاب رخ انور مجکو

میری سفاک سبکدوش مجھے کر للّٰہ
بار ہے شوق شہادت مین مرا سر مجکو

نہ رہے نشہ مین جسکے مجھے کونین کا ہوش
ساقیا ایسا پلادے کوئی ساغر مجکو

تشنہ لب آیا ہون ساقی ترے میخانے مین
آج للّٰہ پلادے کوئی ساغر مجکو

حشر مین کیجیو سیراب مے اطہر سے
چھوڑیو تشنہ نہ اے ساقی کوثر مجکو

مین ہون وہ رند بلا نوش مرون جب ساقی
دفن کر دیجیو میخانے کے اندر مجکو

دست وحشت سے مین کرتا اسے پرزے پرزے
ہاتھ آجاتا اگر دامن محشر مجکو

مین نے جھنجلا کے نکیرین سے تربت مین کہا
کیون پریشان کیا تم نے جگا کر مجکو

۹۲	خوف کچھ اپنے گناہون کا نہین حشر کے دن بخشوالین گے وفا شافع محشر مجکو	۱۱

یون ہے میرے دلکو غربت مین وطن کی آرزو
جیسے بلبل کو قفس مین ہو چمن کی آرزو

ناسجھ مین [illegible] کے ... تیشے نے پھوڑا جاندی
[illegible]

زندگی بھر آسمان مجھ سے رہا جب برخلاف
مرتے دم کرتا ہین اُس سی کیا کفن کی آرزو

جس شہید ناز کے زخمون سی جاری ہو لہو
اُسکو اے قاتل نہین غسل و کفن کی آرزو

دم نکلتے ہی ملے ہین خلد کے حلّے مجھے
میری میت کو نہین ہرگز کفن کی آرزو

اسقدر شوق شہادت میرے دلمین تھا بھرا
لیگئی مقتل مین مجکو تیغ زن کی آرزو

کی پرستش عمر بھر لیکن نہ بولے منہ سی بت
ایکدن بھی تو نہ نکلی برہمن کی آرزو

دم وہین نکلے وہین مٹی بھی ہو میری عزیز
ہے بسا تنے کے لیے مجکو وطن کی آرزو

محفل احباب یاد آتی ہے غربت مین مجھی
دلکو میرے پھر نہو کیونکر وطن کی آرزو

سیر کرنے باغ مین آیا ہے وہ گل پیرہن
کیون نہ بر آئے جوانان چمن کی آرزو

اُس سہی قد پر نکیونکر جان دون مین اے وفا
فاختہ کو ہوتی ہے سرو چمن کی آرزو

۹۳ ۱۵

نقاب رخ اُٹھاکر اُسکو تم جلوہ دکھاتے ہو
جسے موسےٰ صفت مشتاق جانی دیکھا تے ہو

لبون پر ملکے مسی تم جو ایجان مسکراتے ہو
سیہ بختون کے دل پر بے خطر بجلی گراتے ہو

نہ تن مین جان رہتی ہے نہ دل قابو مین رہتا ہے
تڑپ جاتا ہون جسدم الصنم تم یاد آتے ہو

اگر منظور ہے سرخی تو میرا خون کیا کم ہے
تم اپنے دست و پا مین کسلیے مہندی لگاتے ہو

ہماری بیکسی نے آنسے یہ پوچھا دم گریہ
یہ تربت کسکی ہے جسپر کہ تم آنسو بہاتے ہو

جگاتا تھا کبھی جب مین تو تم کیسا بگڑتے تھے
مرا شانہ ہلاکر قبر مین تم کیون جگاتے ہو

غبار قبر عاشق نے یہ آخر منزلت پائی
حسینو آنکھ مین سرمہ سمجھکر تم لگاتے ہو

عزیز احباب وقت مرگ جب روتے مین بولا
مین اپنے گھر کو جاتا ہون عبث تم غل مچاتے ہو

پھنساؤگی کسی عاشق کا دل کیا دام مین لیکے
مریجان آج تم جو شام سے زلفین بناتے ہو

جلاتے تھے مسیحا تم باذن اللہ سے لیکن
ہزارون مردے تم تو ایک ٹھوکر سے جلاتے ہو

[illegible]

نہین واقف ہون مین اُنسے یہ تم کہتی تھی ہر اک سے
جب اُنکو دیکھ لیتے ہو تو پھر کیون مسکراتی ہو

تماشا گاہ قدرت کیون نہو یہ گلشن عالم
ہزارون رنگ کے ایجان جان تم گل کھلاتے ہو

نقاب اُلٹو گلے لپٹو بلائین لینے دو مجبکو
شب وصل اپنے عاشق سے عبث شرمائی جاتی ہو

نکلوائے گئے تھے کل جہانسے پائی تھی ذلت
وفا پھر تم اُسی بیرحم کے کوچے مین جاتے ہو

۹۴ ۱۰

ہر اک جگہ پہ رہی تیری جستجو مجبکو
نظر نہ آیا کسی جا پہ یار تو مجبکو

یہ آج دی مرے ساقی نے آبرو مجبکو
کہ بھر دیا مئے گلرنگ سے سبو مجبکو

گلے سے اپنے لگا کر نثار جان تک کی
جو تیری تیغ مین آئے دلھن کی بو مجبکو

جمال پاک کو دیکھا اندھیری تربت مین
پس فنا جو تمھاری تھی جستجو مجبکو

اک آہ مین مین دھوان دھار تجکو کردونگا
نہ چھیڑ بہر خدا چرخ کینہ جو مجبکو

ہمیشہ رہتا ہے درپے مری خرابی کے
ضعیف جانکے یہ چرخ کینہ جو مجبکو

تجھے شراب پلانا اگر ہے اے ساقی
ذرا ٹھہر کہ نہین ہے ابھی وضو مجبکو

وہ دیکھنے سب مجھے آتے ہین اُسگھڑی ہے ہی
رہی نہ جبکہ ذرا تاب گفتگو مجبکو

دم اخیر یہ روح روان سے بولا جسم
کہ ایسے وقت مین تنہا نہ چھوڑ تو مجبکو

بتون کا بندہ بنا ہے خدا کو بھولا ہے
خراب کرتا ہے عہد شباب تو مجبکو

مرے گنہ تو غفور الرحیم بخشے گا
عبث ڈراتا ہے واعظ سقر سے تو مجبکو

کشش یہ اپنی دکھاتا ہے آب و دانہ روز
پھرا رہی ہے جو تقدیر کو بکو مجبکو

حرم مین دیر و کلیسا مین خوب ڈھونڈھ پھرا
مگر کہین یہ دکھائی دیا نہ تو مجبکو

سمجھکے رند بلانوش میرے ساقی نے
بجاے جام دیا مے کا اک سبو مجبکو

مرا کلام جو مقبول خاص و عام ہوا
وفا خدا نے عطا کی یہ آبرو مجبکو

۹۵ ۱۷

حرم مین لے گئی جب تیری جستجو مجھکو — ترے بغیر تھا وہ بھی مقام ہو مجھکو

کنشت کعبے مین تھی تیری جستجو مجھکو — کسی جگہ بھی ملا یار پر نہ تو مجھکو

بہار آئی تو بلبل نے باغبان سے کہا — سنگھا دے بہر خدا آج گل کی بو مجھکو

دم اخیر اُسے دیکھا جلوہ گر دل مین — تمام عمر رہی جس کی جستجو مجھکو

دوئی کا پردہ جو دل سے اٹھا دے اے ساقی — ہے اُس شراب کے پینے کی آرزو مجھکو

یہ التجا ہے جو موت آئے مجھسے میکش کو — تو دفن کیجیو ساقی تہ سبو مجھکو

خزان مین لیگئی قسمت جو میکدے کیطرف — نظر نہ آیا کوئی ساغر و سبو مجھکو

جو دل کے آئینے سے چھوٹ جائے زنگ دوئی — تو بے حجاب نظر آئے یار تو مجھکو

کسیطرح نہ گئی میرے بخت کی گردش — پھرایا خوب مقدر نے چار سو مجھکو

یہی دعا ہے خدا سے کہ خلد مین بس مرگ — بجائے حور ملے یار ماہرو مجھکو

جو دیکھین حضرت یوسف تو شرمگین ہوجائین — حسین ایسا ملا یار خوبرو مجھکو

مرے رحیم تجھے واسطہ رحیمی کا — بچائیو پس مردن سقر سے تو مجھکو

وہ بادہ کش ہون مین ابتک نہین ہوا سرشار — پلائے جا ابھی ساقی شراب تو مجھکو

دم اخیر دکھا دے جمال پاک اے بت — کہ تیرے دید کی بیحد ہے آرزو مجھکو

حرم کنشت و کلیسا و دیر و مسجد مین — رہی ہر ایک جگہ تیری جستجو مجھکو

پئے طواف جو پہونچا مین کعبۃ اللہ مین — تو چار سمت نظر آیا یار تو مجھکو

۹۶	حرم مین یا کہ مدینے مین نکلے دم میرا وفا اسی کی خدا سے ہے آرزو مجھکو	۱۵

آہ و نالہ کا نہ پا کر متحمل مجھکو — لیگیا کوچۂ الفت مین مراد دل مجھکو

بے مرے جاؤن لحد تک ہے مشکل مجھکو — راہ دشوار دکھاتی ہے یہ منزل مجھکو

ذلتین لاکھون اٹھائی تھین جہان کل جا — اُسی کوچے مین لیے جاتا ہے پھر دل مجھکو

مرگئے اک ہاتھ لگا اور کہ جھگڑا مٹ جائے — نیم جان چھوڑ کے کیون جاتا ہے قاتل مجھکو

شکل منصور نہ کہونگا جو انا الحق منھ سے — لوگ سمجھین گے وہین دار کے قابل مجھکو

عاشق زلف مسلسل جو سمجھے جان گئے — دوہری پہناتے ہین حداد سلاسل مجھکو

چھوٹنا دام بلا سے مرا دشوار ہوا — کوچہ زلف مین لیکر جو گیا دل مجھکو

جب خزا نین سوے گلشن گیا اُجڑا پایا — نہ تو گل ہی نظر آئے نہ عنادل مجھکو

اُڑکے جاؤن نہین کہان تو ہی بتا دے صیاد — ضعف نے رکھا نہ پرواز کے قابل مجھکو

بارش تیر نگہ چار طرف ہوتی ہے — کوئی قاتل مین لیے جاتا ہے کیون دل مجھکو

عاشقانہ جو طبیعت مین مزہ ہے میری — کیون نہ دنیا مین کہین شاعر کامل مجھکو

شکر ہے مجھسے حسد کرتے ہین اکثر حاسد — شاعری سے ہوئی یہ بات تو حاصل مجھکو

تمنے پہلو مین رقیبون کو بٹھا کر صاحب — شمع کی طرح جلایا سر محفل مجھکو

تم سرک جاتے ہو پہلو سے شب وصل اگر — تاب لینے نہین دیتا ہے مرا دل مجھکو

۹۶ — اے وفا ہجر کے صدمے نہ اُٹھاؤن کیونکر — یہ صدا دیتا ہے ہر بار مرا دل مجھکو — ۱۳

تو نہ آیا جو نظر اے گل خندان مجھکو — بن گیا صحن چمن خانۂ زندان مجھکو

فاتحہ پڑھنے مری قبر پہ آیا کرنا — بھول جانا پس مردن نہ مری جان مجھکو

کعبہ دیر مین کرتا ہون مین اک بت کی تلاش — گبر کہتا ہے کوئی کوئی مسلمان مجھکو

ٹکڑے ٹکڑے مرے لاشے کے تو کرتے جاؤ — نیم جان چھوڑ کے جاؤ نہ مری جان مجھکو

شکل دکھلا دو دم نزع خدارا آکر — اب نہ دیدار سے ترساؤ مری جان مجھکو

بعد مردن مرے لاشے سے صدا آتی ہے — رہگیا یار کے دیدار کا ارمان مجھکو

ابر ہو باغ ہو پہلو مین وہ مہ طلعت ہو — کبھی حاصل نہوا ہاے یہ سامان مجھکو

فصل گل آئی ہے زورون پہ بہت اے صیاد — تو دکھا دے ذرا سیر گلستان مجھکو

دیکھکر فصل خزان رو دیا شکل شبنم — آیا ویران جو نظر صحن گلستان مجکو
دست وحشت نے کیا زور جو فصل گل مین — تار تار آیا نظر اپنا گریبان مجکو
ایک بلقیس لقا ہے جو مرے قبضے مین — ہر پریزاد سمجھتا ہے سلیمان مجکو
آمد فصل بہاری کا سنا جب مژدہ — لیچلا جوش جنون سوے بیابان مجکو

۹۸ — ہے برہمن کی طرح جب سے گلے مین زنار
اے وفا کون سمجھتا ہے سلیمان مجکو — ۱۰

بیتاب جو پائین گے وہ ہم کو — ٹھٹھون مین اڑائینگے وہ ہم کو
اُن کے ہم نقش پا بنے ہین — کس طرح مٹائین گے وہ ہم کو
ملنے کا کرین گے صاف انکار — مشتاق جو پائین گے وہ ہم کو
دیکھین تو کہ روز حشر کیونکر — صورت نہ دکھائین گے وہ ہم کو
مر جائین گے تو بسان عیسے — ٹھوکر سے جلائین گے وہ ہم کو
بھٹکے ہین طریق عشق مین خضر — کیا راہ بتائین گے وہ ہم کو
اے قیس دکھا کے لیلی زلف — دیوانہ بنائین گے وہ ہم کو
حلقے زلفون کے ہین مسلسل — زنجیر پنھائین گے وہ ہم کو
آئین گے لحد پہ ہمرہ غیر — مرقد مین جلائین گے وہ ہم کو

۹۹ — امت مین ہین جن کی اے وفا ہم
دوزخ سے بچائین گے وہ ہم کو — ۱۶

طور پر جب نظر آیا ترا جلوا ہمکو — ہوش باقی نہ رہا صورت موسا ہمکو
فصل گل کا جو صبا نے دیا مژدا ہمکو — لیچلا جوش جنون جانب صحرا ہمکو
یار ہے دیکھنے کی تیرے تمنا ہمکو — محو دیدار بنا صورت موسا ہمکو
جب تصور کیا اسے بت تجھے دلمین پایا — دیے اللہ نے وہ دیدۂ بینا ہمکو

پوچھتے طور پہ غش آنیکا باعث مجھسے
کبھی ملجاتے اگر حضرت موسا ہمکو

پاؤن توڑے ہوئے بیٹھے ہین یہ تقریر ہم
خاک ہو دولت دنیا کی تمنا ہمکو

بیڑیان پاؤن مین آخر کو پڑین وحشت مین
کیون یہ سودا ہوا اُس زلف رسا کا ہمکو

اُس صنم نے جو دکھایا رخ پُر نور اپنا
بخدا اور ہی عالم نظر آیا ہمکو

قاصد ابتک نہ پھرا لیکے جواب خط یار
دیکھیے آگیا پیغام اجل کا ہمکو

بیڑیان پہنے ہوئے پھرتے ہین مجنون کی طرح
زلف شبرنگ کا جب سے ہوا سودا ہمکو

چھوڑ کر عشق بتان عشق کرین حورونکا
زاہدا تیری طرح سے نہین سودا ہمکو

حشر کا دن ہے نہ عشاق سے چھپیے للہ
اے صنم آج تو بھاتا نہین پردا ہمکو

فصل گل مین ہے یہ سودا کہ اڑادین پرزے
ہاتھ آجاے اگر دامن صحرا ہمکو

اپنے اعمال نہین لائق بخشش لیکن
تیری رحمت کا بھروسا ہے خدایا ہمکو

بندے اک بت کے ہین ہے عشق ہمارا مذہب
ہین برابر حرم و دیر و کلیسا ہمکو

اے وفا دیر مین جب حسن بتونکا دیکھا
قدرت حق کا نظر آیا تماشا ہمکو

آبرو عشاق مین پاؤن بڑی توقیر ہو
میری گردن پر رواں گر یار کی شمشیر ہو

نالۂ شبگیر مین پیدا اگر تاثیر ہو
ٹکڑے ٹکڑے دم مین سقف آسمان پیر ہو

عاشق کاکل کو جرم عشق مین یہ دو سزا
ہاتھ مین ہو ہتکڑی اور پاؤن مین زنجیر ہو

بعد مردن ہجر کی سختی اگر آجاے یاد
قبر تیرہ مجکو شکل خانۂ زنجیر ہو

توڑ ڈالیگا مرا دست جنون وروق ہو
لاکھ من کی پاؤن مین بھاری اگر زنجیر ہو

حلقہ ہاے کاکل پرپیچ مین دل ہے اسیر
میرے رہنے کے لیے اب خانۂ زنجیر ہو

جھک گیا ہون اسقدر عشق میان یار مین
جو کوئی دیکھے گمان حلقۂ زنجیر ہو

مین وہان زخم سے قاتل کو دیتا ہون دعا
سرخرو خون شہیدان سے تری شمشیر ہو

وصل بت سے لقا نہین ہے
جینے کا بس اب مزا نہین ہے

کیون چھپکے گناہ کرتے ہین لوگ
موجود کہان خدا نہین ہے

سجدے کرتا ہے کیون برہمن
بت ہے یہ ارے خدا نہین ہے

غافل دم بھر نہوا اجل سے
دنیا غفلت کی جا نہین ہے

مرنیکے بعد سب ہین یکسان
فرق شاہ و گدا نہین ہے

بتخانہ و کعبہ و کلیسا
کس جا جلوہ ترا نہین ہے

کس کام کا ہے وہ دل کہ جسمین
الفت کا ذرا مزا نہین ہے

ہے مثل خدا کے یار تو فرد
تجھسا کوئی دوسرا نہین ہے

صدمے وہ فراق کے اٹھائے
اب عشق کا حوصلا نہین ہے

غافل کرتا ہے کیون گنہ تو
خوف روز جزا نہین ہے

آوارہ ہے کوے عشق مین خضر
آسان یہ راستا نہین ہے

گلشن مین ہے نغمہ سنج بلبل
کھٹکا صیاد کا نہین ہے

کیون دلکو مین زلف مین پھنساؤن
سودا تو مجھے ہوا نہین ہے

کیا سخت ہے منزل عدم آہ
کوئی جا کر پھرا نہین ہے

آہ عاشق کا یہ دھوان ہے
چھائی کالی گھٹا نہین ہے

۱۴۳

سودائی بنے ہوا ے وفا کیون
زلفون مین جو دل پھنسا نہین ہے

۱۴

دیدار خدا کا جسے مقصود نہین ہے
سچ کہتا ہون وہ بندۂ معبود نہین ہے

موقوف ہے کیا دیر و کلیسا و حرم پہ
کس جا مرے اللہ تو موجود نہین ہے

کرتا ہون شب ہجر مین مین آہ شرربار
یہ شعلہ فشان آتش نمرود نہین ہے

کیون جاؤن نہین کعبہ مین اسی ڈھونڈنے زاہد
کیا خانۂ دل مین مرے موجود نہین ہے

اک جام کا ہون تجھسے طلبگار مین ساقی
تلچھٹ دے مئے صاف جو موجود نہین ہی

پیدا کرے انسان اگر چشم بصیرت
اب سامنے آنکھون کے وہ موجود نہین ہی

قارون کی طرح بخل سمایا گئے جن مین
دیکھو دل منعم مین ذرا جود نہین ہی

دی ہے نے تو جان و دولت ایمان کو مٹا کر
اسپر بھی وہ بت راضی و خوشنود نہین ہی

ہر ذرے مین پیدا ہے ترا نور ازل سے
جلوہ ترا کسجا مرے معبود نہین ہی

مر کر مرے ہاتھ آئے گا مضمون دہن کا
واللہ یہ کوشش مری بے سود نہین ہی

واعظ یہ مجھے وعظ مین سمجھاتا ہے اکثر
دنیا کی محبت مین ترا سود نہین ہی

باقی رہے اشعار سے دنیا مین مرا نام
کچھ اور غزل کہنے سے مقصود نہین ہی

ثابت قدمی رکھ تو رہ فقر و فنا مین
پھر دور تری منزل مقصود نہین ہی

۱۰۴	کھٹکا ہو تو قاتا کب ہمین اپنے گنہ کا سنتے ہین در توبہ تو مسدود نہین ہے	۱۴

کچھ حال وفا لائق تحریر نہین ہے
آنکھون مین ہے دم موت مین تاخیر نہین ہے

ذرہ مری فریاد مین تاثیر نہین ہے
جو باز جفاؤن سے وہ بے پیر نہین ہے

مسجد مین ہون یا دیر مین ہون یا ہون حرم مین
کب دل مین خیال بت بے پیر نہین ہے

دوڑے ہوے آپ آئے مری بات جو بیتاب
کہیے یہ مری آہ کی تاثیر نہین ہے

دل بولا جو دیکھے ترے ابروے خمیدہ
اس کاٹ کا خنجر نہین شمشیر نہین ہے

ہر لحظہ ہے تیرے صفت مژگان کا تصور
بیٹھا ہوا کب دلمین ترا تیر نہین ہے

سودا زدہ کاکل پر ستم ہے زمانہ
وہ کون ہے جو بستۂ زنجیر نہین ہے

گل توڑ کے دامن مین جو بھر لیگیا گلچین
بلبل تری فریاد مین تاثیر نہین ہے

غربال کیا سینہ جو مژگان سے لڑی آنکھ
اس توڑ کا دنیا مین کوئی تیر نہین ہے

ہے دھیان تری زلف گرہگیر کا دلمین
کب پانو مین دیوانو کے زنجیر نہین ہے

کھلتا ہے کہ اُس بت نے کیا وعدۂ وصلت
الجھی ہوئی قاصد کی جو تقریر نہین ہی

وہ دیکھنے آئے ہین مین دم توڑ رہا ہون
صد حیف مجھے طاقت تقریر نہین ہی

بوسہ جو طلب کرتا ہون اُنسے شب وصلت
وہ کہتے ہین ایسے تری تقدیر نہین ہی

ہر غم مری تقدیر مین ہے کاتب قدرت
قسمت مین مری عیش کی تحریر نہین ہی

تلوار کھچی ہے یہ پئے عاشق ناشاد
سرمی کی ترے آنکھون مین تحریر نہین ہی

جب دل مین کیا غور تو پایا ترا جلوہ
کیونکر کہون اسمین تری تصویر نہین ہی

خط وصل کا قاصد سے جو پایا تو یہ بولے
اس جرم پہ تو لائق تعزیر نہین ہی

بیتاب تھا بوسہ لیا تنہا تمھین پاکر
یہ دل کی خطا ہے مری تقصیر نہین ہی

ہم طور پہ سو بار گئے دیکھ بھی آئے
موسے نے جو دیکھی تھی وہ تصویر نہین ہی

١٠٥

مقتل مین جو خنجر بکف آیا وہ ستمگر
پھر قتل وفا مین کوئی تاخیر نہین ہے

٢٤

پہلو مین جو یار تو نہین ہے
اب جینے کی آرزو نہین ہی

گل دیکھ کے وہ چمن مین بولے
پھیکی رنگت ہے بو نہین ہی

کیونکر ہے وہ مے حرام واعظ
نشہ نہین جس مین بو نہین ہی

اے مرغ سحر جو آج بولا
یہ جان سے پھر کہ تو نہین ہی

زلفین وہ دکھا کے مجھ سے بولے
کیا اس مین اسیر تو نہین ہی

پاتا ہون مین اسمین تیرا جلوہ
کیونکر کہون دل مین تو نہین ہی

بت خانہ و کعبہ و کلیسا
ہر جا ہے کہان یہ تو نہین ہی

ساقی مین پیون شراب کیونکر
اسدم تو مجھے وضو نہین ہی

مجبور ندکے جام کو نہ چھونا
زاہد تجھکو وضو نہین ہی

کیا عشق نے زرد کردیا ہا سے
دو دن مین وہ رنگ رو نہین ہی

صناع ازل سے تجھپہ شیدا
تجھسا کوئی خوبرو نہین ہی

شفاف ہے اپنا قلب ایسا
آئینے کی آبرو نہین ہی

کیون آئینہ آپ دیکھتے ہین
کیا دل مرا روبرو نہین ہی

عاشق سے گریز غیر سے میل
اچھی یہ تمھاری خو نہین ہی

میخانے مین توڑے محتسب نی
ثابت کوئی سبو نہین ہی

ہم مٹ گئے نقش پا کی صورت
یہ آپ کی جستجو نہین ہی

گبرو ترسا و اہل اسلام
کسکو تری جستجو نہین ہی

وہ دیکھنے آئے مجکو اس دم
جب طاقت گفتگو نہین ہی

مسجد ہو حرم ہو یا کہ ہو دیر
کسجا تری جستجو نہین ہی

دیدار ترا ہو مجکو ہر دم
بس اور کچھ آرزو نہین ہی

موت آئی مدینہ مین ہماری
کس دل مین یہ آرزو نہین ہی

وہ وصل مین بوسہ دیکے بولے
کچھ اور تو آرزو نہین ہی

۱۰۶

دیتی ہے اجل صدا وفا کو
اک آن مین دیکھ تو نہین ہے

۱۴

جلوہ تیرا کہان نہین ہے
ہر چیز مین کب عیان نہین ہی

دیر و کعبہ کنشت مسجد
ہر جا تو ہے کہان نہین ہی

آئے ہین وہ دیکھنے کو اسدم
باقی جب تن مین جان نہین ہی

دنیا کو سمجھ کے دار فانی
وہ کون ہے جو روان نہین ہی

مرتے ہی مٹا دیا فلک نے
تربت کا مری نشان نہین ہی

رک رک گئے گلے پہ چل رہا ہے
قاتل خنجر روان نہین ہی

تم جاتے ہو ہم رہے اکیلے
پہ وصیان بھی رفتگان نہین ہی

دیدار حسد اُسے نہو گا ۔ جس کو عشق بتان نہین ہی
چشم وحدت سے دیکھ غافل ۔ کس چیز مین وہ عیان نہین ہی
آئینہ صفت جو دل ہو شفاف ۔ پھر تجھسے وہ بت نہان نہین ہی
چپ ہین وہ سوال وصل سنکر ۔ منھ مین گویا زبان نہین ہی
اے بت ترے ہجر مین جرس وار ۔ کب لب پہ مری فغان نہین ہی
دو دن کے لیے بناؤ نہ گھر کیا ۔ فانی کیا یہ جہان نہین ہی

١٠٧ ۔ اشعار کسے وفا سناؤن ۔ کوئی مرا قدر دان نہین ہے ۔ ١٠

تمہارا وصل گر حاصل نہین ہے ۔ تو مرجانا بھی کچھ مشکل نہین ہی
سکے کیونکر عدم کی راہ دیکھین ۔ کڑی ایسی کوئی منزل نہین ہی
تجلی تیرے دلین دیکھتا ہون ۔ حجاب آسمان حائل نہین ہی
بڑھاپے مین بتو نکو خاک دیکھین ۔ جوانی مین جو تھا وہ دل نہین ہی
مرے پہلو سے تم اٹھکر نہ جاؤ ۔ ابھی قابو مین میرا دل نہین ہی
انا الحق جھکے منصور کی شکل ۔ ترے عشاق مین داخل نہین ہی
نظر کس طرح آئے تیرا جلوہ ۔ صفا آئینہ سان جب دل نہین ہی
مدینہ دیکھ لین ہم زندگی مین ۔ تو پھر کچھ آرزوے دل نہین ہی
دم زینت نہ دیکھو آئینہ یار ۔ تمہاری دید کے قابل نہین ہی

١٠٨ ۔ وفا دیر و حرم جس جا پہ پہونچا ۔ تمہاری یاد سے غافل نہین ہے ۔ ١٥

پہلو مین جو وہ ستم نہین ہے ۔ قابو مین مرا جگر نہین ہی
نالون مین ترے اثر نہین ہے ۔ بلبل گل کو خبر نہین ہی

کب دل مین خدا کا گھر نہین ہی | لیکن ہمکو خبر نہین ہے

صدمے شب ہجر کے اُٹھائین | اغیار کا یہ جگر نہین ہے

نیک و بد کا حساب ہوگا | غافل یہ تجھے خبر نہین ہے

ہم نزع مین ہین مگر ابھی تک | بے رحم کو کچھ خبر نہین ہے

مرنے کو مرے سنا تو بولے | ہمکو اس کی خبر نہین ہے

ہر دل مین ہے جلوہ گاہ اُسکی | آگاہ کوئی بشر نہین ہے

جاتے ہین عدم کو ہاتھ خالی | بالکل زاد سفر نہین ہے

کس کام کی ہے وہ آہ و فریاد | جس مین کچھ بھی اثر نہین ہے

کامل ہین طریق عشق مین ہم | کچھ حاجت راہبر نہین ہے

خط بھیجون مین کسکے ہاتھ انکو | ممکن کوئی نامہ بر نہین ہے

جانا سوے عدم ہے سب کو | در پیش کسے سفر نہین ہے

تنہا نہ کنشت کعبہ مسجد | کسجا پہ وہ جلوہ گر نہین ہے

۱۰۹ — محشر کا طفیل سرور دین | کچھ ہم کو وفا خطر نہین ہے — ۲۲

دیے ساغر شراب ارغوان کے | بڑے احسان ہین پیر مغان کے

چلے جھونکے جو ہین باد خزان کے | تو سب مرجھا گئے گل بوستان کے

خود آئے ہو کے مضطر تم مرے پاس | اثر دیکھے مری آہ و فغان کے

تڑپ جاؤ بسان برق اے جان | دکھا دون گر اثر آہ و فغان کے

چلے جب وہ مرے گھر سے تو پوچھا | ارادے کیسے اسد ہین کہان کے

خدا آیا نظر نشہ مین مے کے | مین صدقے کیون نہون پیر مغان کے

کہین غم ہے کہین شادی کا سامان | عجب ہین کارخانے اس جہان کے

سوے ملک عدم جانا ہے دشوار | اُٹھاۓ لطف ایسے اس جہان کی
شفاعت میری کرنا یا محمد | تمھین مختار ہو دونون جہان کی
بدولت تیرے اے چشم بصیرت | نظر آۓ تماشے دو جہان کی
بھر آیا دل مین رویا ابر کیطرح | جب آۓ یاد جلسے رفتگان کی
بہت رویا بہت تڑپا مرا دل | مزار آۓ نظر جب رفتگان کی
جنون مین سوی صحرا جاؤن کیونکر | قدم اُٹھتے نہین مجھ ناتوان کی
گنہ کے بار سے روز قیامت | قدم کیا اُٹھتے مجھ سی ناتوان کی
وہ تجھے میکش کہ مینوشی نہ چھوڑی | مزے لوٹے شراب ارغوان کی
غم و اندوہ حرمان یاس حسرت | شب غم تھے یہ گاہک میری جان کی
حرم و دیر و کلیسا اور مسجد | ہر اک جا جلوی ہین اس جانجان کی
کنشت و کعبہ و دیر و کلیسا | یہ چارون نام ہین اُنکی مکان کی
صفا دل ہو تو دیکھو ن اسکا جلوہ | اُٹھا کر پردے ساتون آسمان کی
تعصب چھوڑ دین گر ہندو مسلمان | تو مٹ جائین یہ جھگڑے دو این آن کی
جو توڑ ناک دوئی دیسے مٹا دے | ابھی اُٹھ جائین پردے درمیان کی

۱۱۰ وفا مجکو صبا سے ہے تلمذ
نہ کیون شہرے ہون پھر میری زبان کی ۱۷

زخم کھا کر خنجر بیداد سے | دیکھتا تھا منھ کو مین جلاد کے
یہ ارادے ہین دل ناشاد کے | بوسے لے لون خنجر جلاد کے
تم مرے پاس آۓ مضطر ہو کے خود | کیون اثر دیکھے مری فریاد کے
کونسا عاشق ہوا ہے قتل آج | شور و غل مقتل مین ہین فریاد کے
پرزے پرزے کیجیو تن کو مرے | لب تک آئین شکوے گر بیداد کے

اے بت کافر خدا سے روز حشر
کب کیے شکوے تری بیداد کی

قصد صحرا رکھتے ہین ہم ای جنون
ملتجی ہین تجھسے اب امداد کی

دیکھیے بہتا ہے کس عاشق کا خون
آج تیور بدلے ہین جلاد کی

جو نگاہ ناز سے کرتا ہے قتل
ہم ہین عاشق اُس ستم ایجاد کی

خوب بوسے تیغ قاتل کے لیے
حوصلے دیکھو دل ناشاد کی

شب ہین وحشی قید زندان ہین ہوا
شور ہر سو تھے مبارک باد کی

سو ہم گل ہین پہنائین بیڑیان
ہم بڑے ممنون ہین حداد کی

دیکھکر دنیا کو یہ دل نے کہا
ہم مسافر ہین عدم آباد کی

قبر مین سوتے ہین کچھ کہتے نہین
رہنے والے سب عدم آباد کی

جاتی ہین خاموش اس دنیا سے ہای
راہرو شہر عدم آباد کی

کب اُنھین ہے حاجت غسل و کفن
جو ہین کشتے خنجر بیداد کی

۱۱۱

اے وفا ملک سخن مین چار سو
سکے چلتے ہین مرے اُستاد کے

۱۳

مئے پلا دی جو ہم کو وحدت کی
تو نے ساقی بڑی عنایت کی

طے نہو گی یہ اے خضر تم سے
ہے خطرناک راہ الفت کی

کوی جانان مین ہو مزار نصیب
مجکو خواہش نہین ہے جنت کی

سر بکف پہونچے قتل گاہ مین ہم
تھی خوشی اسقدر شہادت کی

عمر کھوی گناہ کرنے مین
آرزو کرتے خاک جنت کی

اُسکی رحمت سے بعد مرنے کے
سیر کرتا ہون باغ جنت کی

مجھسے مجرم کے سب گنہ بخشے
انتہا کب ہے تیری رحمت کی

کھویا سارا شباب عصیان مین
سوچ پیری مین ہے کہ غفلت کی

وصل کا دن تمام ہوتے ہی
ایک عالم کی جان جاتی ہے
قیس وادی عشق چھوڑ گیا
شکر ہے فصل گل مین واعظ نے

شام آئی شب مصیبت کی
چال چلتے ہین وہ قیامت کی
دھوم سن لی جو میری وحشت کی
دخت رز پر نگاہ رغبت کی

۱۳	تھا جہان مین وہ بے وفا مشہور پھر وفا اس سے کیون محبت کی	۱۱۴

دلمین خیال پرسش محشر اگر رہی
آہ دل حزین مین جو کچھ بھی اثر رہی
ہوجائے بے ثباتی دنیا اگر ثبوت
پھر تو کوئی بشر نکرے بھولکر گناہ
گھائل کیا ہی تیغ تبسم سے یار نے
دشوار کیون نہ سانس بھی لینا ہو تہ جگر مین
کرتے ہین برملا وہ رقیبون سے اختلاط
اعمال نیک کیجیے عمر دو روزہ مین
منزل پہ سب پہونچ گئے یاران ہمسفر
تمنے تو قہقہون مین رقیبون کی کی بسر
دیر و حرم مین شیخ و برہمن کی شکل ہی
نکلین نہ مہر و ماہ کبھی آسمان پر

پھر مرتکب گناہ کا نہ کوئی بشر رہی
اغیار سے کشیدہ وہ رشک قمر رہی
دم بھر نہ اپنی موت سے غافل بشر رہی
انجام کار اپنا جو پیش نظر رہی
خندان نہ کس طرح مرا زخم جگر رہی
ہردم ترقیون پہ جو درد جگر رہی
کیونکر نہ بیقرار ہمارا جگر رہی
کچھ زاد راہ پاس میان سفر رہی
ہم انکے پیچھے صورت گرد سفر رہی
نالان تمہارے ہجر مین ہم رات بھر رہی
تیرے لیے خراب ہم آٹھون پہر رہی
گر بے نقاب رخ ترا شام و سحر رہی

۱۰	فرقت کے جور جب نہ سہے جائینگے وفا سن لیجیے گا آپ کہ کچھ کھا کے مر رہے	۱۳

کلمہ ترے حبیب کا ورد زبان رہے
جبتک کہ اے خدا مری قالب مین جان رہے

پردہ حجاب کا نہ اگر درمیان رہے
ہر ایک شے مین پھر ترا جلوہ عیان رہے
کونین کو خدا نے بنایا ترے لیے
مسجود خلق کیون نہ ترا آستان رہے
آئے جو صبح ہوتے شب وصل میرے پاس
ریاہ ساری رات بتاؤ کہان رہے
منعم خدا کی راہ مین گر تو لٹائے مال
حاتم کیطرح پھر ترا نام و نشان رہے
وہ گل چمن مین آیا ہے گلگشت کیلیے
کانٹا کسی روش پہ نہ اے باغبان رہے
آتا ہے پیچھے ناقۂ لیلی کے قیس بھی
اتنا خیال تجھکو ذرا ساربان رہے
شکوے کرینگے ہجر کے اُس بت سے وصل مین
قابو مین دیکھیے جو ہماری زبان رہے
مہمان ہوگا ایکدن اسمین خیال یار
شفاف مثل آئینہ دلکا مکان رہے
پیکر شراب ناب یہ کہتے ہین بادہ نوش
آباد میکدہ ترا پیر مغان رہے
مانی نہ کچھ نصیحت واعظ بہار مین
ہم رند وہ تھے بندۂ پیر مغان رہے
مجبور ہین بادہ کش سے ہے آباد میکدہ
مجھپر نہ کیون عنایت پیر مغان رہے
وہ رشک آفتاب جو ساقی بنے تو پھر
رندون مین کیون نہ دور مئے ارغوان رہے
اُس غیرت پری کا تصور ہے دل مین یون
شیشے مین جسطرح سے مئے ارغوان رہے

۱۱۴

اجباب کوچ کرگئے دنیا سے ای وفا
ایذائین ہم اُٹھانے کو آسمان رہے

۱۵

پوشیدہ زلف مین جو رخ سیمتن رہے
دن بھر عیان زمانے مین سورج گہن رہے
پہلو مین تم رقیب کے اے جان من رہے
ہم ساری رات مورد رنج و محن رہے
جب تک ہمارے پاس وہ گل پیرہن رہے
دور شراب ساقی توبہ شکن رہے
پیتے رہے شراب نہ واعظ کی کچھ سنی
ہم موسم بہار مین توبہ شکن رہے
ہرگز یہ نہ ہو پھر نہ رہے تیرا [illegible]
پہلو مین جب وہ ساقی توبہ شکن رہے
نکلین جو اپنے سینے سے ہم آہ پر اثر
استادہ پھر نہ خیمۂ چرخ کہن رہے

میخانے مین صدا رہے رندونکا اژدحام
آباد ساقیا یہ تری انجمن رہے

مجھ رند کو پلا مے صاف ساقیا
آباد فصل گل مین تری انجمن رہے

اس رشک گل کے کوچے مین کیونکر نجاوُن مین
بلبل نہ کسطرح سے فدائے چمن رہے

آیا نہ چین تیرے بغیر اے گل مراد
بلبل صفت فراق مین ہم نعرہ زن رہے

میرے صنم کے ظلم سے بتخانے مین سدا
ناقوس وار نالہ کنان برہمن رہے

آٹھون پہر نصیب ہی اسکو وصال بت
کسطرح دیر مین نہ بھلا برہمن رہے

دنیا مین جو پہنتے تھے پوشاک قیمتی
مرنیکے بعد حیف ہے وہ بے کفن رہے

آتش نہین صبا نہین اور مصحفی نہین
سنسان کیون نہ محفل شعر و سخن رہے

115 — کہتے ہین صاف صاف جو اشعار ای وفا
عالم پسند کیون نہ ہمارا سخن رہے — 14

شب وصال وہ رخ جب تو نقاب ہے
دل حزین کو کیونکر پھر اضطراب ہے

کنشت و دیر و کلیسا و کعبہ و مسجد
تری تلاش مین ہم ہر جگہ خراب ہے

بہار مین رہے آباد میکدہ ساقی
بغل مین میکشونکی شیشہ شراب ہے

نشان زمین و فلک کا نہ پھر رہے باقی
ہماری آہ سحر دم بھر جو انقلاب ہے

جو کلمہ منہ سے مرتے دم نکلجائے
تو بعد مرگ نہ اندیشہ عذاب ہے

نگاہ مہر و محبت سے دیکھتے ہین حسین
تمام عمر الٰہی مرا شباب ہے

دوبارہ نوح کا طوفان جہان مین برپا ہو
جو صرف گریہ مرا دیدہ پر آب ہے

وہ بادہ کش ہون کہ مین دم مین سب چڑھا جاؤن
جو دور و بر و مرے ساقی خم شراب ہے

وہ جلوہ گر ہے نہ بتخانے مین نہ کعبے مین
حرم مین دیر مین پھر کیون کسی کو خراب ہے

ضرور خانۂ دل مین وہ جلوہ فرما تھا
عبث طواف مین کعبے کے ہم خراب ہے

زمین پہ سرو گرا دیکھکے مجھے بیتاب
شب فراق اگر مجھے اضطراب ہے

بتون کے ناز و ادا پر نہو جیو عاشق	ذرا خیال دل خانمان خراب رہے

116	خدا کی یاد سے غفلت تمام عمر رہی بتون کے عشق مین ہم اے وفا خراب رہے	17

ہر جا تری تلاش مین اے یار ہم رہی	گہ بتکدے مین گاہ میان حرم رہے
ہر چند لاکھ طور کے جور و ستم رہے	تجھپر ہزار جان سے فدا یار ہم رہے
غیرون کا میہمان جو تو اے صنم رہے	عشاق کے دلون پہ نکیون رنج و غم رہے
دیتا ہے یہ خبر مجھے ہر اک سفید بال	ہشیار ہو کہ دن ترے جینے کے کم رہے
ساقی شراب پینے کا اسوقت ہے مزہ	میخانے پر گھرا ہوا ابر کرم رہے
اسکو رحیم جانکے کرتے ہین یہ گناہ	کیونکر نہ مجرمون پہ پھر اسکا کرم رہے
غفلت شباب مین رہی یاد خدا نہ کی	چونکے ذرا نہ خواب سے بیہوش ہم رہے
ملک عدم کو قافلہ احباب کا گیا	رنج و الم اٹھانے کو دنیا مین ہم رہے
مین برہمن کی شکل رہا دیر مین مقیم	زاہد روانہ جانب بیت الحرم رہے
تو جلوہ گر جو دونون جگہہ مین کہین نہو	برباد میکدہ رہے ویران حرم رہے
ہر اک دہان زخم نے قاتل سے یہ کہا	مقتل مین تیغ ناز تری تیز دم رہے
پیکر لہو گلوے شہیدان ناز کا	سفاک سرخرو تری تیغ دودم رہے
دنیا مین ایکدم کا بھروسا نہ دیکھکر	ہر اک جہان مین ہو کے ملک عدم رہے
ہم قتلگہ مین منھ پہ چڑھے تیغ ناز کے	صد شکر امتحان مین ثابت قدم رہے
وہ خاکسار ہم تھے نہ کوئی اٹھا سکا	تیری گلی مین صورت نقش قدم رہے
اک بت کو ڈھونڈھتے ہوے کعبے چلے تھے ہم	بتخانہ راستے مین جو دیکھا تو تھم رہے

117	مین راہبر تھا عشق کے کوچے مین اے وفا فرہاد و قیس دونون مرے ہم قدم رہے	17

حالت غم فراق مین یان نزعکی رہی | وان پانؤنمین حضور کے مہندی لگی رہی

بندہ کیا تھا اک بت کافر نے دیر مین | شکر خدا کہ دولت ایمان بچی رہی

تڑپا کیا مین صورت سیماب تا سحر | دلکو شب فراق مین یہ بےکلی رہی

جلوہ کسی کا طور پہ دیکھا نہین اگر | موسیٰ بتاؤ کیون تمھین پھر بیخودی رہی

ہر دم خیال موت کا دل کو لگا رہا | رہی کمر عدم کے سفر پر کسی رہی

کچھ عرض حال کر نہ سکا مین وصال مین | انکا جمال دیکھا تو اک بیخودی رہی

بے تیغ اک جہان یونہین ہو جائیگا حلال | قاتل اگر یونہین تری تیوری چڑھی رہی

ڈالی نظر نہ یوسف کنعان کے حسن پر | تیری طرف نگاہ ہماری لڑی رہی

قاتل کو شغل تیغ زنی عمر بھر رہا | شمشیر آبدار لہو مین بھری رہی

مین فصل گل مین جا نہ سکا سیر دشت کو | زنجیر میرے پانؤنمین بھاری پڑی رہی

منصور کی طرح تھا انا الحق زبان پر | آنکھونکے سامنے مری سولی کھڑی رہی

۱۱۸	پروانہ وار جلتے ہوا تو وفا جو خاک کس شمع رو کی لو ترے دلکو لگی رہی	۱۲

خزان نہ آئی چمن مین صدا بہار رہے | مدام نغمہ سرا عندلیب زار رہے

جمال یار کا پیش نظر رہے ہر دم | حباب وار نہ دل مین اگر غبار رہے

ہزارون ٹالے جنہنے وصل کے وعدے | پھر اسکے قول کا کیا دلکو اعتبار رہے

خدا کو حشر کے دن منہ دکھائین گے کیونکر | تمام عمر تو اک بت پہ ہم نثار رہے

کسیکے وصل کی حسرت مین جان ہی دینے | ہجوم یاس نہ کیونکر سر مزار رہے

او وہی کہتی ہے ہر شب یہ میری تربت پر | کہ بے چراغ یونہین تا سحر مزار رہے

نہین امید یہ اپنی سیاہ بختی سے | کہ ایک شمع بھی روشن سر مزار رہے

وہ باتین غیرونسے کرتے ہین اسلیے ہنسکر | کہ ہر گھڑی دل عشاق بیقرار رہے

کسی کے وصل کے ارمان دلمین کہتے ہین — اجل کا ہجر مین کیونکر نہ انتظار رہے
مثال نقش قدم بیٹھہ کر نہ اُٹھے ہم — تمھارے عشق مین ایسے نحیف و زار رہے
پلادے پیر مغان ایسی تند و تیز شراب — کہ جسکا حشر کے دن تک مجھے خمار رہے

۱۱۹

شفیع روز جزا دیکھ لین گے روز حساب
ذرا سا بھی نہ وفا تمکو انتشار رہے

۱۶

گلہ بلبل کو ہے یہ باغبان سے — نکالا فصل گل مین بوستان سے
کہا آدم نے جنت سے نکل کر — کہان ہم آگئے دیکھو کہان سے
لپٹ جائے گلے سے یار آکر — اثر نالون مین یہ لائین کہان سے
مریض عشق کو صحت نہو گی — مسیحا بھی جو اُترین آسمان سے
یونہین ہنسنا اگر انکا رہیگا — تو بجلی گر پڑے گی آسمان سے
مقدر کی کہون برگشتگی کیا — وہ آکر پھر گئے میرے مکان سے
تڑپتا ہے تری فرقت مین عاشق — کوئی کہدے یہ اُس جان جہان سے
یہی کہتے ہین زاہد فصل گل مین — چلو بیعت کرین پیر مغان سے
مے وحدت سے بھر دی جام میرا — یہی کہتا ہون مین پیر مغان سے
رہیگا جام کوثر سے وہ محروم — جسے بیعت نہین پیر مغان سے
بنے مرقد نہ بعد مرگ اپنا — نہین مطلب نہین نام و نشان سے
نہین پرو فن ہونگے بعد مردن — نہ ہم اُٹھین گے تیرے آستان سے
نظر آیا نہین جلوہ خدا کا — ملا یہ مرتبہ عشق بتان سے
مرے منھ سے لگا یا ساغر مے — ادا ہو شکر ساقی کس زبان سے
نہین لایا ہنو جنکا شوق دیدار — نہین تو کام کیا تھا اس جہان سے

بچا لیو، نار دوزخ سے وفا کو

ناتوان بیحد ہوا مین عشق چشم یار سے
نقش سر سے بس گیا ہون روزن دیوار سی

عشق بیچین سے رہا ہے ابروئے خمدار سے
وہ سپاہی ہین کہ منھ پھیرا نہین تلوار سی

دور بینی سیکھ لے عالم نگاہ یار سے
سب کے دلکا حال دیکھے روزن دیوار سی

ہون وہ دیوانہ سوے گور غریبان جب گیا
مردے چونک اُٹھے مری زنجیر کی جھنکار سی

بعد مرنیکے ہین تربت بنائی جائیگی
حشر کیدن ساتھ اُٹھکر جائین کوی یار سی

جب ذرا تیغین لگانے مین پسینا آگیا
دل نے قاتل کو ہوا دی زخم دامندار سی

نازکی تیری سوا ہے سخت جانی سے مری
کٹ سکی شہرگ نہ اے قاتل تری تلوار سی

موج زن فرقت کی شب مین ہو اگر سیلاب اشک
ابر شرمندہ ہو میری چشم دریا بار سی

ایک آنسو سے عیان ہوتا ہے طوفان نوح کا
کیا سمندر کو ہے نسبت چشم دریا بار سے

مین وہ مجرم ہون کہ ہے مشکل پہونچنا قبر تک
اُٹھ نہین سکتا مرا لاشہ گنہ کے بار سے

شاخ گل پر کر رہی ہے نغمہ سنجی عندلیب
لو بہار آئی خزان رخصت ہوئی گلزار سے

صدمۂ فرقت سے آئی ہے لبون پر جان زار
اب نہ ترساؤ خدارا اے صنم دیدار سے

یان نہین دیکھا قیامت مین تو دیکھینگے ضرور
چھپ کے جاؤگے کہان تم طالب دیدار سے

گرد کعبہ کے تجھے پھیرا مبارک زاہدا
کب ہمین فرصت ہے طوف کوچۂ دلدار سے

یہ ہمین ہین جو اُٹھا جاتے ہین سب جور جفا
آپکے جور و ستم اُٹھینگے کب اغیار سے

کسکے شوق دید مین آنکھین تری پتھرا گئین
پوچھتا ہون باغ مین یہ نرگس بیمار سے

۱۲۱

صدمۂ فرقت وفا سے نہ جھیلے جائینگے
دل لگانا سہل کیا سمجھے ہوے ہو یار سے

۱۴

عشق ہے اک پری کی صورت سے
کرون انکار کیون محبت سے

ہمکو کیا کام حور جنت سے
عشق ظاہر ہے میری صورت سے

غیر سے ہم بغل ہو وہ مہ رو
دیکھتا ہون فلک کو حیرت سے

وہ پری ہے جو میرے گھر مہمان
غیر کیا دیکھتے ہین حسرت سے

واعظا رند بادہ نوش ہین ہم
پھر ڈرین کسطرح قیامت سے

دین و دنیا سے اُن کو کام نہین
مست جو ہین مئے محبت سے

ہجر کی شب خدا گواہ ہے یار
صبح کی ہے عجب مصیبت سے

اپنے مذہب مین ہے حرام اے دل
ہاتھ اٹھا تا بتون کی الفت سے

تیری شہرت ہوئی زمانے مین
میری چاہت سے میری الفت سے

دشت مجنون بھی قید خانہ ہے
تنگ آیا ہون جوش وحشت سے

عرش تک ہل گیا شب فرقت
سینہ تا ہے جو غم کی شدت سے

صبح کیونکر ہو دیکھیے شب غم
آج درد جگر ہے شدت سے

ایک دن ہوگی پرسش اعمال
غافلو چونکو خواب غفلت سے

دام گیسو مین اے وفا نہ پھنسے
کیا بچایا خدا نے آفت سے

پیدا کیا خدا نے تجھے اپنے نور سے
کونین کی نمود ہے تیری ظہور سے

کوچے مین اُسکے جاؤن مین کسطرح نا صبور
مجبور ہون مین اپنے دل ناصبور سے

اے چرخ ہوشیار کہین ہو جلا کے خاک
مین آہ کھینچتا ہون دل ناصبور سے

وصلت کی شب ہے آج تو لپٹو گلے مرے
کیونکر ہو صبر میرے دل ناصبور سے

دنیائے بے ثبات کو دم بھر نہین قرار
شاکی ہے جسے وہ پوچھ لے اہل قبور سے

عجلت سوال مین نہ کرو منکر و نکیر
ٹھہرو قرار لینے دو آتا ہون دور سے

زیبا نہین فشار مجھی اے لحد ابھی
دم لینے دو تھکا ہوا آتا ہون دور سے

بندے کی اختیار مین نیکی بدی نہ تھی
آتا ہون گا حشر مین رب غفور سے

واعظ کرے جو کرتا ہو مے کی مذمتین
زیبا نہین جو بدہی بے شعور سے

ہر ایک سے کمال تواضع کیا کرے
لازم ہے آدمی کو کہ بھاگے غرور سے

واعظ اگر کرے گا مذمت شراب کی
محروم تو رہے گا شراب طہور سے

لبریز مے سے جب مرے ساقی نے کر دیا
جام سفال بڑھ گیا جام طہور سے

موسے کبھی نہ تجھکو تجلی نظر پڑی
پھر آیا لاکھو بار سر کوہ طور سے

موسے صفت ہو جوش تجلی جسے وہ آئی
آواز روز آتی ہے یہ کوہ طور سے

وہ رند بادہ نوش ہون روز جزا وفا
سرمست مین اٹھونگا شراب طہور سے

١٣٣ ١١

دل بھی جاکے نہین کہتا یہ پریزادون سے
تم نہین ڈرتے ہو دیوانو کی فریادون سے

سنگدل کچھ نہین ہوتی تری دلپر تاثیر
کوہ تک کو ہے تزلزل مری فریادون سے

کیون سر راہ یہ دیوانون کی کھاتا پتھر
عشق ہوتا جو اگر دلکو پریزادون سے

ایک اگر جا ہو تو ڈھونڈھے نہین ملتی بلبل
باغ خالی نہین رہتا کبھی صیادون سے

بیڑیان دشت جنون نے مری ٹکڑے کر دین
کسطرح مجکو ندامت نہو حدادون سے

ہم تو کیا غیر بھی سب خاک کا پیوند ہوے
کوئی جا نبر نہوا چرخ کے بیدادون سے

بیکسی نے مٹایا مرے تربت کا نشان
تنگ آیا ہون مین افلاک کے بیدادون سے

دام گلشن مین رگ گل کا بچھا رکھا ہے
اڑ کے اب بلبلین جا سکتی ہین صیادون سے

قتل کے بعد کیا لاش کو میری تشہیر
ظلم چھوٹا نہین کوئی ستم ایجادون سے

کیا ملیگا تجھے اے نزع ستانے سے مرے
جان بلب خود ہون مین افلاک کے بیدادون سے

ایک عالم کے وفا ہوش اڑے جاتے ہین
باز آ اب تو خدا کے لیے فریادون سے

١٣٤ ١٢

شل کمان خمیدہ ہوے تن کی بوجھ سے
ننگ سے طوق کے کبھی گردن کی بوجھ سے

خم ہو گئی ہے پشت جو گردن کے بوجھ سے
احسان دوست منتِ دشمن کے بوجھ سے

پازیب انکو اور ملین مجھ کو بیڑیان
دونون نہ چل سکے زر و آہن کے بوجھ سے

تیغ نگاہ ناز سے قاتل مدد کرے
بیچین وحشی ہے سر و گردن کے بوجھ سے

غیر انکی لاش اُٹھائین وہ کاندھا دین مجھے
کیا میرا بار بڑھ گیا ہے دشمن کے بوجھ سے

وہ بت اُتارے جو مرا سر تو خوب ہو
خالق سبک کرے مجھے گردن کے بوجھ سے

پھولونکی سیج پر بھی جو سویا وہ نازنین
مرجھائے گل نہ اُس بت پرفن کے بوجھ سے

پہونچے عدم کو پھینک کے پشتارہ جسم کا
روح روان سبک ہوئی کیا تنکے بوجھ سے

بالائے بام جب وہ ٹہلتے ہین ناز سے
کیا کیا کمر لچکتی ہے دامن کے بوجھ سے

گلگشت کو نہ جائیے پہنے ہوئے قبا
دوہری کمر نہو کہین دامن کے بوجھ سے

ناحق کفن پہناتے ہین احباب بعد غسل
یان دم خفا ہے پیرہن تن کے بوجھ سے

بعد فنا مزار مین دونا ہوا فشار
پس پس گیا مین چادر مدفن کے بوجھ سے

۱۲۵	چوتھے فلک سے جا نسکے عرش تک وفا ٹھٹک کر مسیح رہ گئے سوزن کے بوجھ سے	۱۶

برباد باغ سارا جب ہو گیا خزان سے
کیا کیا نہ رو دی بلبل ہل سکے آشیان سے

ملک عدم تھا مسکن کیا کام تھا یہان سے
کمبخت یہ آب و دانہ لایا ہمین کہان سے

سوئے عدم روانہ ہوتے ہین اس جہان سے
تنگ آ گئے ہین ایسے ہم جورِ آسمان سے

بکھرے ہوئے ہین زلفین چہرہ عرق فشان ہے
فرمائیے تو اسدم آپ آتے ہین کہان سے

ٹپکا ٹپکا آنسو روئی شبنم کی شکل بلبل
تاراج آہ گلشن جب ہو گیا خزان سے

بستر تھا گرم باقی زنجیر در تھی جنبان
تشریف لائے حضرت یون جا کی لامکان سے

یون دوستو بنایا پختہ مزار میرا
مٹنے کے بعد آخر حاصل مجھے نشان ہے

سدرہ جو بیقراری پہونچی ترقیون کو
گردون بھی کانپ اُٹھا ایدل تری فغان سے

اُسنسے بھی ہو نہ اچھا تیرا مریض الفت
عیسے بھی گر اُتر کر آجائین آسمان سے

گر ہو تری اجازت جی بھر کے گل کو دیکھون
رو رو کے کہہ رہی ہے بلبل یہ باغبان سے

مجکو ہوا چمن کی سو مرتبہ کھلائی
صیاد خوش ہوا ہے کیا میری داستان سے

دم مین نکال لینگے حسرت تمام دل کی
وصلت نصیب ہوگی جب یار جانستان سے

فرقت مین تیرے ایجان موت آگئی ہماری
ارمان وصل لیکر جاتے ہین اس جہان سے

جو ظلم تونے اے بت مجھپر کیے اُٹھائے
شکوہ خدا سے تیرا اسدن کیا زبان سے

نالون سے بلبلون کے ہوتا ہی صاف ظاہر
رخصت بہار گل ہے اک روز بوستان سے

١٢٦	کوچے مین ہیو فلک کے مرقد بنے وفا کا امید یہ نہین ہے مرکر بھی آسمان سے	١٩

فصل گل مین میکشی کا ہے یہ چرچا دیکھیے
دختر رز پردے سے واعظ بھی ہے شیدا دیکھیے

ہو گیا قاتل بھی بعد قتل رسوا دیکھیے
سر چڑھا کیا بعد مردن خون میرا دیکھیے

اللہ اللہ کسقدر ہی دل مصفا دیکھیے
آپکے پیش نظر ہر دم ہے جلوا دیکھیے

مجکو پیری مین بھی ہی اسدرجہ شوق وصل یار
بن گیا ہون شکل آغوش تمنا دیکھیے

باغ عالم مین ہوا کب آپسے حاصل وصال
لے چلے ہم قبر مین داغ تمنا دیکھیے

اے فلک گردش سے تیری آجتک ہین نامراد
اپنے دل کی کب بر آئی ہے تمنا دیکھیے

وہ یہ کہکر وصل مین پہلو سے میرے اُٹھ گئے
پھر بڑھائیے آپنے دست تمنا دیکھیے

باغ مین گلہائے رنگا رنگ پر جوبن ہے کیا
صانع عالم کی قدرت کا تماشا دیکھیے

قتل کرکے پاس سے میرے کہان جاتے ہین آپ
رقص بسمل کا ذرا دم بھر تماشا دیکھیے

بیڑیان پہنے ہوے جاتا ہون زندان کی طرف
موسم گل مین یہ شور و شر ہے سودا دیکھیے

بال بال اپنا پریشان قیس کی صورت سے ہی
اسقدر ہے لیلی کاکل کا سودا دیکھیے

پھر نہین رہنے کا یکتائی کا دعوی آپکو
منہ نہ آئینے مین اپنا اے خود آرا دیکھیے

کاتب قدرت نے قسمت غیر مین لکھا وصال
داغ فرقت کا مری قسمت مین لکھا دیکھیے

آپ نے موسیٰ کو تو جلوہ دکھایا طور پر
اور ہمسے اسقدر ہوتا ہے پردا دیکھیے

مردے قبرون سے نکل آئے قیامت ہوگئی
آپکی رفتار سے محشر ہے برپا دیکھیے

درمیان مین پردہ غفلت اگر حائل نہو
دیکھیے جس سمت پھر تیرا ہی جلوا دیکھیے

جان مضطر تھی جگر بیتاب تھا دل بیقرار
ہجر مین صدمے اُٹھائے ہمنے کیا کیا دیکھیے

باغ عالم ہے تماشاگاہ صناع ازل
چھوٹے ہین گلہائے رنگارنگ کیا کیا دیکھیے

۱۳۷

صدمۂ فرقت رقیب روسیہ جھیلے گا کیا
سخت پتھر سے وفا کا ہے کلیجا دیکھیے

۱۳

خواب مین بوسے اگر ابروے جانانکے لیے
اے وفا پھر سر ہے تیرا تیغ بران کیلیے

فصل گل مین بلبل بے صبر سے ہوگا قرار
منع اے گلچین نکر سیر گلستان کیلیے

کرلے اے غافل جو کرنا ہو تجھے اعمال نیک
ایکدم وقفہ نہین عمر گریزان کیلیے

قید ہون کنج قفس مین اور آئی ہے بہار
کیون نہ تڑپون شکل بلبل سیر بستان کیلیے

رندے آشام ہون معبد ہے میرا میکدہ
دیر و کعبہ چاہیے ہندو مسلمان کیلیے

مصحف رخسار کی الفت نرکھون کسطرح
فرض ہے تعظیم قرآن ہر مسلمان کیلیے

شدت درد جدائی حسرت بوس و کنار
ہجر کی شب لاکھ صدمے تھے مری جان کیلیے

وصل کی شب مجھ سے منھ پھیرے ہے وہ سویا کیے
اک نہ اک صدمہ رہا ہر شب مری جان کیلیے

بنگیا ہے صورت دام بلا ہر موے تن
مجھ اسیر حلقہ ہائے زلف پیچان کیلیے

رابطہ شیر و شکر کی طرح دنیا مین رہا
سخت مشکل ہے نکلنا جسم سے جان کیلیے

دفن ہونگے جو وہان انکا نہین ہوگا حساب
ہے یہ رتبہ سرزمین کوے جانان کیلیے

سجدہ آدم کو فرشتون نے کیا روز ازل
کیا شرف اللہ نے بخشا ہے انسان کیلیے

اے وفا اسطرح کے جانباز ہم مقتل کو چلے

۱۲۸ — دوڑکر بوسے لب شمشیر براں کیلیے — ۱۶

نقاب بار رخ سے اٹھا دیجیے خدا کے لیے
جمال ہمکو دکھا دیجیے خدا کے لیے

شہید ناز کہاں دفن ہے پتہ نہ لگے
نشان قبر مٹا دیجیے خدا کے لیے

مریض عشق کو صحت ہو جان بچ جائے
اب ایسی اسکو دوا دیجیے خدا کے لیے

خدا نہ ہوش رہے دو جہان کا محشر تک
وہ جام مے کا پلا دیجیے خدا کے لیے

حضور ہجر مین آیا ہے لب پہ دم میرا
مے وصال پلا دیجیے خدا کے لیے

شراب صاف نہین میکدہ مین گر باقی
تو جام دُرد پلا دیجیے خدا کے لیے

کہین گے ساقی کوثر سے حشر مین ہم رند
مے طہور پلا دیجیے خدا کے لیے

نہین لگاتے جو ٹھوکر ہمارے لاشے کو
سنا کے قُم ہی جلا دیجیے خدا کے لیے

طریق عشق مین بھٹکے ہین خضر مدت سے
انھین بھی راہ بتا دیجیے خدا کے لیے

مسافران عدم راستے مین کیا گذری
عدم کا حال سنا دیجیے خدا کے لیے

حضور ناز سے کوچے مین دو قدم چلکر
قیامت آج دکھا دیجیے خدا کے لیے

دکھا کے تیر مژہ اپنے اے کمان ابرو
نشانہ دل کا اڑا دیجیے خدا کے لیے

نظر نہ آیا خدا بتکدے مین اے زاہد
حرم کی راہ بتا دیجیے خدا کے لیے

جمال یار نظر آئے ذرے ذرے مین
دوئی کو دل سے مٹا دیجیے خدا کے لیے

۱۲۹ — وفا کے نامہ عصیاں سے سب برے اعمال
شفیع حشر مٹا دیجیے خدا کے لیے — ۱۶

شباب انکا ہے زوروں پر نہ کیون شہرت ہو جوبن کی
کٹاری عاشقوں کی قتل پہ ہے تیر چتون کی

ہوا تجکو کھلا لاتا ہے جو صیاد گلشن کی
یہ ہے تاثیر اے بلبل ترے فریاد و شیون کی

مجھے مد نظر کیا روشنی طور ہو موسی
تجلی دیکھتا ہون مین کسیکی روئے روشن کی

بہار باغ کو لوٹا خزاں کی فوج نے آکر
صدا سے صاف ظاہر ہے نوا سنجان گلشن کی

بہار آئی ہے صدہا رنگ کے پھولے ہین گل ہر سو
ذرا کر لینے دے گلچین مجھے بھی سیر گلشن کی

مرا دل رشک گلشن داغ فرقت نے بنایا ہے
مین گھر بیٹھے کیا کرتا ہون گلچین سیر گلشن کی

جتو نکو عمر بھر پوچھا مگر بولے نہ کچھ منھ سے
کسیدن بھی نہ نکلی آرزو اے دل برہمن کی

بہار آئی تو کوئی تار بھی باقی نہین رکھا
اُڑائین دھجیان دست جنون نے جیب و دامن کی

مسی ملکر چلوگے تم اگر گلگشت کرنیکو
بدلجائیگی رنگت باغ مین گلہای سوسن کی

بہا کر خون میرا کر دیا سیراب قاتل نے
کہ آب تیغ کی مشتاق ہر اک رگ تھی گردن کی

تڑپتا ہون بہار گل مین اے صیاد مین کیا کیا
قفس مین یاد آتی ہے مجھے جسدم نشیمن کی

نہ اُٹھتا عمر بھر نقش قدم کیطرح پھر وان سے
جگہ معلوم ہو جاتی جو مجھکو اپنے مدفن کی

تمھارے تیغ ابرو سے شہادت جنکو حاصل ہے
نہ اُنکو غسل کی پروا نہ کچھ حاجت ہے مدفن کی

محبت دونون جانب کی اسی سے صاف ظاہر ہے
وہ پہنے ہین طلائی طوق مین زنجیر آہن کی

مین دیوانہ ترے دیوانون مین نازک طبیعت تھا
نہ نکلے بیڑیون سے بھی صدا فریاد و شیون کی

۱۸

فشار قبر کا کھٹکا نہ رہتا پھر وفا ہم کو
مدینے مین جگہ ملتی پس مردن جو مدفن کی

۱۳۰

ہوئے پر مجھ سے مجرم کو عنایت تو نے جنت کی
ہوئی بس انتہا اے میرے مالک تیری رحمت کی

ہراسان مین نہ دوزخ سے نہ خواہش مجکو جنت کی
ہوس بعد فنا ہے کوی یار رعنا طلعت کی

پس مردن پسند آتی ہمین کیا حور جنت کی
ادا کوئی نہ تھی ان مین بتان خوب صورت کی

تمنا کیون نہو دلکو مری اُس بت سے وصلت کی
اُٹھائی اب نہین جاتی ہے ایذا درد فرقت کی

رہین گے چپ قیامت تک نہ بولینگے نہ بولینگی
برہمن کیطرح تو نے بتون سے گر محبت کی

ہمین تو شام ہی سے انتہا کی بیقراری ہے
کٹیگی کسطرح کاٹے الٰہی رات فرقت کی

چھکایا تو نے غیرون کو پلا کر خم کے خم ساقی
مگر مجھ بادہ کش کو ایک ہی بوتل عنایت کی

خضر عرصہ سے بھٹکے پھرتے ہین رستہ نہین ملتا
حقیقت مین نہایت پر خطر ہے راہ الفت کی

ہوا ثابت فنا عالم کو ہے اور ہے بقا تجکو
الٓہ العالمین مینے جو وا چشم حقیقت کی

نہ آیا دھیان پیری مین تجکی یاد خدا دم بھر
بتون کی یاد مین کھوئی جوانی مینے غفلت کی

مری میت پہ جب سایہ فگن تھا ابر رحمت کا
لحد مین کیون نہ آتین پھر ہوائین باغ جنت کی

خدا کا شکر کرتا ہون کہ ہون مین اسکی امت مین
گواہی دی بتون نے جس پیمبر کی رسالت کی

گنہ ہونین بسر کی عمر اپنی اے خدا مین نے
رحیمی سے تری امید ہے پر مجکو رحمت کی

ہزارون طرح کے صدمے جدائی کے اٹھائے گئے
محبت چھوڑ دو ویسے بتان خوبصورت کی

طریق عشق گر چاہو تو ہمسے سیکھ لو آکر
خضر تمکو نہین معلوم راہین کوے الفت کی

نظارہ حسن جانانکا کبھی گر ہو گیا اسکو
تو آئینہ سکندر کا بنا تصویر حیرت کی

فرشتون نے ہمین ناحق جگایا قبر مین آکر
تھکے ماندے پڑے تھے ہمتو تھی نیند غفلت کی

١٣١

موے پر لے وفا ہم چھوٹے دنیا کی بکھیڑونسے
نہ آئے کسطرح کنج لحد مین نیند غفلت کی

٣٠

ندی امڈی جو چشم تر کی
بجھ جائیگی آگ سب سقر کی

تمنے جو مری طرف نظر کی
حالت ہوئی غیر دل جگر کی

آہ و فریاد مین بسر کی
ہم نے شب ہجر یون سحر کی

کامل ہون طریق عشق مین مین
پروا نہین مجکو راہبر کی

نکلا دم تن سے وصل کی شب
جب مینے صدا سنی گجر کی

ایذا ایسی ہے ہجر کی شب
امید نہین ہے مجھے سحر کی

انکو لپٹایا وصل مین جب
آواز آنے لگی گجر کی

یوسف نے کہا فداک روحی
جب تیرے جمال پر نظر کی

بیتاب ہے مثل مرغ بسمل
فرقت مین یہ شکل ہے جگر کی

بدلی مین چھپا فلک پہ خورشید
رخ سے جو ترے نقاب سر کی

فرقت میں کیا ہے جبر دل پر
سہتے تو نہ آہ عمر بھر کی

افسوس آیا ہے وہ زمانہ
کچھ قدر نہیں کسی ہنر کی

دیر و کعبہ میں گھر اسی کے
اے دل میں راہ لوں کدھر کی

صیاد کے گھر میں لگ گئی آگ
بلبل نے جب آہ پر اثر کی

ہر لحظہ کرے خدا کی طاعت
خلقت ہوئی اسلیے بشر کی

سن کر حال عذاب مرقد
تھرائے نہ روح کیوں بشر کی

معراج میں کیں خدا سے باتیں
دیکھو یہ منزلت بشر کی

کی سینے نظر تو کہا سینے ہو بل
اللہ ری نزاکت اس کمر کی

١٣٤

ہے فوق وفا ملائکہ پر
اللہ ری آبرو بشر کی

١٧

نظر ہنسنے میں جب آئی چمک دندان دلبر کی
رہی کچھ قدر آنکھوں میں نہ میرے سلک گوہر کی

نہ دنیا کی طلب ہے اور نہ خواہش ہے مجھے زر کی
خدا سے ہے دعا وصل بتان سیم پیکر کی

غضب بانکی ادا ہے اس مری ترک ستمگر کی
ہے ابرو صورت شمشیر مژگان شکل نشتر کی

وہ مشتاق شہادت تھا جو قاتل سر جدا کرتا
دہان زخم سے میں چوم لیتا باڑھ خنجر کی

بہت مدت سے مشتاق شہادت ہوں میں اے قاتل
روانی آج دکھلا دے مجھے تو اپنے خنجر کی

تڑپ تھی برق کی مانند اور اختر شماری تھی
کہیں کیا آپ کی فرقت میں ہم نے صبح کیونکر کی

نہ ہو دعوی حسینان جہان کو حسن پر اپنے
بنانے میں یہ آئینے کی حکمت تھی سکندر کی

خضر کے ساتھ جا کر چشمہ حیوان سے پھر آیا
ذرا دیکھے کوئی برگشتگی بخت سکندر کی

نہ منہ دیکھا جو آئینہ میں میری ماہ طلعت نے
نہ نکلی بعد مرنے کے بھی کچھ حسرت سکندر کی

کرو آرائش اپنی دیکھ کر آئینہ تم جس دم
وہیں جا لگ گئی اے جان جہان قسمت سکندر کی

لگانا تھا جگہ تا سر بجز کی آئینہ مرقد پہ
کہ روشن جس سے ہو جاتا یہ تربت ہے سکندر کی

مرے پر بھی رہا سودا جو زلف یار کا مجکو
اڑا دونگا مین وحشی دھجیان دامان محشر کی

تڑپکر روح جسم زار سے نکلی شب وصلت
ہوئی جب گوش زد میری صدا اللہ اکبر کی

بگولے کی طرح صحرا بصحرا خاک اڑاتا ہون
مجھے سودے مین یاد آتی ہے جب زلف معنبر کی

غضب ہے بندش مضمون الا ڈھنگ شعرونکا
جہان مین دھوم ہو کیونکر نہ پھر مجھ سے سخنور کی

وہ میکش ہون کہ ساقی جا پہونچونگا ہجر مین اسکے
بہار گل مین پہلو سے اگر بنت العنب کی

وفا اللہ کی درگاہ مین اپنی دعا یہ ہے
رہے دلمین محبت آل و اصحاب پیمبر کی

ہوس ایسی ہے پیری مین بھی دلکو زندگانی کی
دعا اللہ سے کرتا ہون مین عمر جاودانی کی

ہوئی جب سے مری دلکو جدائی یار جانی کی
غم و رنج والم نے آکے ہمین میہمانی کی

گرے بیہوش ہوکر طور پر ایسے ہوے بیخود
صدا کانون مین جب موسی کی آئی لن ترانی کی

سنی ہم نے نہ کوہ طور پر آواز تک کوئی
صدا ہمین کیا فقط موسی ہی تک تھی لن ترانی کی

عدم کے جانیوالونپر خدا جانے کہ کیا گذری
خبر ملتی نہین افسوس ملک جاودانی کی

زمانہ آیا پیری کا چلو جنت کو دنیا سے
ہوس کیا خضر کی صورت ہو عمر جاودانی کی

سفیدی جب نمایان ہوگئی بالونمین دل بولا
کہ لو ہے ہے خزان پہونچی ہے گلزار جوانی کی

بتون پر تو رہا شیدا نہ کی یاد خدا دم بھر
ارے غافل بسر غفلت مین تو نے نوجوانی کی

حسینان جہان تھے جسقدر سب مجھپہ مرتے تھے
ارے ہمدم یہ کیفیت تھی میری نوجوانی کی

مے گلگون پیا کرتا ہون میخانے مین ہر دم
کہون کیا تجھسے کیفیت بہار نوجوانی کی

ہمین کروٹ بدلنا بھی نہایت شاق ہوتا ہے
تمہارے ہجر مین حالت یہ پہونچی ناتوانی کی

لحد سے پھر گئے منکر نکیر آکر نہ پہچانا
یہ تیرے ہجر مین طاری تھی حالت ناتوانی کی

کبھی منہ سے نہ لیوے یہ غرور حسن ایسا تھا
برہمن نے بتونکے در پہ برسون پاسبانی کی

تڑپکر رہگیا مین قیدخانہ مین وہ میکش تھا
صراحی جب نظر آئی شراب ارغوانی کی

مین ایسا رند میکش تھا بہار گل جب آتی تھی
بغل مین رہتے تھی بوتل شراب ارغوانی کی

تڑپتا دلکو جب دیکھا کہا رشک مسیحا سے
دوا اللہ کر دیجے مری درد نہانی کی

پکڑ کر رہگیا دل دونون ہاتھون سے ستمگر بھی
سنی جب داستان اُسنے مری درد نہانی کی

کہا احباب نے میرے جو دیکھا زرد چہرہ کو
یہ کسکے عشق نے دو دی ہمین رنگت زعفرانی کی

عزیز و اقربا ہم جن پہ مرتے تھے دم آخر
نہین امید اُنسے وہ پلائین بوند پانی کی

۱۳۴

زمانے مین وفا تجھسا بھی بدقسمت نہین کوئی
کہ ابتک تو کسینے بھی نہ تیری قدردانی کی

۱۲

بتون کے عشق سے ہم باز آ نہین سکتے
کسیطرح خط قسمت مٹا نہین سکتے

تلاش یار مین کھویا گیا ہون مین ایسا
کہ مجکو خضر بھی رستہ بتا نہین سکتے

کسیدن آکے کرم کیجیئے تو بہتر ہے
شب فراق کے صدمے اُٹھا نہین سکتے

محتسب کا زمانے مین دور دورہ ہے آج
کہ میکدے کی طرف رند جا نہین سکتے

جو ہوگیا کوئی کشتہ حضور کی لب کا
تو پھر مسیح بھی اسکو جلا نہین سکتے

وہ ہل نہ جائے دل اُسکا ابھی وہ کمسن ہے
ہم اپنی لاش پہ اُن کو بلا نہین سکتے

گناہ کرنے سے اپنے ہمین ندامت ہے
خدا کو حشر مین ہم منہ دکھا نہین سکتے

دلاؤ وہ اپنے شکایت سمجھ کے بگڑینگے
ہم اُنکو حال شب غم سنا نہین سکتے

لحد پہ آئے ہین ہمراہ لیکے غیرون کو
مرے جلانے سے وہ باز آ نہین سکتے

سنا ہے مژدۂ فصل بہار بلبل سے
گل اپنے جامے مین پھولون سما نہین سکتے

وہ بیٹھے ہین شب وصلت ہی شرم و اُنکو
ہم اپنے دست ہوس کو بڑھا نہین سکتے

ہم اتنے لائے ہین ہمراہ دفتر اعمال
میان عرصۂ محشر سما نہین سکتے

کمر کے عشق نے معدوم کر دیا ہمکو
عدم کا قصد کرین کیا کہ جا نہین سکتے

عجیب سحر ہے پچھوان پریرخونکا وفا

١٣٥	کہ مار ڈالتے ہین اور جلا نہین سکتے	١٦

کسی کے ہجر مین یہ جان زار ہوتا ہے
کہ مثل برق تجھے بے قرار ہوتا ہے

بہار گل ہین یہ رنگا رنگی بار ہوتا ہے
گلے مین شیشونکے پھولونکا ہار ہوتا ہے

لحد مین بعد فنا وہ فشار ہوتا ہے
کہ جس سے شق مرا سارا مزار ہوتا ہے

کہا دکھا کے مرے ترک نے وہ نوک مژہ
یہ تیر تیرے کلیجے کے پار ہوتا ہے

بوقت نزع رواں ہون جو آنکھ سے آنسو
نزول رحمت یہ پروردگار ہوتا ہے

تو مجھکو بھول گیا بندگی۔ تو نے کی کی
سوال تجھسے یہ روز شمار ہوتا ہے

جو نیک و بد مرے لکھتے ہین کاتب اعمال
انھین کے دوش پہ بھی میرا بار ہوتا ہے

کہا چمن مین یہ بلبل نے ہنسکے ہر گل سے
تمھین گلے کا حسینون کی ہار ہوتا ہے

وہ کہتی ہین کہ نہ پہناؤ وصل کی شب مین
وبال جان مجھے پھولون کا ہار ہوتا ہے

پیے گا توڑ کے توبہ کو تو بھی مے واعظ
یہ رنگ تیرا میان بہار ہوتا ہے

زبان سے اپنے نہ منصور کہہ انا الحق تو
کہ سر ترا ابھی بالاے دار ہوتا ہے

شب فراق نکل جاے تن سے دم کیونکر
ابھی زیادہ مجھے بے قرار ہوتا ہے

شروع شام سے گھبرا نہ ہجر مین اے دل
تمام رات تجھے بے قرار ہونا ہے

پس وفات نہ پختہ لحد بنائے کوئی
کہ بے نشان نشان مزار ہوتا ہے

یہ روٹھکے کہتی تھی تکیون ہر جگہ حسرت
نکل اس جگہ یہ بنا اک مزار ہوتا ہے

وہ رند ہین کہ نچھوڑین گے میکدہ مر کر
خم شراب کے ملحق مزار ہوتا ہے

١٣٦	جہاد نفس کی ہے فکر اے وفا لازم یہ پیش معرکہ گیر و دار ہوتا ہے	١٩

ہر اک کو شوق می پیتر گال ہوتا ہے
بہار گل مین عروج کلال ہوتا ہے

یہ اضطراب شب غم سے حال ہوتا ہے
تڑپ تڑپ کے مرا انتقال ہوتا ہے

جو اُنکی زلف کا دلکو خیال ہوتا ہے | اسیر دام بلا بال بال ہوتا ہے
خطا پر اپنی اگر انفعال ہوتا ہے | کمال سہل سے پھر انتقال ہوتا ہے
بوقت نزع سے مجھے یہ خیال ہوتا ہے | خدا ہی جانے مرا کیا مآل ہوتا ہے
کبھی کرینگے نہ بھولسے اپنی زینت وہ | یہ میرے مرنیکا اُنکو ملال ہوتا ہے
عروج پائیگی پیری مین شاعری اپنی | کمال مجکو بوقت زوال ہوتا ہے
جنونکا دشت کے تنکے بسان قیس خزین | جنون غضب کا مجھے ایکی سال ہوتا ہے
بہار آئی چہک عندلیب گلشن مین | گیا فراق گلون سے وصال ہوتا ہے
بتادے مجکو برہمن یہ دیکھکر پوتھی | کہ مجکو یار سے کسدن وصال ہوتا ہے
بہت خفیف روانی ہے نبض مین میری | ضرور آج مرا انتقال ہوتا ہے
سفید بال جو دیکھے تو میری دلنے کہا | کہ کوئی دم مین مرا انتقال ہوتا ہے
تمام عمر گناہون مین کٹ گئی میری | لحد مین بعد فنا کیا مآل ہوتا ہے
کیے گناہ ہزارون نہ کوئی نیکی کی | خدا کے سامنے اک انفعال ہوتا ہے
بوقت نزع رواں ہونگے آنکھ سے آنسو | گنہ پر اپنے مجھے انفعال ہوتا ہے
جو اُنکی آنکھونکی گردش مین دیکھ پاویگا | تو ایکدم کا بھی جینا وبال ہوتا ہے
نکر غرور تو دولت پر اپنی اے منعم | پس فنا ترا سرمایہ کمال ہوتا ہے
تو کسکا بندہ ہے امت مین کس نبی کی ہے | لحد مین تجھسے یہ غافل سوال ہوتا ہے
شب وصال نہ اُنکے گلے لپٹ جانا | مزاج اُنکا ہے نازک ملال ہوتا ہے

سفر کریگا وفا ایکدن جہان سے ضرور
تمام اہل سخن کو ملال ہوتا ہے

شب وصال جو وہ رخ بے نقاب ہوتا ہے | نظارہ اُنکا ہمین بے حجاب ہوتا ہے
نکر جو جسنے بدی کے سوا کوئی نیکی | پھر اُسکا حشر کے دن کیا حساب ہوتا ہے

بہار آئی ہے رونق یہ میکدہ ہوگا
دعائے بادہ کشان مستجاب ہوتا ہے

ہزار مے کی مذمت بیان کرے واعظ
خود ایکدن اسے مست شراب ہوتا ہے

کہان تو چھپکے چلا میکدہ سے اے زاہد
کہ نوش جان ابھی جام شراب ہوتا ہے

شب فراق نے پیسا ہے ہر گھڑی مجکو
لحد مین اس سے سوا کیا عذاب ہوتا ہے

شب وصال جو پہلو سے اٹھکے جائینگے آپ
تو میرے دلکو عجب اضطراب ہوتا ہے

کیا ہو جسنے نہ دنیا مین نیک کام کوئی
گناہگار دون مین وہ لاجواب ہوتا ہے

جگا کے ہمکو نکیرین گر کرین گے سوال
لحد مین خواب ہمارا خراب ہوتا ہے

سوال بوسہ مین اُسسے کرونگا وصل مین جب
بسان زلف انھین پیچ و تاب ہوتا ہے

بہار مین جو چڑھاؤن گا خم کے خم مین ند
تو محتسب کا کلیجا کباب ہوتا ہے

نہ آسمان رہے گا نہ اس زمین کا نشان
بروز حشر عجب انقلاب ہوتا ہے

حسین جہان کے یکتا ہین بیوفائی مین
پھر اُنسے دلکا لگانا خراب ہوتا ہے

وہ تیرے خانہ دل مین ہے جلوہ گر غافل
نہ جا کہ دیر و حرم مین خراب ہوتا ہے

اگر لگاؤ گے دل بے وفا حسینون سے
وفا شباب تمھارا خراب ہوتا ہے

فصل گل مین یہ دعا ہے بلبل ناشاد کی
اب خدا صورت نہ دکھلائے کبھی صیاد کی

عشق بلبل رنگ گل دونون کو یا یاد شباب
کھول کر آنکھین جو سیر عالم ایجاد کی

جب سے بلبل کو قفس مین قید جب سے کر لیا
دونی رونق ہوگئی ہے خانہ صیاد کی

بلبلین بیتاب ہوکر آشیانے سے گرین
جب خبر گلشن مین پائی آمد صیاد کی

قتل ہوگا کونسا جانباز دیکھین بے گناہ
آج کچھ تیوری پہ بل ہے اس ستم ایجاد کی

جب مین دیوانہ مقید ہو کے زندان مین گیا
بیڑیون نے دی صدا مجکو مبارکباد کی

اے بت کافر نہ تیرا دل پسیجا حیف ہے
ہل گیا عرش خدا تک مینے جب فریاد کی

مر گیا کرتے نہ پایا سیر گلزار ارم
دل کی دل ہی مین رہی سب آپ نزد شداد کی

روح چھپتی پھرتی ہے ہر عضو مین ہنگام نزع
کیا بھری ہے دل مین الفت آخر آباد کی

طفل ابجد خوان ہے رشک صد اوستاد کے
مدرسے مین عشق کے حاجت نہین استاد کی

لیگیا شوق شہادت قتلگہ مین سر کے بل
دیکھ لے شمشیر عریان مینے جب جلاد کی

باغبان صیاد دونون درپئے آزار ہین
جائے گریہ بیکسی ہے بلبل ناشاد کی

لوٹ لی فوج خزان نے سب بہار بوستان
یہ صدا ہے عندلیب خانمان برباد کی

وصل شیرین کے مزے پرویز تو لوٹا کیا
رائگان ہیہات سب محنت ہوئی فرہاد کی

فصل گل مین کیا مرا دست جنون دروینہ تھا
روز سو سو بار توڑین بیڑیان فولاد کی

شمع محفل روتے روتے ہو گئی بالکل تمام
حالت پروانہ بیتاب جسدم یاد کی

کعبہ و بتخانہ پر اے یار کیا موقوف تھا
جسجگہ بستر لگایا ہمنے تیری یاد کی

آگئے جب گلہاے رنگا رنگ صحرا مین نظر
صحبت اہل وطن غربت مین ہمنو یاد کی

ایسے کانپے آسمان پر آسمان گرنے لگے
ہجر مین اس ماہ کے جب آہ و فغا فریاد کی

تواریخ شادی و تولد و انتقال حضرات از محمد فصیح اللہ مولف دیوان ہذا

تاریخ وفات شیخ امام بخش ناسخ مرحوم

رشک سے دار شیخ ناسخ شاعر نازک خیال
جب ہوئے جنت کو راہی چھوڑ کر دار فنا

چار سو محشر بپا ہے نالہ و فریاد سے
کہہ رہا ہے ہر بشر وا حسرتا وا حسرتا

رونق بزم سخن دنیا سے ہی ہے اٹھ گئی
شعر فہمی شعر گوئی کا مزا جاتا رہا

از پئے تاریخ رحلت فکر تھی مجکو کمال
تھا دل اندوہگین گو رنج و غم مین مبتلا

یون سروش غیب نے مجکو صدا دی بہر سال
آسمان شاعری کا ماہ تابان لکھ وفا

تاریخ وفات مولانا مولوی حافظ محمد اصغر مرحوم مفتی عدالت العالیہ لکھنو خاص

چو مولانا محمد اصغر ابو لحے
کہ بود او عالم بے مثل و یکتا

درین عالم چو دیدہ بے ثباتی   روانہ شد بسوے دارِ عقبا
ز فوت او زمانہ گشت غمگین   سیہ پوشی نمودہ پیر و برنا
وفا از بہرِ تاریخش رقم کرد   کہ شاہ عالمان رفتہ ز دنیا

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد ظہور اللہ مرحوم مفتی عدالت العالیہ لکھنؤ خاص

مفتی شرع پاک ختم رسل   چون رہِ ملک جاودان گرفت
سال تاریخ او نوشت وفا   بجنان پیشواے عالم رفت

تاریخ وفات جناب خواجہ حیدر علی آتش مرحوم استاذ الاستاذ خود

خواجہ حیدر علی نازک خیال   تا فتہ امروز از دنیا چو رو
در سخن آتش تخلص مے نمود   داشتہ در نکتہ دانان آبرو
فیض او بر ہر کہ و مہ عام بود   عالمے شاعر شدہ در لکھنؤ
در گلستان سخن مانند گل   داشتہ بحید کلامش رنگ و بو
حیف گردش آسمانِ دون ہلاک   رونق گلزار جنت شد ازو
مشتہر گردیدہ چون حال وفات   شد روان جیحون ز چشم ہر عدو
گریہ می سازند شاگردان ز غم   زین سبب برپاست محشر چار سو
اے وفا بودم ازین غم گو ملول   بہر سالش بود در دل جستجو
دل ندا زد سال فوت از روی آہ   شاہ اقلیم سخندانی بجو

تاریخ وفات جناب مولوی محمد اکرام اللہ مرحوم ماموں حقیقی خود

حیف عالم درین جہان فنا   مبتلا گشتہ در وبا ناگاہ
مرض لا دوا چو شدت کرد   حال زارش شدہ کمال تباہ
ماہ شوال و نوزدہ تاریخ   شد روانہ سوے عدم صد آہ
چون رسید این خبر بہ فیض آباد   دل من کرد نالہ جانکاہ

سال تاریخ او نوشت وفا — زجہان رفت بے نشان صد آہ

تاریخ ولادت برخوردار محمد عبد الحی پسر مولوی عبد الحلیم عرف حشمتی

یافت عبد الحلیم نور نظر — در زمانہ شود ستودہ خصال

سال میلاد او نوشت وفا — مہر افلاک حشمت و اقبال

تاریخ ولادت عزیزی محمد عبد الاحد پسر جناب مولوی عبد الرحیم صاحب قبلہ

آج عبد الرحیم مولانا — شکل گل ہون کسطرح خندان

دیا خالق نے دوسرا فرزند — اے وفا غیرت مہ تابان

کہدو سال ولادت اُنسے تم — کہ یہ نور نظر ہے راحت جان

تاریخ ولادت عزیزی شجاعت علی فرزند جناب شیخ سعادت علی صاحب قبلہ

یافت خالق گلے زباغ امید — نغمہ زن بلبل تمنا گشت

صورتش رشک مہر تابندہ — بر جمالش زمانہ شیدا گشت

اے وفا گفت سال ہاتف غیب — نور عین سعید پیدا گشت

تاریخ وفات جناب مولانا مولوی محمد احمد مرحوم صاحبزادہ مولانا احمد انوار الحق رحمہ

چو مولانا محمد احمد امروز — روانہ شد بسوئے ملک جاوید

چگویم اے وفا توصیف ذاتش — کہ او بودہ غریق بحر توحید

پئے سالش زمن ہاتف ندا کرد — نسیم خلد روح پاک گردید

تاریخ وفات جناب مولانا مولوی محمد ولی اللہ مرحوم عم کلان فخر الدین محمود

شدہ رخصت ابی حنیفۂ وقت — زین جہان جانب عدم صد ہای

پے سالش نوشت کلک وفا — کہ ستون حرم فتاد از پای

تاریخ وفات جناب خواجہ زبیر مرحوم شاگرد شیخ ناسخ وزیر حیدر شکوہ

[illegible] — [illegible]

فخر اُستاد انھیں کہوں تو بجا — ایسے نازک خیال ہوتے ہیں
آج وہ کوچ کرکے دنیا سے — کشتے شاعری تڑپتے ہیں
سال صنعت جو ڈھونڈا دل نے کہا — آپ کا سے کو جان کھوتی ہیں
زبر و بینات مجسم ہیں — سن رحلت نمو ہوتے ہیں
اے وفا سے یہ مصرعۂ تاریخ — ہائے جنت میں آج سوتی ہیں

تاریخ وفات شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی بر صفحے جبل

شیخ ابراہیم ذوق دہلوی — شد روانہ سوے جنت ای ہای
ہاتف غیبی بسال او وفا — گفت از من ذوق یکتا وای وای

تاریخ وفات جناب میر وزیر علی صبا مرحوم اُستاد خود در شاعری

صبا در شاعری بودہ محقق — کہ عرفی روبرو لیش بود جاہل
درین فن داشتہ بے حد کمالے — نبودہ ہیچ کس او را مقابل
چو اصلاحے کسے را داد یک بار — بفن شاعری گردید کامل
نہایت داشت در دل خاکساری — نبود از مرگ خود یک لحظہ غافل
ز اسپ افتاد در ماہ مبارک — حواس و ہوش شد فی الفور زائل
شدہ از گوش و بینی خون جاری — ہمین ماندہ دو روزہ حالت دل
ز دنیا شد روانہ روز ثالث — شدہ روحش میان خلد داخل
ز حال فوت او گشتم چو آگاہ — حواس خمسۂ من گشت زائل
وفا از بہر سال انتقالش — رقم کردم کہ بود اُستاد کامل

تاریخ شہادت امیر المجاہدین مولانا مولوی سید امیر علی شاہ شہید علیہ الرحمہ

امیر علی سرور غازیان — کہ زو نام نیکو بود در جہان

بجا لیش مکانے ز راہ فساد | نمودند تعمیر با عز و شان
بہ تحقیق چون این خبر را شنید | شد از چشم او اشک خونین روان
نمودہ بکفار عزم جہاد | ز ہر سوے گرد آمدہ مردمان
ہنودان شنیدند چون این خبر | توافق نمودند با حاکمان
علی نقی خان وزیر اودھ | برشوت ستانے شدہ مہربان
بفرمان او لشکر بادشاہ | بدنبال او شد زہر سو دوان
بہ بہلسر کہ قرب ردولی بود | زدہ خیمہ آن سرور غازیان
زہر سو ہدف کردہ آن جمع را | بہ بندوق و توپ و بہ تیر و کمان
گروہے فراری شد از بزدلے | تنے چند ماندہ زہمراہیان
بہ ہفتاد و دو تن مراد چون حسین | تصدق براہ خدا کرد جان
سر او بہ ام سران سپاہ | بہ پیش وزیر اودھ شد روان
چہ عرصہ وہم صورت کربلا | بر او جملہ حالات گشتہ عیان
دریغا کہ کردند مثل حسین | بزیر زمین جسم بے سر نہان
چو شش ماہ بعد شہادت گذشت | نمود انقلاب دگر آسمان
بملک اودھ پادشاہی نماند | تسلط نمودند نصرانیان
وفا یافت سال شہادت زغیب | کہ شاہ شہیدان ہند ہست آن

تاریخ وفات مولانا مولوی محمد خلیل اللہ مرحوم عم کلان خود

مرے عم معظم میرے قبلہ | روان فردوس کی جانب [illegible]
خبر رحلت کی جب آئی وطن مین | ہوا بے انتہا اندوہ مجھکو
زبر اور بینہ منقوطہ مین تم | وفا تاریخ رحلت انکی لکھدو
وعائیہ ہے تاریخ ۱۱۰ [illegible] | کہ [illegible] ارم آرا [illegible]

تاریخ وفات فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق شاگرد ناسخ مرحوم

ایک عالم کی یہ ہے بد قسمتی — برق جو دنیا سے وہ دن سو اٹھ گیا
یوں وفا نے لکھدیا سال وفات — شاہ اقلیم سخن سے ہے ہوا ۱۲

تاریخ وفات حضرت مولانا مولوی جمال الدین احمد نبیرہ حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہ

زین جہان مولوی جمال الدین — عزم فرمود سوے باغ ارم
بود ذاتش بہر علوم و فنون — عالم بے مثال در عالم
آنچنان بود او شجاع و دلیر — بود کمزور پیش او رستم
پیش جود و سخاے او از دہر — کالعدم شد سخاوت حاتم
بود ذاتش بہر صفت موصوف — ہست زیبا ہر انچہ مدح کنم
ہر صغیر و کبیر در غم او — اشک ریزان ز دیدہ پر نم
بہر تاریخ رحلت موصوف — در دل خویش فکر می کردم
از وفا گفت روح او پے سال — کہ جنان خوابگاہ یافتہ ام ۱۲

تاریخ وفات والد ماجد خود مولانا مولوی محمد عظیم اللہ مرحوم بمقام قصبہ رسڑا

حضرت مولوی عظیم اللہ — قبلۂ دین و کعبۂ ایمان
حیف و صد حیف یکہ و تنہا — در سفر کرد عزم باغ جنان
شد مزارش بقصبۂ رسڑا — در گلستان تاجر ذی شان
ہست مشہور نام آن تاجر — عبد غفار حاتم دوران
یازدہ از ربیع اول بود — روز آدینہ شد روان بجنان
کلمۂ لا الہ الا اللہ — بود وقت اخیر ورد زبان
اینچنین حادثہ چو کرد ظہور — از دلم رفت صبر و تاب و توان
اے وفا از براے سال وفات — بود در جستجو دل نالان

گرز فلک آمد این ندا در گوش | در جنان یافت اور رفیع مکان

تاریخ وفات جدم مولانا مولوی حفیظ اللہ مرحوم دارغہ عدالت فیض آباد در عہد شاہی

میرے دادا کا انتقال ہوا | کیون نہ روئین اونکی فرقت مین
ہے جو مشہور شہر فیض آباد | تھے وہ افسر وہان عدالت مین
انکا ثانی نہ تھا زمانے مین | فیض بخشی مین اور سخاوت مین
خوش نصیب ایسے کسنے دیکھے ہین | کی بسر ساری عمر راحت مین
کل تلک احباب اور عزیز و قریب | سب تھے مصروف انکی خدمت مین
آج گردون دون کی گردش سے | سو رہے ہین وہ کنج تربت مین
سال رحلت لکھون مین انکا وفا | دفعتاً آگیا طبیعت مین
ناگہان یہ صداے غیب سنی | رونق افروز ہین وہ جنت مین

دیگر بطرز زبر و بینات معجمہ

جد امجد میرے جنت کو گئے | اس سبب سے ہے مری حالت تباہ
مینے صنعت مین جو فکر سال کی | یون کہا ہاتف نے مجھسے آہ آہ
حرف معجم کے زبر اور بینات | جمع کر تاریخ ہے بے اشتباہ
یون لکھا پھر مصرعۂ سال وفا | گلشن فردوس مین ہے خوابگاہ

تاریخ وصال حضرت پیر مرشدی مولانا مولوی حافظ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز

میرے مرشد نے کیا آج ہی دنیا سے حجاب | کیا بیان ہو جو ہوا ہے مرے دل کو صدمہ
اونکو ابدال کہون مین تو غلط فہمی ہے | کیونکہ اس سے بھی سوا انکو تھا حاصل رتبا
جو زبان سے کیا ارشاد وہ ہوا دم مین عیان | ایسا کامل تو کسی نے کہین دیکھا نہ سنا
سوجھتا کچھ نہین اس رنج و الم مین مجکو | تیرہ و تار نظر مین ہے مرے ارض و سما
ہوش باقی نہین اس غم مین مگر بہر سال | غوطہ زن بحر تفکر مین ہوا دل جو مرا

غیب سے آئی یہ آواز مرے کانون مین | حامل عرش خدا آج ہوے لکھدے وفا

تاریخ ولادت برخوردار افہام اللہ سلمہ فرزند مولوی انعام اللہ صاحب

جناب مولوی انعام صاحب | نہون کیون شادمان فرزند پاکر
سعادتمند ہو یارب یہ فرزند | کرے نام اب وجد کو منور یہ
ہر اک علم و ہنر مین ہو یہ کامل | نہ ہو دنیا مین اسکا کوئی ہمسر
صد و سی سال رکھ اسکو سلامت | خضر کے زندگی یارب عطا کر
اسے کثرت سے تو اولاد دینا | پئے روح شفیع روز محشر
وفا لکھدو یئے سال ولادت | کہ نور العین سے روشن ہوا گھر

تاریخ ولادت دختر خود سلمہا

چو در خانہ ام ای وفا بعد مدت | شدہ دختر نیک امروز پیدا
دعائیہ ہاتف بسال ولادت | شود عمر او بیست و نہ سال گفتا

تاریخ وفات جناب مولانا مولوی نعیم اللہ مرحوم عم والدین خود وفا

چو مولانا نعیم اللہ بصد شوق | سوے خلد برین امروز بشتافت
وفا تحریر کردم مصرعۂ سال | کہ گلزار ارم آرام گہ یافت

تاریخ کدخدائی مولوی عبد الحی پسر مولوی عبد الحلیم صاحب

شدہ کدخدا مولوی عبد حی | جوان حسین رشک سرو پری
وفا سال عقدش نمودم رقم | بیک برج آمد مہ و مشتری

تاریخ وفات حکیم صحت الدولہ سید مرزا خان بہادر مرحوم

حکیم غیرت بقراط صحت الدولہ | بہند جان بجہان آفرین سپرد او
ندید چون بجہان جای امن و آسائش | شتاب رفت سفر زین مقام مرد او
رقم نمود وفا بہر سال رحلت او | حکیم تجربہ کار زمانہ مرد او ست

تاریخ وفات جناب میر علی اوسط رشک تلمیذ ناسخ مرحوم

رشک یکتاے زمان تلمیذ ناسخ آہ آہ ‌ ‌ بود لے رشک آفتاب آسمان شاعری

بہر تاریخ وفات او دل من اے وفا ‌ ‌ گفت اے وا عندلیب بوستان شاعری

تاریخ وفات جناب مولوی حافظ حاجی محمد عبد الحلیم ناظم عدالت فوجداری ملک دکن

قبلہ و کعبہ و برادر من ‌ ‌ بود از بندگان خاص خدا

عالم و حافظ کلام مجید ‌ ‌ حاجی کعبہ بود در اسما

تا شدہ منتقل و نحو اصد شد ‌ ‌ گشت ساز و چو آسمان وفا

نام او شہرہ بہ ہفت اقلیم ‌ ‌ بود عبد الحلیم مولانا

کرد رحلت میان ملک دکن ‌ ‌ شد از و زیب جنت الماوا

بست و شش بود از مہ شعبان ‌ ‌ گو سفر کردہ سوے ملک بقا

ہاتفم گفت سال تاریخش ‌ ‌ عالم با عمل نمود قضا ۱۲۸۵ھ

تاریخ وفات مرزا اسد اللہ خان غالب مرحوم دہلوی

غالب نامور ز دار فنا ‌ ‌ بسوے خلد گشت راہ گراے

از پے طالبان فن سخن ‌ ‌ بود مانند خضر راہنماے

بہر تاریخ چون نمودم فکر ‌ ‌ در دل خویش اے وفا صد ہاے

گفت ہاتف بسال تاریخش ‌ ‌ بلبل گلشن سخن صد واے ۱۲۸۵ھ

دیگر در زبر و بینہ منقوطہ

بپا کیون نہ محشر ہو بہر چار سو ‌ ‌ ارم کو گئے غالب دہلوی

بلا شک تھے وہ شاہ ملک سخن ‌ ‌ نہ تھا انکا ثانی جہان مین کوئی

زبر بینہ حرف منقوطہ ہین ‌ ‌ نکل آئی تاریخ جب فکر کی

وفا نے لکھا مصرعہ سال فوت ‌ ‌ زمانے سے نازک خیالی اوٹھی ۱۲۸۵ھ

تاریخ ولادت برخوردار محمد عبد الباقی پسر دوم مولوی علی محمد

میرے بھائی علی محمد کو — آج اللہ نے دیا ہے پسر
ازسر اوج لکھدو سال وفا — عالم شرع ہو یہ نور نظر

تاریخ ولادت برخوردار محمد ہدایت اللہ سلمہ پسر مولوی شرافت اللہ صاحب

وفا عو پیچا نم شرافت اللہ را — خدای پاک عطا ساخته چو نور نظر
زروی اوج نوشتم بسال مولودش — رسد بعمر طبیعی شود ز اہل ہنر

تاریخ وفات جناب مولانا محمد یوسف مفتی عدالت لکھنؤ رحمہ اللہ تعالی

مرے عم اعظم مرے اوستاد — کہ ہر فن مین جنکا نہین تھا جواب
زمانیکے عالم تھے مثل نجوم — تھا حاصل انھین رتبۂ آفتاب
مدار انکے فتوے پہ حاکم کا تھا — انھین مفتی شرع کا تھا خطاب
برائے زیارت مدینے گئے — جہان ہے مزار رسالت مآب
دعا کی یہین موت آئے مجھے — ہوئے جب زیارت سے وہ کامیاب
رسول خدا کے جو مہمان تھے وہ — خدا نے دعا انکی کی مستجاب
تھی انیسوین ماہ ذیقعدہ کی — کہ خلد برین کو گئے وہ جناب
مریدون مین تھے شاہ انوار کے — ہے آگاہ اس سے ہر اک شیخ و شاب
یہ صدمہ ہوا مجکو بے انتہا — نہین تھمتے رونے سے چشم پر آب
وفا دلکو میرے یہی فکر تھی — کہ ہو انکی تاریخ بھی لاجواب
پئے سال آئی ندا غیب سے — گئے خلد مین بے حساب و کتاب

تاریخ ولادت برخوردار محمد یوسف عرف مفتی سلمہٗ

آج قاسم کو دیا حق نے پسر — ہو رہی ہے اسکی شہرت چارسو
ای وفاؔ سال ولادت یون لکھو — یہ پسر ہے مہ لقا و خوبرو
۱۲۸۸ ہجری

تاریخ وفات ہمشیرہ خود یعنے والدہ نصیر الحق سلمہٗ

چو ہمشیرہ من بعین شباب — روان شد بخلد برین آہ آہ
خمیدہ کمر کرد این حادثہ — زغم ساختم حالت خود تباہ
وفاؔ از پے سال تاریخ او — نوشتم بفردوس شد خوابگاہ
۱۲۹۱ ہجری

تاریخ وفات جناب سلطان الذاکرین سید میر علی انیس مرحوم

ذاکر نامور جناب انیس — کہ نبودہ نظیر او وائے وائے
سال رحلت نوشت کلک وفاؔ — ذاکر آل مصطفےٰ صد ہائے
۱۲۹۱ ہجری

تاریخ وفات طبیب کامل حکیم شیخ محمد علی عرف حکیم نبا مرحوم

چون محمد علی نبا آہ — در جہان بود رشک افلاطون
ساخت رحلت ازین جہان فنا — شد روانہ ز چشم من جیحون
بہر تاریخ او نوشت وفاؔ — آہ رفتہ مسیح برگردون
۱۲۹۱

تاریخ انتقال میر نواب تخلص مونس مرحوم

جہان سے آج ہوئی ہی جو رحلت مونسؔ — سیاہ پوش ہے اس غم سے آسمان دیکھو

براے سال تدادمی یہ مجکو ہاتف نے — کہ آج ذاکر نامی مرا وفا لکھدو

تاریخ وفات برادرم مولوی محمد عباد الحق مرحوم

ہاے صد افسوس در عہد شباب — شد عباد الحق از ین عالم روان
بر مزارش سال ا گفتم وفا — در شباب الواسے رفتی از جہان

تاریخ وفات عزیزم مولوی محمد عبد الباسط مرحوم

عزیزم عبد باسط آه امروز — چو زین دنیاے فانی کرد رحلت
نوشتم اے وفا سال وفاتش — روانه در جوانی شد بجنت

تاریخ ولادت برخوردار محمد شوکت علی پسر شیخ شجاعت علی

شجاعت علی میرے بھائی کو آج — خدا نے عنایت کیا ہے پسر
بہت خوش ہوا ہر عزیز و قریب — ولادت کی اسکی سنی جب خبر
جہان مین یہ لڑکا ہو اقبالمند — طفیل شہنشاہ جن و بشر
زمانے مین حاصل ہو اسکو کمال — ہر اک فن مین اسے خالق بحر و بر
وفا نے سال ولادت لکھا — کہ پیدا ہوا رشک شمس و قمر

تاریخ شادی برخوردار مولوی افہام اللہ سلمہ

نشست افہام بر تخت عروسی — نمودہ اختر بخشش چو تائید
رقم کردم وفا سال نکاحش — قران آفتاب و زہرہ گردید

[illegible]

چو شد همشیره ام را نور دیده / وفا گشتم نهایت در جهٔ خورسند
نوشتم سال تاریخ ولادت / شده پیدا سعادتمند فرزند (۱۲۹۹ھ)

تاریخ ولادت برخوردار محمد اسلم بن مولوی محمد اکرم سلمہم اللہ تعالے

به اکرم از عنایات الٰہی / عطا امروز چون نور نظر شد
وفا از بهر سال مولد او / بگو آباد خانه زین پسر شد (۱۲۹۷ھ)

تاریخ وفات اہل خانهٔ مرحومهٔ خود

عجب سانحه شد پدیدار آه / که شد پاره پاره جگر زین الم
یکم از جمادی ثانی وفا / ز دنیا سفر کرد اہلیه ام
صد افسوس شادی دختر نشد / همین بود درد زبان از الم
شب جمعه یکپاس چون شب بماند / روان شد ز دنیا بسوی ارم
بآفاق لطف حیاتم نماند / بمن کرد گردون گردان ستم
دم واپسین نام خود بر زبان / روان کرد خالق ز فضل و کرم
مکانے ز فضل خداے کریم / عطا شد بمرحومه اندر ارم
بکن فکر تاریخ سال وفات / غم و رنج تا کے دل پر الم
چه گویم که بر من چه رفت از قضا / شده هاے ویرانی خانه ام (۱۲۹۹ھ)

تاریخ وفات حکیم محمد ابراہیم فرزند اکبر حکیم محمد یعقوب

چو ابراہیم عیسی زمانه / بگلزار ارم شد رونق افزاے
وفا از بهر تاریخ وفاتش / بگو نباض کامل مرد ایواے

تاریخ وفات برادرم مولوی حافظ محمد مہدی مرحوم

گئے خلد برین مین جب مہدی ‎ آئینہ جنت کا در ہوا مفتوح
لکھو تاریخ انتقال وفا ‎ کہ بہشت برین مین آج ہی روح

تاریخ ولادت برخوردار محمد بقا پسر مولوی عبد العزیز در سن عیسوی

شدہ عبد العزیز با صفا را ‎ چو فرزند سعید و نیک اختر
دعا کردم بدرگاہِ الٰہی ‎ حیات او شود با خضر ہمسر
وفا در عیسوی تاریخ گفتم ‎ کہ خند نخل تمنا بار آور

تاریخ وفات سید فرزند حسن فوق شاگرد میر وزیر علی صبا

ز آل مصطفےٰ سید حسن فوق ‎ کہ باقی یادگارش از دو دیوان
صبا را بود شاگرد رشیدی ‎ کلام او پسند ہر سخندان
چو در سیری ازین دنیای فانی ‎ سفر فرمود سوی باغ رضوان
وفا سال وفات او رقم کرد ‎ کہ ہے ہے شاعر یکتای دوران

قطعات تواریخ طبع دیوان از احباب و اعزا

نتیجہ فکر افضل الدولہ سید افضل علیخان بہادر شاگرد و خلف اسیر مرحوم

واہ اے مولوی فصیح اللہ ‎ مشکلین نظم کی ہوئین آسان
جو ازل سے نہان ہے ابتک ‎ اُن مضامین کو کردیا ہی عیان
کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہی ‎ دونون رنگون کا رنگ ہی یکسان
ہاتھ آئے کہان سے یہ مضمون ‎ آئینہ وار عقل ہی حیران

حسن الفاظ پختگی کلام | دیکھ لے آکے ہی کہان حسّان
عالم بیخودی ہو جب سن کر | خلق کیونکر کہے نہ سحر بیان
دیکھے آکر جو شعر نورانی | برق مین اتنی کب ہے تاب و توان
مرغ مضمون نکل نہین سکتے | بند شین مین اسیر ہر پرنا زان
دیکھ کر دل مزے اُٹھاتا ہی | مدح دیوان ہی خارج از امکان
گر کہے کوئے رشک فردوسی | آپ کے مرتبے کی ہے شایان
ایسا شاعر ہنوگا خلق کبھی | کیون ہی چکر مین گردش دوران
کیون نہ تعریف مین کرون افضل | ہے ثنا خوان نظم ایک جہان
مصرع سال طبع یون لکھا | خوب ہی واہ خوب ہی دیوان

۱۲۹۶ھ

ایضاً در سنہ عیسوی

مطبوع شدہ کلام منظوم دعا | خوش فکر سخنورے وحید دوران
والا نظرے سخن طرازے بیمثل | عالی گہرے فہیم ویکتاے جہان
سنجیدگی کلام گر جو بینا زد | زیبا و بجاست لے سخن سنج زمان
فکر سنہ طبع شد بذہن افضل | ہر چند کہ ہست عاجز و ہیچمدان
کلکش بنوشت مصرعی تاریخی | دیوان فصیح خوش خیال ہمدان

۱۸۷۹ع

نتیجہ فکر جناب خواجہ عزیز الدین صاحب ملک الشعرا فارسیان رئیس شہر لکھنؤ

فصیح اللہ آن صاحب علم و فضل | کہ دیوانش آمد بلیغ و فصیح
بیاضش زروی صبیح است خوشتر | سوادش بود رشک حسن ملیح
بیان وے از بہر مردہ دل | کند کار انفاس پاک مسیح
چو شد طبع امسال تاریخ آن | رقم شد کلام بلیغ از فصیح

۱۲۹۶ھ

از نتیجهٔ مولوی حافظ محمد برکت الله صاحب رضا ہمشیرزادہ مصنف دیوان

خال من نامش فصیح الله وفا | مرورا زیبنده تاج افسری
هست استاد زمانه در جهان | کیست کو دارد مجال همسری
حاصل است او را تلمذ از صبا | کوست مثل عسجدی و عنصری
اولین دیوان خود را جمع کرد | بزم خوبان را از ان جلوه گری
هست این دیوان یکی نظم خضر | هر که و مه را نماید رهبری
میر و غالب لطف می یابند از ان | مرحبا گویند فیضی انوری
لطف الفاظ و معانی غزل | معنوی صوری کند جلوه گری
لطف سے یکنوعش داند در جهان | قدر گوهر مے نماید جوهری
مونس او این کلام بے مثال | کو کند عشق بتان آذری
جام کیخسرو که دیوان است این | هست یا آئینهٔ اسکندری
میکند هر شعر تر تسخیر قلب | می نماید هر غزل جادوگری
آفرین بر طرز بندش آفرین | مرحبا بر این چنین صورتگری
نقطه نقطه خال روے مهوشان | حرف حرفش زیب بزم دلبری
طبع هم شد بے مثال و بے نظیر | نقد جان آرند پیشش مشتری
صاف خوشخط خوشنما هر دل عزیز | از عیوب ظاهر و باطن بری
فکر چون کردم لسان طبع او | این ندا آمد ز چرخ چنبری
مصرع تاریخ طبعش گو رضا | نور عرفان کمال شاعری

۱۳۲۹ ھ

ارشاد مصنف ارشاد حسن خان شاگرد و خویش حضرت حکیم مرحوم لکھنوی

کلام وفاے وفا پرور سے شد ❊ فصیح و ملیح و وحید زمانہ
غزلہاے بنوشت کلک مصنف ❊ گہے عارفانہ گہے عاشقانہ
وفا را پئے شاہد نظم زیبد ❊ بہ یکدست غازہ بہ یکدست شانہ
چو دیوان عالی او منطبع شد ❊ بسمعم رسید این خبر غائبانہ
بہ ہر صفت زیباست لباس عروسی ❊ بہ فرقے کشیدہ گہر دانہ دانہ
ہواے سن طبع پیچید در سر ❊ سرود عطسہ ام ناگہان این ترانہ
عجب مصرعے کلک ارشاد بنوشت ❊ ریاض فصیح لبیب یگانہ

۱۳۲۹ھ

ایضاً

خوشا نظم سخن سنجے فصیحے ❊ مضامین پرور عالی فکر خوش رائے
چہ نظمے شاہدے مشاطہ ناظم ❊ عروس نظم را او زلف آرائے
ہواے سال طبعش کلک استاد ❊ رقم زد مصرعے برجستہ یکتائے
سنہ ہجری عیان زین مصرع خوب ❊ زہے نظم فصیح طبع والائے

۱۳۲۹ھ

حمید سید حیدر علی تلمیذ ناخر رئیس لکھنؤ

کیا کروں حضرت وفا کی ثنا ❊ وہ زمانے کا اپنے سحبان ہے
فکر عالی کو دیکھتا ہوں اگر ❊ تو وہ خضر طریق عرفان ہے
گلشن نظم کی جو دیکھی بہار ❊ روح سعدی کی گلستان ہے
فکر تاریخ کی جو اے حیدر ❊ دل پکار اٹھا کیوں پشیمان ہے
از سر آسمان ہے ہجری سال ❊ یہی باغ و بہار دیوان ہے

۱۳۲۹ھ

دیگر

صحن دیوان کا صحن گلشن ہے ❊ ساری لفظوں میں گل کی خوشبو ہے

سطر اک ایک رشک سنبل ہی
مدح اُنکے کلام کی کیا ہو
دیکھتے ہی بہار باغ وفا
جسکے دیوان کی ہی سب یہ ثنا
عیسوی سال غور کرکے کہو
یہ صدا اسُن کے میرے دل نے کہا
ہر یہ لکھ سال عیسوی حیدر

دائرہ جو ہے چشم آہو ہی
کہ ہر اک بیت طاق ابرو ہی
اوڑ گیا رنگ روے سبو ہی
شاعر نکتہ دان ہی خوشخو ہی
شور ہے شاعروں مین ہر سو ہی
مدعی شاعری کا کب تو ہی
سخن بے نظیر جادو ہی
۱۹۱۶

سید مرتضیٰ حسین فہیم شاگرد و ہمشیرہ زادہ حضرت افضل لکھنوی

مدح کرتا ہی جسکی اک عالم
کہہ رہے ہین یہ دائرے روشن
ہے قیامت کی گرمیِ اشعار
یون مضامینِ نو سے ہی مملو
حمدِ باری فقط نہین ہی رقم
منحرف جو ہین اُنسے ہی یہ سوال
منتخب کیون نہ ہو کلام فصیح
ڈھونڈھے ملتا نہین ہی عالم مین
سکتے ہین یہ فہیم جو ہین فہیم
فکرِ تاریخ جب ہوئی مجھکو
ہاتفِ غیب نے صدا یہ دی

کی ہی تصنیف نظم مین وہ کتاب
ہین نہین آفتاب اور ماہتاب
دلِ دشمن ہوے ہین جلکے کباب
خم مین جلسے بھری ہوئی ہو شراب
نعتِ احمد بھی ہی برائے ثواب
لاکے دکھلاؤ ہو اسکا جواب
کوئی مضمون نہین ہی اسمین خراب
کیا لکھون حق مین آپکے القاب
ہے یہ بحرِ سخن نہین ہی سراب
دل ہوا شوقِ نظم مین بیتاب
ہی یہ دیوان بے نظیر جناب
۱۳۲۹ ہجری

سید محمد مصطفےٰ حسین سلیم شاگرد و ہمشیرزادہ حضرت افضل لکھنوی

دیوان وفا کا طبع ہوا ہی جو اندنون
اپنا نظیر آپ ہی یہ لاجواب ہی

پیش نگاہ کیون نہ ہے کہیے رات دن
مرغوب اہل علم کو جب بے حساب ہی

دل سی کسیکے دلکو کسیکے جو لاگ ہو
دیکھی حسن و عشق کی عمدہ کتاب ہی

پڑھتا ہی جو سرور مین رہتا ہی روز و شب
ہر شعر اسکا نشہ مین گویا شراب ہی

جو چاہیے کہ شاہد مضمون کو دیکھلے
پردہ اٹھائے چشم کا تو ہی حجاب ہی

واقف نہین ہر ایک سے مصنف یہ لطف ہی
کسطرح نظم شعر مین کیف شراب ہی

لازم یہ ہی کہ پڑھکے مصنف کو داد دین
اہل سخن کی سمت یہ میرا خطاب ہی

ہر بحر اسکی کم نہین عالم مین بحر سے
ہر دل ہوا ہے شوق مین اسکے حباب ہی

تاریخ طبع نظم کرو اس طرح سلیم
لاریب بے مثال ہی وہ انتخاب ہی

دلگیر نواب امراؤ بہادر صاحب رئیس باندہ شاگرد میر ضامن علی جلال لکھنوی مرحوم

کیا فصیح و بلیغ ہی یہ کلام
کیون نہ اہل سخن کو یاد ہو یہ

ہو مضامین مختلف کا چمن
بزم مین رنگ اتحاد ہو یہ

لکھدو تاریخ طبع تم بھی دلگیر
یون کہو غنچۂ مراد ہو یہ

یوسف خواجہ محمد یوسف وکیل عدالت ناندیڑ ملک نظام شاگرد جلیل

مین کرتا ہون سیر ایسے دیوان کی
کہ ہر شعر جسکا ہی در خوشاب

مصنف ہین اسکے جناب وفا
کہ اب شاعرون مین ہی یہ انتخاب

شبنے زور و نیر ہی یہ دیوان کہا
سب استادونکو ہی بہت پیچ و تاب

مصنف صبا کے ہین اک یادگار	ہے آگاہ اس سے ہر اک شیخ و شاب
ہوا چھپ کے تیار دیوان جب	مجھے بہر تاریخ تھا اضطراب
ندا کانون مین آئی یوسف سے	کہ یہ نظم اردو کی ہے لاجواب
	۱۳۲۹ھ

جناب شاہ امین الدین صاحب قیصر الہ آبادی تلمیذ میر اعظم علی صاحب شاگرد حضرت آتش

دیکھو رنگینی سخن کی بہار	طبع قیصر ہوا کلام وفا
کہتا ہے پھول کر یہ بلبل دل	شکر ہے نخل آرزو پھولا
ہوئی جب مجھکو اسکے سال کی فکر	پہنچا باغ جنان مین ذہن رسا
ناگہان خلد سے صبا کی روح	بولی ہے غنچہ مراد چھپا
	۱۳۲۹ھ

مصنفہ حکیم محمد مہدی کمال خلف و جانشین میر ضامن علی جلال مرحوم

یہ دیوان فصیح سخنور کا ہے	بلاغت مین ہے جسکی دھوم آج کل
فصاحت کا گلدستۂ بے نظیر	کوئی لفظ اسمین نہین بے محل
ہر اک مصرع و شعر ہے انتخاب	جواب اپنا رکھتی نہین ہر غزل
معانی سے وہ نور ہے آشکار	کہ ہوتے ہین جو شعر دونکے کنول
لکھو اے کمال اسکی تاریخ طبع	کہ یہ نظم ہے نادر و بے بدل
	۱۳۲۹ھ

عشرت خواجہ عبد الرؤف سکرٹری انجمن اصلاح سخن لکھنوی

نسب ہے جناب وفا مولوی فصیح اللہ	کہ جسکی نظم مین ہر شعر انتخاب کا ہے
چھپا ہے صاف وہ دیوان گمان ہوتا ہے	ہر ایک صفحہ ورق لوح آفتاب کا ہے
وہ فن شعر مین بیحد کمال رکھتے ہین	درست قول یہ ہر ایک شیخ و شاب کا ہے

لکھی یہ طبع کی تاریخ کلک عشرت نے	کلام شاعر بیمثیل و لاجواب کا ہی
	۱۳۲۹ھ

دیگر سنہ ع

لیا ہی دیوان وفا ہے نادر	نظم اردو کا چمن ہی بمثیل
عیسوی سال لکھا عشرت نے	چمنستان سخن ہے بیمثل
	۱۹۱۱ع

نتیجۂ فکر مولوی شاہ نذر الرحمن عظیم آبادی

حضرت مولوی فصیح اللہ	یادگار صبا وفا ذیجاہ
مجھ سے مانگی جناب نے تاریخ	طبع دیوان کے اپنے جب ناگاہ
ہاتف غیب نے کہا مجھ سے	سال تاریخ ہو جو بے اکراہ
سر اعدا کو بس قلم کرکے	کہدو نظم نادر و بلیغ ہی واہ
	۱۳۲۹ھ

نتیجۂ فکر مولوی عبدالقادر تخلص قادر رئیس شہر اودہ خاص

وفا کا جب چھپا دیوان اول	مزہ ہر ایک نے پایا زبان کا
لکھو قادر یہ تم تاریخ ہجری	یہ گلشن ہی بہار بیخزان کا
	۱۳۲۹ھ

کلیم محمد علیخان شاگرد و نبیرۂ حضرت افضل لکھنوی

چھپا ہی کلام لاثانی	جسطرف دیکھیے یہ چرچا ہی
دائرے ہین صدف گہر نقطے	ہے یہ دیوان کہ کوئی دریا ہی
کیون نہ روشن ہو صفحۂ قرطاس	نور ہر شعر سے برستا ہی
عاشقانہ کلام و پر مضمون	نہین پوشیدہ یہ ہویدا ہی
کسی استاد کی ہون مین تصنیف	انکی ہر بیت سے یہ پیدا ہی

سب کے رنگوں سے ہی یہ رنگ جُدا   رنگ دیوان کا کچھ ایسا ہی
مدح کرتا ہی اسکی اک عالم   کیا فقط یہ خیال میرا ہی
قیمتِ جان بھی دیکے گر ملے   قدر دان جو ہین اُنکو سستا ہی
جو کہے کوئی ہی گران سودا   میرے نزدیک اُسکو سودا ہی
دوست احباب ہین خوش و خرم   حشر گھر مین عدو کے برپا ہی
جسنے دیکھا ہی یہ کلام کلیم   شکلِ آئینہ اُسکو سکتا ہی
عیسوی سالِ طبع یون لکھو   خوب نظم و نثر مصفا ہی
۱۱ ۱۹

شوکت نتیجۂ فکرِ شیخ شوکت علی صاحب برادر زادہ مصنف دیوان ہذا

کلام وفا گشت امسال طبع   بحسن خط و باکمال صفا
بود حرف حرفش بخوبی گلے   کہ یابی ازان رنگ و بوئے وفا
صبا بود استادش از فیض آن   بود ہر ورق گلشنے جان فزا
چو شوکت دراو کرد گلگشت گفت   گلے فیض دارد وفا از صبا
۱۲ ۲۹ھ

ایضاً

مرے عم اکرم کا دیوان چھپا   ہوئی طبع سے جسکے بیحد خوشی
سنین داد دین شاعرانِ سلف   صبا اور آتش تو کیا مصحفی
وہ زورِ طبیعت وفا نے دکھایا   ہوے محو خاقانی و انوری
سخنور ہوئے سب مضامین عالی   ملی ملکِ معنی کے اسکندری
کہا شاعرون نے وفا سے یہ شوکت   ترے دم سے زندہ ہوئی شاعری

سنِ طبع مصرع کا سال ہاتف سے پوچھا
کہا نظم مقبول عالم چھپی
۱۲ ۷ ۱۹

نتیجہ فکر استاد السلطان جلیل القدر حافظ جلیل حسن صاحب تخلص جلیل جانشین

حضرت امیر مینائی

تڑپ جائے دیکھے جو دیوان کو
یہ تاریخ چھپنے کی لکھدو جلیل

کہ ہی درد انگیز نظم وفا
فصیح و دل آویز نظم وفا
۱۳۲۹ھ

نتیجہ فکر مولوی منشی لطیف احمد صاحب اختر تخلص خلف منشی امیر احمد صاحب مینائی

ہو کے خوش کہتے ہین دیوان وفا کے قدردان
فی البدیہہ مصرع تاریخ اختر نے لکھا

جس سخن کا تھا ہمین مدت سے ارمان چھپ گیا
شکر صد شکر آج یہ نایاب دیوان چھپ گیا
۱۳۲۹ھ

از مولوی صدیق احمد صاحب اثر تخلص خلف جناب جلیل

وفا نے شعر کہے ہین عجب فصیح و بلیغ
اٹھا کے ہاتھ اثر لکھدو مصرع تاریخ

بجا ہی کہیئے اگر ان کو ابلغ البلغا
گل شگفتہ ہی دیوان افصح الفصحا
۱۳۲۹ھ

نتیجہ فکر خواجہ شریف الدین حیدر شریف

مرے سامنے ہی وہ دیوان آج
وفا کون جو فخر استاد ہین
مین کیا انکی جادو بیانی کہون
وہ پرگو ہین عاجز ہوئی مصحفی
امیر ان کے ہمعصر گو تھے مگر
ہزارون سے لگے داغ پر دل کے داغ

مصنف ہین جس کے جناب وفا
کہ روشن ہوا جن سے نام صبا
کہ عالم کو اپنا مسخر کیا
مقابل نہ انشا کو آنے دیا
جواب ان کا دیتے یہ تھا حوصلا
جو شعر ان کا کوئی سنایا گیا

جو نقطہ ہے وہ خال محبوب ہے ۔۔۔ جو ہے حرف وہ چاک ہے جیب کا
سنا جب کلام انکا چھپتا ہے اب ۔۔۔ ہر اک دل سے نادیدہ مشتاق تھا
مجھے فکر تھی طبع کے سال کی ۔۔۔ کوئی چپکے سے کان مین کہہ گیا
لکھو سال منقوطہ مین تم شریف ۔۔۔ عجب باغ شاداب ہے یہ کھلا
۱۳۲۹ھ

دیگر در سنہ ھ

وہ شاہ ملک سخن آپ ہین جناب وفا ۔۔۔ کہ شہر ہند سے پہونچا ہے اب ولایت تک
مقابلہ پہ بہت سے آئے اہل فن لیکن ۔۔۔ نہ آج تک کوئی پہونچا ہے ایسی جودت تک
خدا کے فضل سے دیوان چھپتا ہے پہلا ۔۔۔ کہ جسکی دلمین یہی آرزو ہے مدت تک
مجھے بھی فکر سن طبع ہو گئی پیدا ۔۔۔ لگایا زور طبیعت نے اپنی قوت تک
جو تھک گیا تو ندا غیب سے شریف آئی ۔۔۔ وفا کا نام اسی سے ہے اب قیامت تک
۱۳۲۹ھ

نتیجہ فکر جناب شاہ محمود احمد صاحب تخلص عاشق پیرزادہ رودولی شریف شاگرد اسیر

ہوا طبع دیوان یہ کیا بے نظیر ۔۔۔ ہے ہر شعر جسکا سراپا ملیح
فصاحت سے مملو بلاغت سے پر ۔۔۔ نہین ہے کوئی بیت اسمین قبیح
یہ دیوان مرقع ہے اک چین کا ۔۔۔ کہ ہے حسن مین اپنے یکتا صبیح
کہی نغز تاریخ عاشق نے بھی ۔۔۔ ہے نظم وفا لاجواب و فصیح
۱۳۲۹ھ

نتیجہ فکر مولوی محمد روح اللہ تخلص ادیب برادرزادہ مصنف دیوان

عم والد کا فصیح اللہ اسم پاک ہے ۔۔۔ اور تخلص ہے وفا حضرت کا واقف ہے جہان
آپ نے دیوان اول بنا فرمایا ہے طبع ۔۔۔ ہے پسند خاطر باریک بین نکتہ دان
کی نظر جس شعر پر دلچسپ مصرع ایک ایک ۔۔۔ واقعی ہر بیت رشک بیت ابرو ہے بتان

حرف حرف اُسکا سراسر جوہر فکر رسا ۔۔ گو ہر مضمون جو دیکھو شکل نیسان در فشان
نقطہ نقطہ عارض خوبان کا خال دلفریب ۔۔ اور اک اک شعر دلکش مثل زلف دلبران
جسنے دیکھا ہوگیا محو مضامین بلیغ ۔۔ کہہ اُٹھا ہی یہ کلام شاعر جادو بیان
جو غزل ہی ابتدا سے انتہا تک وہ فصیح ۔۔ اللہ اللہ صاف ہی رنگ فصاحت سے عیان
یہ فصاحت یہ بلاغت عاشقانہ رنگ مین ۔۔ ہون بیان اپنی زبان سے اُسکی کیا کیا خوبیان
لکھدی اُسکے طبع ہونے کا یہ مصرع ای ادیب ۔۔ واہ کیا دیوان چھپا ہی بوستان بیخزان

۱۳ ۲ ۹

دیگر

دیوان عم حضرت والد بھی خوب ہی ۔۔ دیکھو جو چشم غور سے ہٹتی نہین نگاہ
لکھی عجب طبع کی تاریخ بھی ادیب ۔۔ اچھا کلام شاعر شیرین زبان ہی واہ

دیگر در سنہ ۶

کیا ہی چھپا دیوان وفا کا ۔۔ گویا کھلا ہے تختہ چمن کا
تاریخ اوسکی لکھو ادیب اب ۔۔ خوب بنا گلدستہ سخن کا

نتیجۂ فکر خواجہ محمد صدیق صاحب صدیق تخلص رئیس حاط خانساماں

چو شد طبع دیوان حضرت وفا ۔۔ پسند زمانہ شد اسلوب طبع
پے سال صدیق چون فکر کرد ۔۔ ندا داد ہاتف کہ مرغوب طبع

از مصنف دیوان ہذا

مرا پہلا دیوان جو چھپ رہا ہے ۔۔ کہ عالم تھا مدت سے مشتاق جسکا
جو ہے مطبع یوسفی لکھنؤ مین ۔۔ خدا کے کرم سے ہی وان طبع ہوتا
خدا اسکی شہرت کرے دور دور ۔۔ یہی روز و شب ہے وفا کی تمنا
کہا مصرعہ طبع یون دل نے میرے ۔۔ شگفتہ ہوا آج گلشن وفا کا

۱۳ ۲۹

غلطنامہ غنچۂ مراد دیوان اول وفا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	جسم مرد	جسم میرا	۳۷	۱۵	وارہی	وارہے
؍؍	۱۶	مینوش کے	مینوش کی	؍؍	۲۱	اوسکے	اوسکی
؍؍	۱۹	تیری	تیرے	۳۹	۱۹	میکشے	میکشی
۱۰	۲	میکشے	میکشی	۴۰	۸	آتے ہے	آتی ہے
؍؍	۱۹	دہر	دیر	۴۱	۱۳	آئی	آئے
۱۲	۴	گدائی	گدائے	۴۴	۲۱	محصر	محضر
؍؍	۷	گرپڑی	گرپڑے	۴۵	۳	گرتے	گرتی
۲۱	۱۵	گلگی	گل کی	۴۶	۲	ابکی برس	ابکے برس
۲۳	۶	کرلے	کرلی	۴۷	۲	مانے	مانی
۲۴	۱۷	کرتی نہین	کرتی نہین	؍؍	۱۴	کرتے ہے	کرتی ہے
۲۷	۳	جہا کنا	جہا نکنا	۴۸	۱۲	لگائینگی	لگائے گے
؍؍	۱۴	آئی ہو	آتے ہو	۴۹	۵	تونہ نجانا	تو نجانا
۳۰	۹	آتی ہے	آتے ہی	۵۰	۱۰	اپنے	اپنی
۳۱	۱	رخ امطرف	رخ اسطرف	؍؍	۱۳	جانتے	جانتی
۳۲	۹	رہے	رہی	؍؍	؍؍	کرتے	کرتی
؍؍	۱۲	وہ آئی	وہ آئے	؍؍	۱۸	گئے	گئی

غلطنامہ غنچۂ مراد دیوان اول وفا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۱۸	کی تے لگ آتی ہے	کی تھی لگ آتی ہی	〃	۱۱	گڑہی	کہڑی
۵۷	۷	نہ آئے	نہ آئی	۹۱	۶	ساتھہ	شاید
۵۸	۱۰	میرے قفس مین کہلے	میری قفس مین کہلی	۹۳	۶	جوش	شوق
〃	۱۳	معان	مغان	۹۵	۱۲	آپکے	آپکا
〃	۱۵	جنون سے	جنون ہے	۹۷	۱۶	پہیری ہے	پہیرے ہی
〃	۱۷	تمکو	تجکو	۹۸	۶	رنگ ہی	رنگ تھی
〃	۲۱	گرد و بیابان	کوہ و بیابان	۱۰۰	۸	تو کہائے	تو کہائی
۶۰	۱۸	میرے	میری	〃	۹	اندہ ہی	اندہے
۶۱	۹	آئے	آئی	〃	۱۰	نہ میرے	نہ میری
۶۴	۴	اوسکی	اِسکی	〃	۱۹	میری	میرے
〃	۲۱	لڑ گئے	لڑ گئی	۱۰۲	۲	مری	مرے
۷۱	۱۳	آتے	آئے	〃	۳	مری	مرے
۷۷	۱۵	کہٹا	گہٹا	۱۲۶	۹	طبیعت	طبیعت
۷۸	۳	ک دیین	رنگ و پی ہین	۱۲۹	۱۹	والرکا	والاکا
۸۳	۹	اندہ حیران	اندوہ و حیران				
۸۹	۷	یو ہاین	یو نہین				

مژدہ

ناظم باکمال شاعر نازک خیال جناب مولانا
محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی فرنگی محلی یادگار صبا
مرحوم کا پہلا دیوان چھپ کر تیار ہو گیا - یہ دیوان اردو شاعری
سکھانے کا عمدہ آلہ اور گذشتہ و موجودہ زبان لکھنؤ کا دلچسپ مرقع ہو
حضرت مصنف نے کمال عرق ریزی کرکے ہر غزل مین روزمرہ کا رنگ
بھرا ہے اور مصطلحات کی گلکاریون سے آراستہ کیا ہے - یہی وہ کلام ہے
جسے کم مشق شعرا کے اُستاد بنا دینے کا کمال حاصل ہے - یہی وہ دیوان
ہے جو تمام عاشق مزاجون کے سامنے رہنے کے قابل ہے -
آٹھ آنہ قیمت پر ہر وقت مصنف سے اور شہر سے یا خواجہ
عبدالرؤف عشرت چوک لکھنؤ سے ملسکتا ہے ضرور منگائیے -

المشتہر

محمد برکت اللہ فرنگی محلی لکھنوی مالک
مطبع انصاری شہر لکھنؤ